خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرت

خواجہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

محبوبِ الٰہی

تالیف
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

خواجہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

محبوبِ الٰہی

مرتب: محمد حسیب ار

ناشر

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

نام کتاب: ۔ سیرت حضرت نظام الدین اولیاء المعروف محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ
مرتب: ۔ محمد حسیب القادری
تصحیح: علامہ شمس الدین چشتی
صفحات: 160
ڈیزائننگ: ڈیسنٹ گرافکس
ناشر: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 120/-

ملنے کے پتہ.........
اکبر بکسیلرز زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف
چاند کتب خانہ نیو صابری بازار پاکپتن شریف

فہرست

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ اللہ عزوجل کا ہم پر نہایت ہی احسان ہے کہ اُس نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اُن کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' اہل بیت اور اُن تمام اولیائے عظام پر بے شمار درود و سلام جن کی بدولت آج ہم اللہ عزوجل کی حقیقت سے آشنا ہیں۔

کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال گردش کرتا رہتا ہے کہ تصوف کیا چیز ہے اور یہ اولیائے عظام کون لوگ ہیں؟ تصوف حقیقت کا نام ہے اور اسلامی تصوف اخلاق و کردار کی نیک نیتی کا نام ہے۔ اولیائے عظام وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اخلاق و کردار کو سنوارا بلکہ اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلایا۔ اسلام کے بنیادی عقائد اور اسوۂ حسنہ رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح معنوں میں لوگوں کے دلوں میں اُجاگر کیا۔ اولیائے کرام کی حالاتِ زندگی کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر بلند کردار کے حامل تھے۔ ان لوگوں نے اپنی زندگیوں کو دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کیا۔

اولیائے کرام نے لوگوں کو عشق الٰہی کی رموز سے آگاہ کیا۔ دین کی نگہداشت کی اور ہر دور میں دین کے باغیوں کے خلاف تن من دھن کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ مختلف ادوار میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف اولیائے عظام کو بھی اس دنیا میں مبعوث فرمایا جنہوں نے وحدت الوجود کا نظریہ بیان کیا۔ لوگوں کے دلوں میں عشق الٰہی

اور عشق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُجاگر کیا۔

برصغیر پاک و ہند میں حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری جلابی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے بزرگ آئے۔ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے اولیائے عظام تشریف لائے۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے اولیاء اللہ تشریف لائے۔ برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی شمع روشن کرنے میں ان اولیائے کرام اور ان کے علاوہ بے شمار اولیائے کرام کی کاوشوں کا ہی ثمر ہے کہ دین اسلام برصغیر پاک و ہند کے کونے کونے میں پھیلا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوبِ الٰہی سرکار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی انہی اولیائے عظام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چشتیہ سلسلہ کے نامور بزرگ ہیں اور چشتیہ سلسلہ کی شاخ چشتیہ نظامیہ کے بانی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دن رات کی کاوشوں سے ہزاروں لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور اپنی زندگیاں دین اسلام کے لئے وقف کیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زندگیاں دین اسلام کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

از خاکپائے اولیاء

محمد واصف چشتی

مختصر تعارف

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۶۳۶ھ کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کی تعمیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا بہت ہاتھ ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیر و مرشد کی جانب سے دہلی کی خلافت عطا ہوئی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انسانیت کی خدمت ایک فرض سمجھ کر ادا کی اور اسے اپنی زندگی کا مقصد اولین بنایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہمہ وقت لوگوں کا ہجوم رہتا جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اپنے مسائل لے کر آتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے دلوں کی تشنگی کو مٹانے کی حتیٰ الامکان سعی کرتے۔ تاریخ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو مقام ہے اُس کی مثل بہت ہی کم ملتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ تشنگانِ معرفت کے لئے روحانی سبیل کی حیثیت

رکھتی تھی اور زندگی کی خارزار میں تھک جانے والوں کے لئے سرائے کی مانند تھی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی تجرد میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں خواجہ عزیز الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عجب فراغِ باطنی حاصل ہے اور اُن کو کسی طرح کا کوئی غم اور فکر نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب پتہ چلا تو فرمایا کہ جس قدر میرا دل غمگین ہے اس جہاں میں کسی کا نہ ہوگا۔ اللہ کی مخلوق میرے پاس آتی ہے اور اپنے دکھ اور تکلیف کو بیان کرتی ہے جس سے میرا دل غمگین ہو جاتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر روزہ رکھتے تھے۔ ہمیشہ کھانا کم تناول فرماتے۔ عشق الٰہی کا سمندر ہمیشہ دل میں موجزن رہتا تھا۔ اکثر اوقات وجدانی کیفیت طاری رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں حضرت خواجہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ شیخ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ رفیع الدین ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ احمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۷۲۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک دہلی (انڈیا) میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

نام ونسب

نام:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''نظام الدین اولیاء المعروف محبوبِ الٰہی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

القابات:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''نظام الدین' محبوبِ الٰہی' سلطان المشائخ' امام المحبوبین' امام الصدیقین جیسے القابات سے مشہور ہوئے۔

لقب ''نظام الدین'' کی وجہ تسمیہ:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا برہان الدین غریب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب ''نظام الدین'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن بدایوں میں اپنے مکان میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے آواز دی مولانا نظام الدین شیخ۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے کہ کسی نے مجھے پکارا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکان سے باہر جا کر دیکھا تو رجال الغیب سے یہ ندا آئی۔''السلام وعلیکم مولانا نظام الدین شیخ۔'' چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس دن سے ''نظام الدین'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

لقب ''محبوبِ الٰہی'' کی وجہ تسمیہ:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب ''محبوبِ الٰہی'' کی وجہ تسمیہ کتب سیر میں کچھ یوں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ شدید سردیوں کی رات تھی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔ والدہ ماجدہ نزدیک ہی آرام فرما رہی تھیں۔

رات کے دوسرے پہر میں والدہ ماجدہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پانی طلب فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اٹھ کر دیکھا تو گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گلاس پکڑ کر باہر چلے گئے اور پانی لے کر آئے۔ جب واپس آئے تو والدہ ماجدہ دوبارہ سو چکی تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس خیال سے پانی لے کر والدہ کے نزدیک کھڑے ہو گئے کہ کسی بھی وقت والدہ پانی دوبارہ مانگ سکتی ہیں۔ اسی خیال میں فجر کا وقت ہو گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا گلاس پکڑے کھڑے رہے۔

جب والدہ فجر کے وقت اٹھیں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پانی کا گلاس پکڑے کھڑے دیکھا۔ جب دریافت کیا تو حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے والدہ سے فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے نیند کی حالت میں مجھ سے پانی طلب کیا تھا اور میں گھر میں پانی موجود نہ پا کر باہر سے لے کر آیا۔ جب میں پانی لایا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سو چکی تھیں۔ چنانچہ میں اس وجہ سے کھڑا رہا کہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا دوبارہ پانی طلب فرمائیں اور میں نزدیک نہ ہوں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کو پریشانی ہو گی۔

والدہ ماجدہ نے بیٹے کی یہ بات سنی تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اُنہوں نے اللہ عزوجل کے حضور دعا کی کہ باری تعالیٰ! جس طرح میرے بیٹے نے مجھے محبوب رکھا ہے اسی طرح تو اس کو اپنا محبوب بنا لے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والدہ ماجدہ کے فرمان کے مطابق ''محبوبِ الٰہی'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

سلسلہ نسب:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب کچھ واسطوں سے شہید کربلا حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا والد ماجد کی طرف سے سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

۱۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۔ بن حضرت خواجہ سیّد احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۳۔ بن حضرت سیّد علی البخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۔ بن حضرت سیّد حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۶۔ بن حضرت سیّد علی مشہدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۷۔ بن حضرت سیّد احمد مشہدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۸۔ بن حضرت سیّد ابی عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۹۔ بن حضرت سیّد علی اصغر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۰۔ بن حضرت سیّد جعفر ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۱۔ بن حضرت سیّد امام علی ہادی نقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۲۔ بن حضرت سیّد امام محمد تقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۳۔ بن حضرت سیّد امام علی رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۴۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۵۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۶۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۷۔ بن حضرت سیّدنا امام زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۔ بن امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا والدہ ماجدہ کی طرف سے سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

۱۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ بن حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

۳۔ بن حضرت سیّد عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب پدری اور مادری دونوں مل جاتے ہیں۔

والدین

سیر الاولیاء میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا حضرت خواجہ علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نانا حضرت خواجہ عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا شہر کی چنگیز خاں کے ہاتھوں تباہی کے بعد ہندوستان تشریف لے آئے۔ ان بزرگوں نے ہندوستان آنے کے بعد لاہور میں قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ لاہور میں قیام کرنے کے بعد یہ دونوں بزرگ بدایوں تشریف لے گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کی۔ یہ دونوں بزرگ سگے بھائی نہیں تھے لیکن ہم جد تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں میں سگے بھائیوں کی طرح پیار و محبت تھا۔ اسی پیار و محبت کی وجہ سے حضرت خواجہ علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی حضرت خواجہ عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے کی۔

حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امانت و دیانت میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی قابلیت کو دیکھتے ہوئے سلطان الوقت نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بدایوں کا قاضی القضاء مقرر کیا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عہدے کو ٹھکرا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ گوشہ نشین بزرگ تھے اور دنیا کی طرف میلان نہ رکھتے تھے اس لئے قاضی القضاء کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم حضرت خواجہ سیّد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ سیّد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت خواجہ سیّد عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر چشتیہ سلسلہ میں بیعت ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت ہونے کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔

حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ ذی الحجہ ۶۴۱ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک بدایوں شہر میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا' حضرت خواجہ سیّد عرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے زہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کی بدولت رابعہ ثانی شمار ہوتی ہیں۔ صبر و شکر اور تسلیم و رضا میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھیں۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ جب حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوئی بھی کام درپیش ہوتا تو وہ اُس کا انجام خواب میں ملاحظہ فرمالیتیں۔ جب حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے کہہ رہا ہے کہ تم خاوند کو اختیار کرو یا فرزند کو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ فرزند کو۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ کو جب بھی کوئی حاجت درپیش ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جھولی

پھیلا کر پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھتیں اور وہ حاجت پوری ہو جاتی۔ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی لونڈی بھاگ گئی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے سر سے دوپٹہ اُتار دیا اور ننگے سر بارِ الٰہی میں دعا کی کہ جب تک میری لونڈی واپس نہیں آئے گی میں سر نہیں ڈھانکوں گی۔چنانچہ کچھ دیر بعد وہ لونڈی حاضر ہوگئی۔

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میری والدہ ماجدہ کا آخری وقت آیا تو وہ مرض الموت میں مبتلا ہوگئیں۔ان ایام میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے کھانا پینا بالکل ترک کر دیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب ہمہ وقت جاری رہتا۔جب جمادی الثانی کا چاند نظر آیا تو میں والدہ ماجدہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا مجھ سے فرمانے لگیں کہ کیا آج چاندرات ہے؟ میں نے عرض کیا جی۔فرمایا کہ بیٹا آج تم قدم بوسی کر رہے ہو اگلے مہینے تم کس کی قدم بوسی کرو گے؟

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ والدہ ماجدہ کی بات سن کر میں آبدیدہ ہو گیا اور سمجھ گیا کہ اب وصال کا وقت قریب ہے۔میں نے زاروقطار روتے ہوئے پوچھا کہ ماں اب تم مجھے کس کے سپرد کر کے جاؤ گی؟ والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا اس کا جواب میں تمہیں کل صبح دوں گی۔آج رات تم حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان پر بسر کرو۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں والدہ ماجدہ کے حکم کے مطابق اُس رات حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان پر چلا گیا۔جب صبح ہوئی تو خادمہ نے آکر عرض کی کہ والدہ ماجدہ بلا رہی ہیں۔میں فوراً والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کی قدم بوسی کرتے ہوئے زاروقطار رو پڑا۔والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا دایاں ہاتھ میرے پاس لاؤ۔میں نے دایاں ہاتھ آگے کر دیا تو والدہ ماجدہ نے میرا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ اے باری تعالیٰ! میں اس کو تیرے

سپرد کرتی ہوں۔ پھر کلمہ پڑھا اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

حضرت بی بی زلیخا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال دہلی میں ہوا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں اپنے مکان میں ہی مدفون ہوئیں۔ اس مکان میں حضرت بی بی نور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اور حضرت بی بی حور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا جو کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دختران ہیں اُن کے مزارِ پاک بھی موجود ہیں اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہیں۔

ولادت باسعادت

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۷ صفر المظفر ۶۳۶ھ بروز چہار شنبہ کو یو پی (انڈیا) کے شہر بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام اور احسان ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض سے ایک عالم بہرہ ور ہوا اور ہزار ہا مخلوقِ خدا راہِ راست پر آئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت کے فیض سے ہزاروں لوگ اولیائے کاملین میں شمار ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیضان کا دریا اب بھی جاری وساری ہے جس سے ایک عالم سیراب ہو رہا ہے۔

مردانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آخری چہار شنبہ ماہِ صفر کو اپنی پیدائش کے دن غسل فرماتے تھے۔ چنانچہ یہ رسم آج بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر جاری وساری ہے اور اس روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرقد مبارک کو گلاب کے عرق سے غسل دیا جاتا ہے اور یہ عرق لوگ تبرک کے طور پر بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم وتربیت

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس عمر کو پہنچے کہ مکتب جاسکیں تو والدہ ماجدہ نے باوجود نامساعد حالات کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مکتب قرآن مجید پڑھنے کے لئے بھیجا۔ فوائد الفواد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ بدایوں میں اُس وقت مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ اُن کی ادنیٰ کرامات میں سے ایک کرامت یہ تھی کہ جوکوئی بھی ایک مرتبہ اُن سے ایک سپارہ پڑھ لیتا اُس کوقرآن مجید حفظ ہو جاتا تھا۔ میں نے اُن سے ایک سپارہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قرآن پاک حفظ کروادیا۔

خیرالمجالس میں منقول ہے کہ بدایوں میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب قدوری جید عالم دین حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر پڑھی۔ حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتے تھے۔ کسی کا تحفہ ضرورت کے علاوہ قبول نہ فرماتے تھے۔

حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حجام کے سامنے اپنی دستار اُتاری تو اُس میں سے کھلی کے ٹکڑے نکلے۔ حجام نے مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غربت کا تذکرہ کسی رئیس سے کیا تو اُس شخص نے ایک ہزار تنکے' چند من گیہوں

اور کچھ گھی اُن کی خدمت میں بھیجے۔ مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شکریے کے ساتھ انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ مبارکہ اولیائے عظام کی قوت تسخیر اور نفس کشی کا ایک بہترین نمونہ ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب کتب قدوری ختم کر لی تو مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نظام الدین! اب تم دستارِ فضیلت سے اپنے سر کو مزین کرو۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چار گز لمبی دستار باندھتے تھے اور اس سے بڑی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو میسر نہ تھی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے والدہ ماجدہ سے جا کر عرض کی کہ استادِ محترم مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دستارِ فضیلت باندھنے کو کہا ہے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو میں کچھ تدبیر کروں گی۔ پھر والدہ ماجدہ نے روئی خریدی اور دھنے سے جا کر دھنکوائی اور آدھی روئی کا سوت خود کاتا اور آدھی روئی کا سوت کنیز سے کتوایا۔ پھر اپنے پڑوس میں موجود ایک جولاہے کو سوت دیا اور اُسے تاکید کی کہ وہ جلد از جلد اس سے دستار تیار کر دے۔

چنانچہ وہ جولاہا تین دن میں دستار بنا کر حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ دستار بیٹے کو دی اور ساتھ میں کچھ رقم دی تاکہ وہ اس سے کوئی میٹھی چیز خرید کر استادِ محترم کی خدمت میں بطور نیاز لے جائیں۔

حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ وہ جا کر بدایوں کے مشہور بزرگ حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا لائیں۔ چنانچہ جب محفل شروع ہوئی تو حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی محفل میں تشریف لے آئے۔ حضرت مولانا علاؤ الدین

اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر اُن کے سر کو دستارِ مبارک سے مزین فرمایا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر مبارک اُستاد کے قدموں میں رکھ دیا۔

حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا کہ یہ بڑا ہو گا یعنی یہ لڑکا بزرگ ہو گا۔ مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات کا اندازہ کس چیز سے لگایا؟ حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو دستار باندھتا ہے وہ کسی کے پاؤں نہیں پکڑتا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے آبائی وطن بدایوں سے بہت محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بدایوں سے محبت کا ثبوت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریروں اور مجلسوں میں جا بجا ملتا ہے۔ بدایوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے والد ماجد کی وفات کے بعد نہایت ہی تنگدستی میں زندگی گزاری۔ یہ فقر و فاقہ آگے چل کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا نمایاں پہلو بنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید تعلیم حاصل کریں۔ چنانچہ اسی خواہش کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والدہ ماجدہ اور بہن کے ہمراہ عازمِ دہلی ہوئے۔

حصولِ علم کے لئے دہلی آمد

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب والدہ اور ہمشیرہ کے ہمراہ دہلی پہنچے تو اُس وقت سلطان غیاث الدین بلبن تخت افروز تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں سکونت اختیار کی۔ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی بھائی تھے۔

دہلی پہنچ کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کئی برس تک حصولِ تعلیم میں مشغول رہے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا شمس الملک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا امین الدین احمد محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبتوں سے فیض حاصل کیا۔ خصوصاً مولانا شمس الملک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر خاص توجہ فرمائی۔ اُس دور میں اکثر علماء مولانا شمس الملک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے۔ جواہر فریدی میں منقول ہے کہ ایک روز سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ وہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات ایک مجذوب سے ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس مجذوب سے دعا کی درخواست کی کہ میں قاضی بن جاؤں۔ مجذوب نے جواب دیا کہ نظام الدین! تم قاضی ہونا چاہتے ہو جبکہ میں تمہیں دین کا بادشاہ دیکھتا ہوں اور تم ایسے مرتبہ پر پہنچو گے کہ ایک عالم تم سے کسب فیض حاصل کرے گا۔ مجذوب کی بات سن کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کے دل میں قاضی بننے کی خواہش ختم ہوگئی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اب اپنے تمام ملنے والوں سے یہی کہتے کہ میں درویشی اور فقر اختیار کروں گا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ دہلی میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں رہتے تھے اس لئے اکثر اوقات اُن کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہتے۔ والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد تو اکثر وقت حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں ہی گزرتا تھا۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا شمس الملک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مقاماتِ حریری حفظ کی۔ بعدازاں حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کتاب مشارق الانوار کو حفظ کیا اور سند حاصل کی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زہد و تقویٰ کی شہرت جب سلطان غیاث الدین بلبن نے سنی تو اُس نے امامت کا عہدہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کرنا چاہا۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ اگر حضور میری امامت قبول فرمالیں تو مجھے اپنی نماز کی قبولیت کا یقین ہو جائے گا۔ حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس نماز کے سوا کچھ نہیں ہے اور اب بادشاہ مجھ سے میری نماز بھی چھین لینا چاہتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو درس و تدریس کی اجازت دیتے ہوئے ذیل کی سند عطا فرمائی۔

''تمام تعریفیں اُس ذاتِ پاک کے لئے ہیں کہ رہنمائی بخشش اُس کی صفت ہے اور صبح و شام اُس کے حکم میں ہے۔ سب تعریفیں اُسی کے

لئے ہیں جس کے دست تصرف میں صبح وشام کی تمام نعمتیں ہیں۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تحقیق خداوندی نے شیخ امام عالم خدا پرست راہِ حق کے چلنے والے نظام الدین محمد بن احمد احمد بن علی بخاری کو اُن کے فضل وحلم میں کامل اور مشائخ کبار وعلماء اخیار وابرار کے مقبول و منظور ہونے کی توفیق دی کہ اُنہوں نے کتاب مشارق الانور کو حفظ کیا اور نہایت سنجیدگی سے اس کتاب کے معانی ومطالب پر غور کیا۔ میں ان کو وصیت کرتا ہوں کہ مجھ کو اور میری اولاد کو اپنی خلوت کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس نے مجھ سے اس کتاب کی قرأت و سماعت کو صحیح طور پر شیخ نجم الدین ابوبکر تلواسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد میں حاصل کی جو کہ شہر دہلی میں واقع ہے۔ اللہ اس شہر کو آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔ اس کتاب کی قرأت وسماعت ۲۲ ربیع الاول ۶۷۶ھ کو مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور بے شمار درود وسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔''

کتاب مشارق الانور کو حفظ کرنے سے پہلے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام علوم ظاہری' فقہ وحدیث' تفسیر' کلام' معانی' منطق' حکمت' فلسفہ' ہیئت' ہندسہ' لغت' ادب وقرأت اور دیگر ظاہری علوم حاصل کر چکے تھے اور قرآن مجید آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُس وقت کی رائج ساتوں قرأتوں میں حفظ تھا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہری میں اس درجہ کمال تک پہنچے کہ نظام الدین محفل شکن کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب کو اپنی محبت سے بھر رکھا تھا۔ اسی دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں بیعت کا خیال گردش کرنے لگا۔

ارادت کا شوق

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میری عمر بارہ برس تھی اور میں تحصیل علم کے لئے بدایوں میں ہی مقیم تھا تو میرے استادِ محترم حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص ابوبکر خراط حاضر ہوا۔ یہ شخص مشہور قوال تھا اور ملتان سے میرے استادِ محترم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ استادِ محترم نے ملتان کے مشائخ اور اولیاء کے احوال دریافت کئے۔ ابوبکر خراط نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت کی بہت تعریف کی اور کہا کہ ملتان کی تمام ولایت کو اُنہوں نے اپنے فیض کے زیر اثر کر رکھا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر خراط کی زبانی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت کا سن کر میں متاثر ہوا لیکن میرے دل میں اُن کے لئے کوئی ارادت پیدا نہ ہوئی۔ جب قوال نے اجودھن میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کیا تو میرے دل میں اُن سے ارادت پیدا ہو گئی اور میں نے ہر نماز کے بعد اُن کے نام کا ورد معمول بنا لیا۔ چنانچہ میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ یا شیخ فرید اور دس مرتبہ یا شیخ مولانا فرید کا ورد کرتا اور جب تک یہ وظیفہ نہ پڑھ لیتا رات کو سوتا بھی نہ تھا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بدایوں سے دہلی کی جانب عازمِ سفر ہوا تو راستے میں ایک شخص بھی ہمارے

قافلے میں شامل ہوگیا۔ جب کبھی پریشانی کی کیفیت ہوتی تو وہ شخص اٹھتا اور اپنے پیرومرشد کو پکارتا اُس کی پریشانی دور ہوجاتی۔ میں نے اُس شخص سے دریافت کیا کہ تمہارے پیر کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں جن کی مدد تم طلب کرتے ہو؟ اُس شخص نے جواباً کہا کہ میرے پیرو مرشد وہی ہیں جنہوں نے تمہیں اپنے محبت کا دلدادہ بنا دیا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے میرے دل میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت مزید بلند ہوگئی اور جب میں دہلی پہنچا اور حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں رہائش اختیار کی تو اُن کی زبانی شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوصاف سن کر میرے دل میں اُن سے ملنے کا اشتیاق مزید بڑھ گیا۔

بیعت کی درخواست:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں ظاہری تعلیم وتربیت سے فارغ ہوگیا تو میں نے اپنے اقرباء اور دوستوں سے مرشد کامل کے بارے میں دریافت کیا جن کے دست حق پر میں بیعت ہوسکوں۔ اُنہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اس وقت دہلی میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑھ کر کوئی بزرگ موجود نہیں ہے تمہیں اُن کے دست حق پر بیعت ہوجانا چاہئے۔ چنانچہ میں نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی درخواست کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس وقت دو بزرگ ہی امامِ زمانہ ہیں تم ان میں سے کسی کے دست حق پر بیعت ہوجاؤ۔ ان بزرگوں میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔

اجودھن آستانہ فریدؒ پر

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اُس وقت شوقِ ارادت ایسا غالب تھا کہ میں اگلے روز ہی بغیر ساز و سامان کے اجودھن روانہ ہو گیا۔ جب میں منزل بہ منزل ہانسی پہنچا تو پتہ چلا کہ آگے راستہ پُر خطر ہے۔ چنانچہ میں نے تین روز ہانسی میں قیام کیا۔ اس دوران ایک قافلہ ہانسی پہنچا جو اجودھن کی جانب جا رہا تھا۔ میں نے قافلے کے سردار سے درخواست کی اور اُنہوں نے مجھے قافلے میں شامل کر لیا۔ راستے میں جب بھی کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہوتا تو قافلے کا سردار کھڑا ہو کر باآوازِ بلند ''پیر و مرشد دستگیر'' پکارتا اور خطرہ دور ہو جاتا۔ میں نے قافلے کے سردار سے دریافت کیا کہ تمہارا پیر کون ہے؟ تو اُس نے مجھے کہا کہ میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اور میں اُنہی کو پکارتا ہوں۔ چنانچہ میرے دل میں پیر و مرشد کی قدر و منزلت مزید بڑھ گئی۔ اس دوران قافلہ اُس مقام پر پہنچ گیا جہاں سے ایک راستہ ملتان کی جانب اور دوسرا اجودھن کی جانب جاتا تھا۔ میں ایک مرتبہ پھر سوچ میں گم ہو گیا کہ ملتان جاؤں یا اجودھن۔ اسی خیال میں مجھے تین دن گزر گئے اور وہ قافلہ آگے روانہ ہو گیا اور میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے روز مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ

''نظام الدین! تم اجودھن کا راستہ پکڑو۔''

"چنانچہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میرا دل میں یہ بات راسخ ہو چکی تھی کہ میرا مقصود اجودھن میں ہے۔ میں نے تمام اوراد و وظائف کو ترک کر دیا اور والہانہ یا فرید یا فرید کہتا ہوا اجودھن کی جانب روانہ ہو گیا۔ بالآخر ۱۵ رجب المرجب ۶۵۵ھ کو میں اجودھن شہر میں داخل ہوا۔ بعد نمازِ ظہر میں شیوخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی سلام میں سبقت حاصل کی اور ذیل کا شعر پڑھا۔

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

"تیری جدائی کی آگ نے دل کو کباب کر دیا اور تیری ملاقات کے اشتیاق نے جان کو تباہ کر ڈالا۔"

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوشش کی کہ اپنے دل کا حال بیان کروں مگر شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کے رعب نے مجھے کچھ بولنے سے روکا رکھا۔ میں سوائے بیعت کی درخواست کے اور کچھ عرض نہ کر سکا۔

سعادتِ بیعت:

شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا اور کلاہ چہار تر کی عنایت فرمائی اور خرقہ و نعلین چوبین بھی عطا فرمائیں۔ اس کے بعد فرمایا!

"نظام الدین! میں چاہتا تھا کہ ولایت ہند کسی کو دے دوں مگر تم راستہ میں آ گئے۔ مجھے غیب سے ندا آئی کہ ابھی ٹھہر جاؤ نظام الدین آ رہا ہے اور ہند کی ولایت کے لائق وہی ہے اور تمہیں ولایت انہی کو

دینی چاہیے۔''

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مرید ہو گیا مگر محلوق ہونے کا میرا ارادہ نہ تھا کیونکہ مجھے سر منڈوا کر علماء کی مجلس میں بیٹھتے ہوئے شرم آتی تھی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جو کہ خانقاہ کے منتظم تھے کو حکم دیا کہ اس غریب الوطن کے لئے سونے کا انتظام کرو۔ چنانچہ میرے لئے چارپائی بچھائی گئی۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ خانقاہ میں ہر جانب حافظ قرآن، عالم دین اور اولیائے عظام زمین پر سو رہے ہیں تو میں اپنے اس خیال پر نادم ہوا۔ اس دوران حضرت شیخ بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذریعہ سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیغام بھیجا کہ تم اپنی من مانی کرو گے یا پیر و مرشد کا حکم بجا لاؤ گے؟ میں پیغام سن کر خاموش ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے روز میں نے دیکھا کہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سر منڈوا کر علماء کی مجلس میں جا بیٹھے اور محلوق ہو گئے۔ پھر اُن کے اندر نور پیدا ہو گیا۔ اسی طرح میں نے دیگر مریدین کو دیکھا جو محلوق ہوئے اور اُن کے اندر نور پیدا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے دل میں اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا کہ میں بھی محلوق ہوں گا۔ میں نے حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی اس خواہش کا تذکرہ کیا۔ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری عرض شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچا دی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا کہ سر منڈوا لو۔ چنانچہ میں نے سر منڈوا لیا اور محلوق ہو گیا۔

بوقت بیعت عمر مبارک:

ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے

دریافت کیا کہ بوقت بیعت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اُس وقت میری عمر بیس برس تھی۔ نیز فرمایا کہ جب میں نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ میرے لئے کیا حکم ہے کیا میں پڑھنے پڑھانے کو موقوف کر دوں اور اوراد و نوافل میں مشغول رہوں؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں تمہیں منع نہیں کروں گا تم دونوں جاری رکھو اور جب دیکھو کہ جو تم پر غالب رہے اُس کو اختیار کرو۔

خانقاہِ فریدؒ:

فوائد الفوائد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے بہت چاہا کہ اپنا زیادہ وقت پیر و مرشد کی خدمت میں صرف کروں۔ ان دنوں خانقاہِ فریدؒ میں تنگی اور عسرت کا زمانہ تھا۔ اکثر اوقات ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ روزہ افطار ہوتا تھا۔ حضرت مولانا بدرالدین الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے تھے۔ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ درخت کریل کے پھل جن کو ڈبلے کہتے ہیں اور سرکہ میں اُن کا اچار ڈالتے تھے۔ حضرت مولانا حسام الدین الدین کابلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پانی لاتے اور تمام برتن دھوتے تھے۔ میں دیگ میں ڈبلوں کو جوش دے کر نکالتا تھا اور افطار کے لئے شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر حاضرین مجلس کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھار اس کھانے کے لئے نمک میسر آ جاتا تھا ورنہ اکثر اوقات بغیر نمک کے کھانا میسر ہوتا۔ خانقاہ سے ملحق ایک دوکان تھی جس سے فتوحات کے وقت کچھ غلہ جات اور مصالحہ جات خرید فرمائے جاتے۔

ایک مرتبہ میں دوکان سے کچھ نمک اُدھار لے آیا اور اُسے ڈبلوں میں ڈال دیا۔

جب ڈبلے اچھی طرح اُبل گئے تو میں نے حسب دستور شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر حاضرین محفل کی خدمت میں پیش کیا۔ جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تناول فرمانے کے لئے نوالہ لیا تو اُن کا ہاتھ کانپ گیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا مشکوک ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور لکڑیاں حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لائے ہیں۔ ڈبلے حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لائے ہیں۔ پانی حضرت مولانا حسام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لائے ہیں۔ میں نے ان کو جوش دیا ہے باقی پیرومرشد سب جانتے ہیں۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کھانے میں نمک کس نے ڈالا ہے اور نمک کہاں سے آیا ہے؟ میں یہ سنتے ہی میرے حواس اُڑ گئے اور میں سمجھ گیا کہ میں نے جو نمک قرض لے کر کھانے میں ڈالا تھا یہ سب اُسی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ میں نے عرض کی کہ حضور میں نے نمک قرض لیا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ درویش فاقہ سے مرجائے تو بہتر ہے نہ کہ لذت نفس سے۔ پھر فرمایا کہ تمام درویشوں کے آگے سے یہ پیالے اٹھالو اور فقیروں کو دے دو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور وہ تمام پیالے فقیروں کو پیش کر دیئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد خاص میرے لئے تھا۔ میں نے استغفار پڑھی اور عہد کر لیا کہ خواہ کتنی بھی ضرورت ہی کیوں نہ آن پڑے کبھی قرض نہ لوں گا۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میری دلی کیفیت سے آگاہ ہوئے اور اُنہوں نے مجھے اپنا وہ کمبل جو وہ اوڑھے رکھتے تھے مجھے عنایت فرمایا اور کہا کہ اب تم کبھی مفلس نہ ہو گے اور تمہیں کبھی قرض کی ضرورت بھی محسوس نہ ہو گی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تین سال رہنے کے بعد پیر و مرشد کے حکم سے دہلی روانہ ہوئے۔ پیر و مرشد نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

''اہل حقوق کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرنا۔ دشمنوں کو جس طرح راضی رکھ سکو اُن کو راضی رکھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت ہمہ وقت کرتے رہنا کیونکہ اس سے دل کو زنگ نہیں لگتا۔ موت کو یاد کرتے رہنا اس سے دل ہر قسم کی برائیوں سے پاک رہتا ہے۔ جس سے کسی سے بھی کوئی قرض لے رکھا ہے اُس کو واپس کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کرنا۔ اگر تم ان باتوں پر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہر کام آسان فرما دے گا۔''

دہلی روانگی

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بحکم پیر و مرشد اجودھن سے دہلی کی جانب روانہ ہوا تو راستے میں ایک جنگل سے گزر رہوا۔ جب میں جنگل میں جارہا تھا تو بارش شروع ہوگئی۔ میں ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوگیا۔ اس دوران اچانک چھ ہندو تلواریں لئے میری طرف لپکے۔ میرے پاس اُس وقت پیر و مرشد کے کمبل کے سوا کچھ نہ تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر انہوں نے مجھ سے پیر و مرشد کا کمبل چھین لیا تو میں کبھی کسی شخص کو اپنی صورت نہ دکھاؤں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو میری طرف سے باغی کر دیا اور وہ مجھے بغیر کچھ نقصان پہنچائے بغیر واپس چلے گئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی بیعت کی سعادت بیان کی اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال بیان کیا۔ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت خوش ہوئے۔

ادائیگی قرض:

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دہلی پہنچ کر مجھے پیر و مرشد کی نصیحت یاد آگئی کہ جو بھی قرض ادا کرنا ہو اُسے جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرنا۔ چنانچہ

مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ میں نے ایک دوست سے کتاب لی تھی اور وہ کتاب میرے پاس گم ہوگئی تھی اور میں اُسے واپس نہ کرسکا تھا۔ میں اُس کے مکان پر گیا اور اُس سے کہا کہ وہ کتاب میرے سے گم ہوگئی ہے۔ میں اُس کی نقل حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور پھر وہ تحریر کرکے تمہیں پہنچادوں گا۔ اُس دوست نے میری بات سن کر کہا کہ تم جس جگہ گئے تھے یہ اُسی جگہ کی برکت ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور تم اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب ہو میں نے وہ کتاب تمہیں بخش دی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے میں ایک بزار کی دوکان پر گیا جس سے میں نے ایک مرتبہ کپڑا خریدا تھا اور اُس کپڑے کے ۲۰ جتیل میرے ذمہ باقی تھے۔ میرے پاس اُس وقت ۱۰ جتیل تھے میں نے وہ اُس دوکاندار کو دے دیئے اور کہا کہ باقی کے ۱۰ جتیل بھی انشاء اللہ جلد ہی ادا کردوں گا۔ وہ دوکاندار بولا کہ تم جس بزرگ کی صحبت سے آئے ہو اُن کی صحبت کی یہی تاثیر ہونی چاہئے تھی۔

دہلی میں قیام:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام عمر کوئی ذاتی مکان حاصل نہ کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بدایوں سے پہلی مرتبہ دہلی تشریف لائے تھے تو سرائے نمک میں قیام فرمایا تھا۔

بعدازاں جب اجودھن سے دہلی تشریف لائے تو حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا راوت عرض کے مکان میں قیام فرمایا۔ یہ مکان دہلی قلعہ کے برج سے متصل دروازہ مندہ اور پل کے قریب واقع تھا۔ اس مکان کی عمارت نہایت وسیع و بلند تھی۔ حضرت سید محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب اجودھن سے مع اہل وعیال دہلی آئے تو وہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اسی مکان میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس مکان کی تین منزلیں تھیں۔ نچلی منزل میں حضرت سید محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بمع اہل وعیال رہتے تھے۔ درمیانی منزل میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

رہائش پذیر تھے اور سب سے اوپر والی منزل یارانِ طریقت کے لئے تھی۔ اس منزل میں کھانا وغیرہ بھی خرچ ہوتا تھا۔

حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہلیہ حضرت بی بی رانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا جو کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرید تھیں وہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت انجام دیتی تھیں۔ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وضو وغیرہ کا انتظام فرماتے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں قیام کے دوران جس جگہ بھی قیام پذیر ہوئے حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے اہل وعیال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ اُس جگہ قیام پذیر رہے۔

عطاء و بخشش:

راحت القلوب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں پہلی مرتبہ اجودھن سے دہلی کے لئے روانہ ہوا تو شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ نظام الدین! تم اس دعا کو یاد کرلو۔ پھر مجھے دعا کے الفاظ سکھائے۔ وہ دعا یہ ہے!

> ''اے مخلوق پر فضل کرنے والے! اے عطاء و بخشش کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھنے والے! اے بخششوں والے! اے بلاؤں کو دور کرنے والے! اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے والے! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں اسلام پر موت عطا فرمانا۔ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ اٹھانا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام اور ملائکہ پر درود وسلام۔ اے سب سے زیادہ رحمت کرنے والے رحمت فرما۔''

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ اُن دنوں میں اکثر استغراقی کیفیت میں گم رہتا تھا۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس دعا کو یاد کر کے اس پر عمل کرو میں تم کو اپنا خلیفہ بنالوں گا۔ چنانچہ میں نے بہ فرمان پیر و مرشد ایسا ہی کیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اجودھن سے دہلی آنے کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تین مرتبہ اجودھن گیا۔

اجودھن روانگی اور ادائیگی خرقہ خلافت

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں بحکم پیر و مرشد دہلی میں تھا پیر و مرشد نے ۶۶۳ھ کو مجھے اجودھن طلب فرمایا۔ جب میں اجودھن پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ مولانا نظام الدین! میں نے تمہیں ایک دعا یاد کرنے کو کہا تھا کیا وہ تمہیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی جی حضور! تو پیر و مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ کاغذ لے کر آؤ۔ میں کاغذ لے کر آیا تو پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر خلافت نامہ تحریر فرمایا اور مجھ کو ولایت ہند عطا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں ہانسی جا کر اس اجازت نامہ پر حضرت مولانا جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مہر تصدیق لگوالوں اور اس خلافت کو دہلی کے قاضی کو دکھاؤں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ پیر و مرشد نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نہیں لیا کہ اُن کو بھی خلافت نامہ دکھانا لیکن میں خاموش رہا کہ ہو سکتا ہے کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایسا نہ فرمانے میں کوئی راز پوشیدہ نہ ہو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی گیا تو مجھے پتہ چلا کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۷ رمضان المبارک کو وصال پا چکے تھے اور مجھے خلافت ۱۳ رمضان المبارک کو عطا ہوئی تھی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے خلافت عطا کرنے کے بعد دعا دیتے ہوئے فرمایا!

اجودھن روانگی اور ادائیگی خرقہ خلافت

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں بحکم پیر و مرشد دہلی میں تھا پیر و مرشد نے ۶۶۳ھ کو مجھے اجودھن طلب فرمایا۔ جب میں اجودھن پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ مولانا نظام الدین! میں نے تمہیں ایک دعا یاد کرنے کو کہا تھا کیا وہ تمہیں یاد ہے؟ میں نے عرض کی جی حضور! تو پیر و مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ کاغذ لے کر آؤ۔ میں کاغذ لے کر آیا تو پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر خلافت نامہ تحریر فرمایا اور مجھ کو ولایت ہند عطا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں ہانسی جا کر اس اجازت نامہ پر حضرت مولانا جمال الدین ہانسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مہر تصدیق لگوالوں اور اس خلافت کو دہلی کے قاضی کو دکھاؤں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ پیر و مرشد نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نہیں لیا کہ اُن کو بھی خلافت نامہ دکھانا لیکن میں خاموش رہا کہ ہوسکتا ہے کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایسا نہ فرمانے میں کوئی راز پوشیدہ نہ ہو۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی گیا تو مجھے پتہ چلا کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۷ رمضان المبارک کو وصال پا چکے تھے اور مجھے خلافت ۱۳ رمضان المبارک کو عطا ہوئی تھی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے خلافت عطا کرنے کے بعد دعا دیتے ہوئے فرمایا!

''دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک بخت کرے اور علم نافع و عمل مقبول عطا فرمائے۔''

نیز فرمایا!

''مجاہدہ کرتے رہنا۔''

پھر مجھے دہلی کی طرف روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا نظام الدین! میں نے بحکم الٰہی ہندوستان کی ولایت تمہارے سپرد کی اور اس ملک کو تمہاری پناہ میں دیا۔

بوقت خلافت عمر مبارک:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب سے خلافت عطا کی گئی تو اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک صرف چوبیس برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب سے کم سن خلیفہ تھے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو بھی میرا مرید ہوا میں نے دیکھا کہ اُس کا اخلاص چند ہی روز میں ناقص ہو گیا لیکن مولانا نظام الدین جس روز سے میرا مرید ہوا ہے اس کے اخلاص میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد پاک جب بھی یہ بات فرماتے میرا اخلاص مزید بڑھ جاتا تھا۔

خلافت نامہ:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جو خلافت نامہ لکھ کر دیا اُس کا اُردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعریف ہے اُس خدا کے لئے جس نے اپنے احسان کو اپنی منت پر مقدم اور اپنی نعمت سے اپنے شکر کو مؤخر کیا ہے۔ وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے جس کو اُس نے مقدم کیا۔ اُس کا کوئی مؤخر کرنے والا نہیں ہے اور نہ جس کو اُس نے مؤخر کیا ہے اُس کا کوئی مقدم کرنے والا ہے اور نہ جس کو اُس نے پوشیدہ کیا ہے کوئی ظاہر کرنے والا ہے اور نہ اُس کے ظاہر کئے ہوئے کو کوئی پوشیدہ کرنے والا ہے۔ اولین و آخرین کی گویائی اُس کی ہمیشگی یا دیمومیت کے نزدیک نہیں ہو سکتی ہے نہ ازروئے اعتبار کے نہ ازروئے مقابلے کے۔

درود و سلام نازل ہوں اُس کے محبوب اور برگزیدہ بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر جو کہ اہل محبت و برگزیدگی ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ میں کہتا ہوں کہ علم اصول و عقائد کا شروع کرنا حاضرین کی دعوت کو وسیع اور اُس شخص کو بینا کرتا ہے جو اس علم سے آتش زدہ چیزوں کو بجھانا چاہے۔ علاوہ ازیں یہ راستہ نہایت خطرناک اور یہ گھاٹی سخت دشوار گزار ہے۔ اس علم اصول میں بہترین کتاب حضرت ابوشکور رسالمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ''تمہید فی اصول التوحید'' ہے۔ اس کتاب کو مجھ سے فرزند رشید امام پاک رائے عالم و برگزیدہ نظام الدین محمد بن احمد زیب و زینت آئمہ و علماء فخر بزرگان و متقیان نے سبق اول سے آخر تک پڑھا ہے۔

اس سند نامے کی کتابت چہار شنبہ ماہِ رمضان المبارک میں بموجب حکم الٰہی ہوئی۔ نیز میں اس کو یہ بھی اجازت دی کہ اس نے مجھ سے

جو استفادہ حاصل کیا ہے اور جو کچھ سنا اور یاد کیا ہے وہ سب مجھ سے روایت کرے۔ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ کے قائم مقام ہے اور یہ میرے خلفاء میں سے ہے اور اس کا حکم بجالانا دینی و دنیاوی اُمور میں عین میری تعظیم کے برابر ہے۔ میں اس کو ہندوستان کی روحانی ولایت کا امین بناتا ہوں اور جس شخص نے بھی ان کی بیعت کی وہ کامیاب وکامران ہو۔

یہ تمام سند خلافت فقیر مسعود کی طرف سے صحیح ودرست اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انجام پائی۔

تبرکات کی ادائیگی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پیرومرشد نے جب مجھے خلافت کی سند عطا کی تو میں قدموں میں گر پڑا۔ پیرومرشد نے مجھے اٹھاتے ہوئے فرمایا!

''اے جہانگیر عالم! سر اٹھاؤ۔''

میں نے سر اٹھایا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام حاضرین محفل جو کہ اُس وقت خانقاہ شریف میں موجود تھے اُن کے سامنے مجھے قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار جو کہ اس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر مبارک پر موجود تھی عنایت فرمائی۔ اس کے بعد خرقہ خاص خود اپنے ہاتھوں سے زیب تن فرمایا۔ بعد ازاں نعلین چوبین اور عصا مبارک عنایت فرمائے اور حکم دیا کہ شکرانہ کے دو نفل ادا کرو۔ پھر خود بھی قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور دعا فرمائی!

''الٰہی! میں نظام الدین کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔''

پھر مجھ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

''نظام الدین! میں نے ملک ہند تمہاری ولایت میں دے دیا ہے اور

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ تمام تبرکات تمہارے ہیں جو میں تم کو اس وقت عنایت کر رہا ہوں۔ میری موت کے وقت تم اجودھن میں موجود نہ ہو گے۔ یہ سب ایسے ہی ہو گا جیسا کہ میں اپنے پیر و مرشد کے وصال کے وقت اُن کے پاس موجود نہ تھا اور میرے پیر و مرشد اپنے پیر و مرشد کے وصال کے وقت اُن کے پاس موجود نہ تھے۔"

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تبرکات کی ادائیگی کے بعد پیر و مرشد نے مجھ سے فرمایا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عرس مبارک ہے تم ٹھہر جاؤ اور کل روانہ ہونا۔ آج تم ہمارے مہمان ہو۔ اتفاقاً اُس روز کچھ فتوحات نہ آئیں جس سے افطار کا سامان ہو سکتا۔ میں نے عرض کی کہ حضور! بندہ کو جو ایک غیاثی خرچ راہ مرحمت ہوا ہے اگر فرمان ہو تو اُس سے کھانا تیار کر لیا جائے۔ پیر و مرشد نے فرمایا!

"اللہ تم پر رحمت نازل فرمائے اور تم کو تمام لوازمِ دنیا نصیب فرمائے۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد کی بات سن کر میں کانپ اٹھا اور دل میں کہنے لگا کہ آہ بہت سے بزرگانِ دین و دنیا کے باعث فتنہ میں مبتلا ہو گئے اب مجھ بے چارے کا کیا حال ہو گا۔ پیر و مرشد میری دلی کیفیت کو جان گئے اُنہوں نے فرمایا!

"نظام الدین! فکر مت کرو اسبابِ دنیا سے تم کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔"

چنانچہ میں پیر و مرشد کا فرمان سن کر مطمئن ہو گیا۔ دوسرے روز پیر و مرشد نے مجھے طلب فرمایا اور بغلگیر ہونے کے بعد چشم آب سے فرمایا کہ

"نظام الدین! اب تمہارے جانے کا وقت ہے۔ میں نے تمہیں اللہ کے سپرد کیا ہے۔"

اس کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلافت نامہ مہر تصدیق لگوانے کے لئے ہانسی روانہ ہوئے۔

مہر تصدیق خلافت نامہ:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب ہانسی میں حضرت مولانا جمال الدین ہانسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کو خلافت نامہ دکھایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور میرے ساتھ نہایت ہی شفقت سے پیش آئے۔ بعدازاں اُنہوں نے خلافت نامہ پر ذیل کا شعر لکھا اور مہر تصدیق لگادی۔

ہزاراں درود و ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردند بگوہر شناس

''اللہ کا ہزار ہا شکر ہے کہ اُس نے موتی اُس کو دیا جو اس کی قدر جانتا ہے۔''

خرقہ خواجگان اور کلاہ چہارتر کی:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب معراج شریف کے لئے گئے تو اللہ رب العزت نے ایک خرقہ خاص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے معراج سے واپس آنے کے بعد تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خرقہ خاص عنایت فرمایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ خرقہ تم میں سے کسی شخص کو عنایت کروں۔ میں تم سے ایک سوال کروں گا اور جو شخص اس سوال کا شافی جواب دے گا وہ اس خرقے کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اگر میں تم کو اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت عطا کروں تو تم اس کا

شکر کس طرح ادا کرو گے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس نعمت کے شکرانے میں ہمیشہ سچ کو اختیار کروں گا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اگر میں تم کو اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت عطا کروں تو تم اس کا شکر کس طرح ادا کرو گے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ میں اس کے شکر میں ہمیشہ انصاف سے کام لوں گا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اگر میں تم کو اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت عطا کروں تو تم اس کا شکر کس طرح ادا کرو گے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ میں ہمیشہ سخاوت سے کام لوں گا۔

بعد ازاں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اگر میں یہ خرقہ تم کو عطا کروں تو تم اس کا شکر کیسے ادا کرو گے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بندوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کیا کروں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب سن کر فرمایا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب کے جواب اچھے تھے مگر مجھے حکم الٰہی تھا کہ جو یہ جواب دے گا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا ہے یہ خرقہ اُسی کو عنایت کیا جائے۔ پس میں یہ خرقہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کرتا ہوں۔

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حکایت کو بیان کرنے کے بعد شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور اُن پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو فرمانے لگے کہ

''درویش کی پردہ پوشی یہ ہے کہ اُسے چاہئے کہ وہ چار باتیں اختیار کریں۔ اول اپنی آنکھیں بند رکھے' دوم کان بہرے کر لے' سوم

زبان گونگی کر لے اور چہارم اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جائے۔''

نیز فرمایا!

''آنکھیں بند کرنے سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے عیبوں پر نظر نہ رکھے، کان بہرے کرنے سے مراد یہ ہے کہ فضول باتوں سے گریز کرے، زبان کو گونگا کرنے سے مراد یہ ہے کہ فضول اور لغو باتوں سے پرہیز کرے اور ہاتھ پیر توڑنے سے مراد یہ ہے کہ ناجائز کام اور ناجائز جگہوں پر جانے سے پرہیز کرے۔ بلاشبہ درویش وہ ہے جس میں یہ خصلتیں موجود ہیں ورنہ وہ شخص جھوٹا ہے جو درویشی کا دعویٰ کرتا ہے۔''

وصال شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عازمِ دہلی ہوئے تو شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرض الموت لاحق ہوا تو ان دنوں حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی سے اجودھن حاضر خدمت ہوئے۔ جس وقت وہ خانقاہ پہنچے اُس وقت شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ مبارک کے اندر چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اُن کے فرزند اور دیگر حضرات حجرہ مبارک کے باہر بیٹھے اس بات کا مشورہ کر رہے تھے کہ خانقاہ کا سجادہ نشین کسے ہونا چاہئے؟ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدم بوسی کے لئے حجرہ مبارک میں داخل ہونا چاہا تو فرزندگان اور دیگر لوگوں نے منع کیا کہ یہ حاضری کا وقت نہیں ہے۔ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ وہ دہلی سے اجودھن شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے ہیں اس لئے مجھے نہ روکو۔ یہ کہہ کر وہ حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔

حجرہ مبارک میں جا کر حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدموں میں سر رکھ دیا۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور فرمایا کہ سیّد کیسے ہو اور کب آئے ہو؟ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! ابھی چلا آ رہا ہوں۔ پھر میں نے دیگر مشائخ دہلی کی طرف سے سلام پیش کیا اور سب سے آخر میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلام پیش کیا اور عرض کی کہ وہ ہمہ وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد اور دعا میں مشغول رہتے ہیں۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ وہ کس طرح ہیں اور خوش تو ہیں؟ نیز فرمایا کہ یہ میرا خرقہ، مصلے اور عصا اُن کو دے دینا۔

۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو آفتابِ رشد و ہدایت جو کہ سالہا سال تک لوگوں کے دلوں کو منور کرتا رہا غروب ہو گیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب پتہ چلا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً اجودھن روانہ ہوئے۔ اجودھن پہنچے تو حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خرقہ، مصلے اور عصا عنایت فرمایا اور کہا کہ اس نعمت کا سبب حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بنے ہیں۔

ریاضت ومجاہدات

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیس برس کی عمر میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور بیعت وارادت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ بیعت ہونے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام دنیاوی امور سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور ریاضت و مجاہدات میں مصروف ہو گئے۔

صوم الدہر:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا۔ دیگر مریدین بھی ہمراہ تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا۔ مریدین قیلولہ میں مشغول ہو گئے اور میں شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ دیگر مرید کدھر ہیں؟ میں نے عرض کی کہ حضور وہ قیلولہ فرما رہے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا!

"نظام الدین! جب تم دہلی پہنچو تو مجاہدہ اختیار کرنا بیکار رہنا کچھ بات نہیں ہے۔ روزہ رکھنا آدھا راستہ ہے اور باقی تمام اعمال آدھا راستہ ہیں۔"

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس اجودھن پہنچے تو حضرت مولانا بدر الدین اسحٰق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سفر تمہارے لئے کیا تھا تاکہ تمہیں روحانی نعمتوں سے سرفراز فرما سکیں۔

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق صوم الدہر اختیار کیا اور ہمیشہ روزہ رکھتا۔

سیرت پاک

استغناء:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ غیاث الدین بلبن کے زمانہ میں دو جیتل کے من بھر خربوزے آتے تھے۔ ساری فصل گزر جاتی تھی مگر میں خربوزے نہ چکھتا تھا اور اس بات کی تمنا کرتا تھا کہ ساری فصل میرے کھائے بغیر گزر جائے۔ ایک مرتبہ جب فصل ختم ہونے لگی تو ایک شخص کچھ خربوزے اور کچھ روٹیاں لے کر میرے پاس آیا۔ میں نے اُسے قبول فرمالیا کیونکہ وہ رجال الغیب سے تھا۔

خیر المجالس میں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا کہ ایک مرتبہ جب وہ دروازہ مندہ کے پاس رہائش پذیر تھے تو تین روز گزر گئے مگر کچھ فتوحات نہ ہوئیں۔ ایک دن ایک شخص دروازہ پر آیا تو اُس کے ہاتھ میں کھچڑی کا طباق تھا۔ اُس نے وہ طباق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور چلا گیا۔ میں نے اور میرے احباب نے وہ کھچڑی کھائی تو ہم کو ایسا لطف آیا کہ کبھی کسی کھانے کا نہ آیا تھا۔

دین کے کام میں مددگار:

سیر الاولیاء میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب غیاث پور میں سکونت اختیار کی تو شروع میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی خانقاہ میں فقر و فاقہ کی کیفیت رہی۔ تین چار روز فاقہ کرنے کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید شہر بھر میں چکر لگاتے اور جتنے بھی روٹی کے ٹکڑے دستیاب ہوتے اُن کو افطاری کے وقت دستر خوان پر لے آتے۔

ایک مرتبہ مریدوں نے روٹی کے ٹکڑے دستر خوان پر رکھے اور افطار کا انتظار کرنے لگے۔ اس دوران ایک درویش خانقاہ میں آئے اور اس خیال سے روٹی کے ٹکڑے اٹھا کر لے گئے کہ شاید کھانے سے بچے ہیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکرا کر کہا کہ ہم کو بھوکا رہنا منظور ہے۔

فقر و فاقہ کی نوبت اس حد تک آن پہنچی کہ تمام مرید اور پیر بھائی جو کہ حاضر خدمت تھے وہ پریشان ہو گئے۔ مسلسل کئی روز سے فاقہ کشی جاری تھی۔ اس دوران سلطان جلال الدین خلجی کو یہ خبر ملی کہ خانقاہ میں فاقہ کشی ہے تو اُس نے کچھ فتوحات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجیں۔ نیز کہلا بھیجا کہ اگر سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمائیں تو خانقاہ کے لئے کچھ دیہات نذر کر دیئے جائیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب مریدوں اور دیگر لوگوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان دیہات کی کمائی سے ایک پائی بھی وصول نہ کریں مگر ہمارا فقر و فاقہ کی وجہ سے بہت بُرا حال ہو رہا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے کسی کی کوئی فکر نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ لوگ مجھ سے تنگ آ کر چلے جائیں گے۔ ہاں! مجھے اپنے پیر بھائیوں سے مشورہ ضرور کرنا چاہئے تا کہ اُن کی رائے بھی مجھ پر بیان ہو جائے۔ اس سلسلے میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مخلصان سے مشورہ کیا کہ کیا ہمیں یہ دیہات قبول کر لینے چاہئیں یا

نہیں؟ سب نے کہا کہ ابھی تو ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کی روٹی کھاتے ہیں اگر دیہات وصول کر لیں گے تو پھر ہم اِدھر کا پانی بھی نہ پئیں گے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں میرا مقصود تم لوگ ہو۔ تمہارے جواب سے میرا دل خوش ہو گیا ہے۔ الحمد للہ! تم میرے دین کے کاموں میں مددگار ہو۔

حسن سلوک:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اجودھن قیام سے متعلق ایک واقعہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ اجودھن میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کپڑے نہایت بوسیدہ ہو چکے تھے اور جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے۔ حضرت بی بی رانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا زوجہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا تو اُنہوں نے کہا کہ کپڑے مجھے دے دیں میں ان کو دھو کر ان پر پیوند لگا دیتی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس پہننے کو اور کوئی کپڑا نہیں۔ جبکہ اُنہوں نے بے حد اصرار کیا اور حضرت سیّد محمد کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ایک لنگی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کپڑے دے دیئے۔ حضرت بی بی رانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے کپڑوں کو دھو کر اُس کو پیوند لگا دیئے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شکریئے کے ساتھ وہ کپڑے پہنے اور اُن کے اس حسن سلوک کو ہمیشہ یاد رکھا۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا احترام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور دیگر مریدین بھی حاضر خدمت تھے۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر کوئی دعا لکھی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ کوئی ہے جو اس دعا کو یاد کرے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی حضور اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم ہو تو میں یاد کرلوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ کاغذ لو اور اس کو یاد کرلو۔ میں نے وہ کاغذ اُن کے دست حق سے لے لیا اور عرض کی کہ اگر حضور کا فرمان ہو تو میں اس دعا کو ایک مرتبہ پڑھ لوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے وہ دعا پڑھنی شروع کی اور ایک جگہ آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعراب کی اصلاح فرمائی اور میں نے اُسی طرح پڑھ لیا جس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں خدمت اقدس سے اجازت لے کر باہر آیا تو حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا جو شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسب ارشاد اس دعا کو پڑھا۔ میں نے کہا کہ اگر اعراب درست ہوتے تو تب بھی میں مرشد پاک کے فرمان کے مطابق بھی نہ پڑھتا۔ حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر بے حد خوش ہوئے اور کہا کہ جیسا ادب تم شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ملحوظ رکھتے ہو وہ ہم میں سے کسی کو میسر نہیں۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ریش مبارک کا بال:

فوائد الفوائد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس دوران ریش مبارک سے ایک بال جدا ہو کر سامنے آیا۔ میں نے آگے بڑھ کر شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ حضور جو بال ریش مبارک سے جدا ہوا ہے اگر فرمان ہو تو اسے میں لے لوں۔ میں اس بال کو دل و جان سے عزیز رکھوں گا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لے لو۔ چنانچہ میں نے اس بال کو نہایت احترام کے ساتھ ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیا اور جب

دہلی آیا تو اُس کو اپنے ساتھ لے آیا۔ جب بھی کوئی بیمار اور پریشان حال شخص میرے پاس آتا تو میں اُس موئے مبارک کو اس اقرار پر دیتا کہ وہ صحت یاب ہونے کے بعد مجھے واپس کردے گا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عرصہ تک وہ موئے مبارک میرے پاس اسی طرح رہا۔ ایک روز مولانا تاج الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فرزند کے لئے اُس موئے مبارک کو لینے میرے پاس آئے۔ میں نے ہر چند اُس موئے مبارک کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ اس بیماری میں اُن کا فرزند فوت ہو گیا۔ جب کچھ عرصہ کے بعد ایک اور شخص مجھ سے تعویذ لینے کے لئے آیا تو میں نے طاق میں دیکھا تو وہ موئے مبارک اُدھر ہی موجود تھا۔ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ چونکہ مولانا تاج الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند کی موت آنا تھی اس لئے وہ موئے مبارک تلاش کرنے کے باوجود نہ ملا۔

رباعی:

راحت القلوب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضرت جمال الدین ہانسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نہایت درجہ محبت تھی۔ چنانچہ میں ہانسی میں ایک مدت ان کے پاس رہا۔ ہانسی میں قیام کے دوران میں نے ایک عریضہ بنام شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارسال کیا۔ جس کے اندر ذیل کی رباعی لکھی تھی۔

زان روئے کہ بندہ تو دانند مرا
بر مردمک دیدہ نشانند مرا
لطف و کرامت زغایتے فرمودہ است
من کنم و خلق چہ دانند مرا

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے حضرت جمال الدین ہانسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط پیش کیا اور بیٹھ گیا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خط کا مطالعہ کرنے کے بعد فرمایا کہ تم نے اتنی دیر کیوں لگائی؟ میں نے عرض کی حضور! تن خاکی ہانسی میں موجود تھا مگر روح پیر و مرشد کے مشاہدہ میں مشغول تھی۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بے شک تم سچ کہتے ہو تمہاری کیفیت یہی تھی کہ بار ہا تم پر شوق طاری ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ حضور اگر میرے پر ہوتے تو میں اُڑ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ فرزند تو نظام الدین جیسا ہونا چاہئے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ تم نے جو مکتوب بھیجا تھا اُس میں ایک رباعی بھی لکھی تھی اگر یاد ہو تو پڑھو میں اس رباعی کو سنوں گا۔ میں نے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے وہ رباعی پڑھنی شروع کی۔

زان روئے کہ بندہ تو دانند مرا
بر مردمک دیدہ نشانند مرا
لطف و کرامت زغایتے فرمودہ است
من کنم و خلق چہ دانند مرا

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس رباعی کو سن کر استغراقی کیفیت میں گم ہو گئے اور دو پہر تک یہ کیفیت طاری رہی۔ بعد ازاں ہوش میں آنے پر مجھے خرقہ خاص، مصلے اور نعلین مبارک عطا فرمائے اور فرمایا کہ نظام الدین! عنقریب میں تمہیں دہلی بھیجوں گا لیکن ابھی تم کچھ عرصہ میرے پاس رہو گے۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کمال بزرگی:

اخبار الاخیار میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی سماع کے اندر کسی کی صفت کا بیان سنتے تو اس کو پیرو مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوصافِ حمیدہ پر محمول کرتے تھے۔ایک مرتبہ قوالوں نے ذیل کا شعر پڑھا۔

مخزام بدین صفت مبادا
کزا چشم بدت رسد گزندے

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس شعر کو سنتے ہی استغراقی کیفیت میں گم ہو گئے۔ جب ہوش آئی تو فرمایا کہ اس شعر کو سننے کے بعد مجھے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کمال بزرگی حاصل ہوئی ہے۔اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وصال پا گئے۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا:

فوائد الفوائد میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علیل ہو گئے۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اور دیگر مریدوں کو حکم دیا کہ تم رات کو مقبرہ شہداء میں رہو اور میرے لئے دعا کرو۔ چنانچہ ہم رات کو مقبرہ شہداء میں موجود رہے اور شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحت یابی کے لئے دعا کرتے رہے۔صبح جب ہم شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہاری دعاؤں نے کچھ اثر نہ کیا۔اس دوران ایک مرید شیخ علی بہاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ کچھ دور کھڑے تھے عرض کرنے لگے کہ حضور! ہم ناقص بندوں کی دعا کامل بندے کے حق میں کیونکر قبول ہوسکتی ہے؟ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کی یہ بات سنائی نہ دی تو میں نے یہی بات دہرادی۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مولانا نظام الدین! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو گے وہ تمہیں عطا کرے گا۔ پھر اس کے بعد مجھے عصا خاص جو کہ قطب الاقطاب حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب سے شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عطا ہوا تھا مجھے مرحمت فرمایا۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کا ورد:

راحت القلوب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور خواجہ شمس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ساتھ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سے رخصت ہوئے۔ حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وصیت کی درخواست کی۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اس سفر میں میرے نظام کو خوش رکھنا۔ چنانچہ حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آنے لگے یہاں تک کہ ہم قصبہ گردہ میں پہنچ گئے جو کہ ہانسی سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس قصبہ کا حاکم حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دوست تھا۔ اُس کو جب ہمارے آنے کا پتہ چلا تو وہ خود استقبال کے لئے حاضر ہوا اور ہمیں نہایت عزت و تکریم سے اپنے گھر لے گیا۔ کچھ دیر بعد جب ہم نے رخصتی کے لئے اجازت چاہی تو اُس نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اُس وقت جانے دوں گا جب بارش ہوگی۔ حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے کچھ نہ کہا مگر باطن میں دعا فرمائی۔ چنانچہ اُس رات خوب بارش ہوئی جس سے تمام قصبہ سیراب ہو گیا۔

لوگ حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کرامت کے باعث بہت سے گھوڑے ہم لوگوں کی سواری کے لئے لے آئے۔ مجھ سمیت دیگر احباب ان گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ میرے حصے میں جو گھوڑا آیا وہ سرکش تھا جس کی وجہ سے میں اُس کو قابو میں نہ رکھ سکا اور حضرت جمال الدین ہانسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و دیگر دوستوں سے جدا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد میں گھوڑے سے نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اُس وقت میری کیفیت ایسی

تھی جیسے میرا آخری وقت آ گیا ہو۔ نزع کی کیفیت طاری ہوگئی اور میری زبان پر شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جاری ہو گیا۔ اس دوران ایک مسافر اُدھر سے گزرا۔ اُس نے جب مجھے بے ہوش دیکھا تو میرے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے جس سے مجھے ہوش آ گیا۔ اس دوران بھی میرے منہ پر شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جاری تھا۔ پس مجھے یقین ہو گیا کہ جب میرا آخری وقت ہو گا تو میرے منہ پر شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جاری ہو گا اور میں اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کروں گا۔

خصوصی نظر کرم:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک روز میں اور شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرزند جن کا نام بھی نظام الدین تھا شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر فرمایا!

> ''تم دونوں میرے فرزند ہو۔ پھر اپنے بیٹے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ تم فرزند ثانی ہو اور پھر میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے فرزند جانی ہو۔''

محبت الٰہی کی خوشبو:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے جب دہلی میں سکونت اختیار کی تو اُن دنوں میں نہایت پریشان تھا کہ مجھ سا عاصی کہاں اور کہاں معرفت الٰہی ؟ میں تو اس لائق نہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کو پا سکوں۔ چنانچہ اسی سوچ میں گم میں حضرت شیخ رسان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر تشریف لے گیا اور اس نیت سے چلہ کشی شروع کی کہ شاید میرا شمار بھی مقبولانِ بارگاہِ الٰہی میں ہو جائے۔ شیخ رسان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر املی کا ایک درخت تھا جو کہ کافی عرصہ

سے خشک پڑا تھا۔ جب میں نے چلہ کیا تو وہ درخت تروتازہ ہو گیا۔ میں نے حضرت شیخ رسان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی کہ حضرت! چالیس دن میں اس درخت کی کایا پلٹ گئی مگر میری حالت تو ابھی بھی ویسی ہی ہے۔ یہ کہہ کر میں گھر واپس آ گیا۔ جب میں راستے میں تھا تو مجھے ایک بزرگ ملے جو کہ کوئی مست معلوم ہوتے تھے۔ میں اُن کے سامنے سے ہٹا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے آگے بڑھ کر مجھے سینہ سے لگا لیا۔ اُن کے منہ اور سینہ سے مجھے عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ وہ بولے میں شیخ رسان ہوں جس کے مزار پر تم نے چلہ کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ مجھے تمہارے سینہ میں سے محبت الٰہی کی خوشبو آتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ انشاء اللہ مجھے ضرور معرفت الٰہی حاصل ہو گی۔

کلمہ خاص:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ چند درویش حاضر ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور بیٹھنے کا کہا۔ ان میں سے ایک درویش نے بتایا کہ میں شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر مراقبہ میں مشغول تھا کہ مجھے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیسا معاملہ رہا؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اُس نے میرے ساتھ وہی معاملہ کیا جو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب تم میرے نظام کے پاس پہنچو تو اس کو کہنا کہ ذیل کا کلمہ کثرت سے پڑھا کرے کیونکہ میرے حق میں جو بھی کرم ہوا ہے وہ اس کلمہ کی بدولت ہوا ہے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَادَائِمَ الْعِزِّ وَالْبَقَا یَاذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن۔"

خلافت کے لائق:

مولانا ضیاء الدین برنی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ میں اشراق کے وقت سے لے کر چاشت کے وقت تک اُن کی خدمت میں حاضر رہا۔ اس دوران بے شمار مخلوقِ خدا حاضر خدمت ہوئی اور بیعت سے سرفراز ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغیر کسی تامل کے ہر ایک کی دستگیری فرماتے رہے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ دیگر بزرگانِ دین بیعت کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں جبکہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ایک کو دائرہ بیعت میں داخل فرما رہے ہیں۔

مولانا ضیاء الدین برنی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم مکاشفہ میں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مولانا ضیاء الدین تم مجھ سے ہر سوال کرتے ہو لیکن یہ سوال نہیں کیا کہ میں بلا تحقیق ہر ایک کو مرید کیوں کرتا ہوں؟ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر میں کانپ اٹھا اور فوراً قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کی کہ حضور یہ وسوسہ میرے دل میں کھٹک رہا تھا اور حضور کو نورِ باطن سے اس کی آگاہی ہوگئی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا تو شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آگے سے قلم و دوات اور کاغذ اٹھا کر مجھے عنایت فرمایا اور کہا کہ میری جگہ بیٹھ کر تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنا خلیفہ مقرر کروں اور خلیفہ بنانے میں اپنے شیخ کی اجازت ضروری ہے۔ آج سے تم کو اجازت ہے کہ تعویذ لکھو اور جو مانگے اُس کو دو۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ جب سے میں نے تعویذ لکھنے شروع کیے اُس روز سے میری طبیعت میں کچھ ملال پیدا ہوا جس سے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نورِ باطن سے آگاہ ہو گئے۔ اُنہوں نے مجھے بلا کر فرمایا کہ نظام الدین! تم تھوڑی سی محنت سے ملول ہو گئے اُس وقت کیا کرو گے جب لوگ بکثرت تمہارے در پر آئیں گے اور ہر ایک مدعا ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان سن کر میں نے اُن کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کی حضور! اگرچہ شیخ الشیوخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں اور اس عظیم روحانی دولت سے سرفراز فرمانا چاہتے ہیں مگر مجھ غریب میں اتنی قوت کہاں کہ اس مرتبہ کو پہنچ سکوں۔ مجھے صرف شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم ہی کافی ہے۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا نظام الدین! تم نہیں جانتے کہ اس خرقہ کو روزِ ازل سے ہی تمہارے قد پر موزوں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو عشق، عقل، علم اور حلم میں کمال عطا فرمایا ہے اور جس میں یہ چاروں صفات موجود ہوں وہ خلافت و مشائخ کے لائق ہے اور اس منصب کا حق بخوبی ادا کر سکتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے اس بھاری ذمہ داری سے عاجز فرمائیں۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری بات سن کر مجھے قبلہ رو بیٹھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ بیٹا نظام الدین! اگر تم جانتے ہو کہ روزِ محشر اس بندہ فرید کو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہو گی تو یقین رکھو کہ جب تک تمہارے کل مرید جنت میں داخل نہ ہوں گے میں خود بھی جنت میں قدم نہ رکھوں گا۔

مولانا ضیاء الدین برنی کہتے ہیں کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات کہہ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ میرے شیخ ایسے بزرگ ہیں جن کی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ محبوبانِ خدا میں سے ہیں۔ پس اُنہوں نے میرے

مریدوں کے حق میں جو عہد فرمایا ہے تو پھر میں اپنا ہاتھ مخلوقِ خدا سے کیوں روکوں۔

پھر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھ کو خلافت اس طرح دی گئی ہے اور ضیاء الدین! جب سے میں نے لوگوں کو مرید کرنا شروع کیا ہے تو لوگوں نے گناہ ترک کر دیئے ہیں اور اصلاح وتقویٰ کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ اگر میں لوگوں کر مرید کرنے میں تامل کا اظہار کروں تو یہ لوگ نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم ہو جائیں۔

تربیت کا اصول:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب میں اجودھن شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں موجود تھا تو میرے کپڑے بوسیدہ اور میلے ہو گئے تھے جن کو دھونے کے لئے میرے پاس صابن بھی میسر نہ تھا۔ ایک طالب علم جو کہ دہلی میں میرے ساتھ پڑھتا تھا وہ مجھ کو ملا۔ اُس نے نہایت افسوس سے کہا کہ مولانا یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ اگر تم دہلی میں ہوتے تو مجتہد زمانہ ہوتے اور تمہارے پاس مال و دولت بے حساب ہوتا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس کو کوئی جواب نہ دیا۔ جب میں شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ اگر تم کو کوئی دوست ملے اور تمہارا حال دریافت کرے تو تم اُس کو کیا جواب دو گے؟ میں نے عرض کی کہ جو پیر و مرشد کا حکم ہوگا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی حال دریافت کرے تو تم اُس کو یہ شعر سنا دینا۔

نہ ہمراہی تو مرا راہ خویش گیر برد
ترا سعادتے بادا مرا نگون ساری

نیز حکم فرمایا کہ باورچی خانے سے ایک کھانے کا خوان لے کر اپنے اس دوست

کے پاس جاؤ۔ میں شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کے مطابق کھانے کا ایک خوان لے کر اپنے اُس دوست کے پاس پہنچا جو کہ ایک سرائے میں مقیم تھا۔ اُس نے مجھے دیکھتے ہی دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمہارے لئے یہ کھانا بھیجا ہے اور جو باطن تم نے مجھ سے پوچھی تھی اُن کو وہ بات نورِ باطن سے معلوم ہوگئی اور اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ذیل کا شعر اُسے سنادو۔

نہ ہمراہی تو مرا راہ خویش گیر برد
ترا سعادتے بادا مرا نگون ساری

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شعر سن کر میرا وہ دوست شرمندہ ہوگیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں لے جاؤ۔ مین نے اُس سے کہا کہ تم پہلے کھانا کھالو۔ چنانچہ اُس نے کھانا کھایا اور میں اُسے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لے گیا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے قدم بوسی کی اور شرف بیعت وارادت سے سرفراز ہوا۔

فتوحات کا دروازہ کھلنا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بدایوں سے دہلی آیا تو ایک شخص کمبل کا کرتہ پہنے اور سر پر دستار پہنے ہوئے مجھے راستے میں ملا۔ مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ کوئی مست ہے۔ میں نے اُس کو سلام کیا تو وہ مجھ سے بغلگیر ہوگیا اور میرے سینہ کو سونگھ کر کہنے لگا کہ مجھے تمہارے سینہ سے اسلام کی خوشبو آتی ہے۔ اتنا فرما کر وہ مست ایک جانب چلا گیا اور میں اُس سے یہ بھی نہ پوچھ سکا کہ وہ کون ہے؟

ایک مرتبہ وہ میری خانقاہ میں آیا اُس وقت دسترخوان بچھا ہوا تھا۔ اُس مست نے سلام کیا اور دسترخوان پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ مست اٹھ کر چلا گیا۔ میں نے مریدوں سے دریافت کیا کہ اس شخص نے کچھ کھایا پیا بھی ہے یا نہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اُس نے چار روٹیاں اور قدرے شوربہ لیا ہے۔ کھانے لینے کے بعد وہ شخص خانقاہ کے سامنے بلندی پر جا

کر بیٹھ گیا اور کھانا شروع کر دیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُن دنوں خانقاہ میں نہایت عسرت تھی اور انتہائی تنگدستی سے گزارہ ہو رہا تھا۔ وہ مست کھانا کھا کر چلا گیا۔ راستے میں اُسے میرے ایک معتقدین مولانا عمر ملے۔ اُس مست نے مولانا عمر کو بارہ جتیل دیئے کہ وہ مجھے دے دے۔ مولانا عمر نے وہ بارہ جتیل لا کر مجھے دے دیئے۔ اُس دن سے میری خانقاہ میں فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔

امدادِ غیبی:

حضرت نور الدین ملک یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید کے پاس گھوڑی تھی۔ ایک رات اُس مرید نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نور الدین ملک یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس سے فرما رہے ہیں کہ تم یہ گھوڑی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کر دو۔ چنانچہ وہ مرید اگلے دن صبح کو وہ گھوڑی لے کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ گھوڑی پیش کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ گھوڑی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مرید واپس چلا گیا۔

رات کو خواب میں دوبارہ حضرت نور الدین ملک یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس مرید کو حکم دیا کہ وہ گھوڑی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کر دے۔ وہ مرید اگلی صبح پھر حاضر خدمت ہوا اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے شیخ نے تمہیں حکم دیا اور تم اُس کی تعمیل کر رہے ہو۔ جب میرے شیخ مجھے حکم کریں گے میں اس کو قبول کر لوں گا۔

رات کو خواب میں ایک مرتبہ پھر اُس مرید کو حضرت نور الدین ملک یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت نور الدین ملک یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم یہ

گھوڑی کہہ کر پیش کرنا کہ مجھے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشارہ فرمایا تھا اس لئے میں یہ گھوڑی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔ چنانچہ وہ مرید اگلی صبح پھر حاضر خدمت ہوا اور ساری بات بیان کردی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے امدادِ غیبی سمجھ کر قبول کرلیا۔ بعدازاں وہ گھوڑی میں نے اپنے بھانجے حضرت خواجہ محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دی۔

دعا کی برکت:

تذکرۃ الاتقیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں فاقہ کی کیفیت تھی۔ شیخ الشیوخؒ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ نظام الدین! آج کچھ چیز پکاؤ میں کھاؤں گا۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی وقت بازار تشریف لے گئے اور اپنی دستار مبارک ایک دوکان میں گروی رکھ کر کچھ لوبیا لے آئے۔

بعدازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ لوبیا پکایا اور شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کردیا۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بمعہ حلقہ یاران اس کو تناول فرمایا۔ کھانا کھانے کے بعد شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نظام الدین! تم نے لوبیا بہت اچھا پکایا ہے اور اس میں نمک بھی خوب ڈالا ہے۔ اللہ کرے کہ ستر من نمک روزانہ تمہاری خانقاہ میں خرچ ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا قبول فرمائی اور جب خانقاہِ نظامیہ کا آغاز ہوا اور فتوحات کے دروازے کھل گئے تو روزانہ ستر من نمک سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں استعمال ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ستر اونٹ روزانہ پیاز اور لہسن کے چھلکے باہر پھینکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نعمت باطنی کے ساتھ ساتھ نعمت ظاہری سے بھی سرفراز فرمایا جو بہت کم

کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

دنیا کی جاروب کشی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت خانقاہ کے صحن میں جاروب کشی کر رہی ہے۔ میں نے اُس عورت سے دریافت کیا کہ تو کون ہے اور خانقاہ میں کیا کر رہی ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی جاروب کشی کرتی ہوں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تیرا میرے گھر میں کیا کام تو میرے گھر سے نکل جا۔ میں نے اُس کو بہت مرتبہ کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا لیکن وہ نہ نکلی۔ بالآخر میں نے اُس کی گردن پر انگلی رکھ کر اُس کو دھکیل کر باہر نکال دیا۔ چنانچہ یہ اُس انگلی کے موافق اثرات ہیں جو میری خانقاہ میں ظاہر ہوئے ہیں۔

توکل:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں کئی روز سے فاقہ تھا اور کچھ فتوحات نہ آ رہی تھیں۔ اس دوران ایک معلم کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حال سے آگاہی ہوئی تو اُس نے چند جولاہوں سے اس کا ذکر کیا کہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ تمہارے محلے میں ایک بزرگ رہتے ہیں اور اُن کے ہاں کتنے دنوں سے فاقہ کشی جاری ہے اور تم کو اُن کے حال سے کچھ آگاہی نہیں۔ چنانچہ جولاہوں نے اُسی وقت کھانا تیار کیا اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس کھانے کو تناول فرمانا چاہا تو اُس دوران ایک جولاہے کے منہ سے نکل پڑا کہ اُس معلم پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم نے کیا کہا۔

اُس جولاہے نے معلم کی بابت بتا دیا کہ اگر وہ معلم ہمیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت سے آگاہ نہ کرتے تو ہم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حال سے کچھ واقفیت نہ رکھتے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ کلام سنا تو فرمایا کہ میں یہ کھانا ہرگز نہ کھاؤں گا۔ جولاہے پریشان ہو گئے اور عرض کرنے لگے کہ اگر کوئی غلطی ہو گئی تو معاف فرما دیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو کچھ کیا تم نے خود کیا اب اس کھانے کو لے جاؤ اور خود کھا لو مجھ کو رزاق کسی واسطے کے بغیر رزق پہنچائے گا۔

بہشتی دروازہ:

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں موجود تھے۔ جب شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصیت کی کہ میرے تمام تبرکات نظام الدین کو دے دینا اور وہی میری قبر کی تعمیر بھی کریں گے۔ چنانچہ بعد از وصال شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بطورِ امانت مدفون کیا گیا۔ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی سے اجودھن تشریف لائے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین کی جہاں آج کل مزارِ پاک موجود ہے۔ پھر ایک چھوٹا سا حجرہ بنوایا جس میں دو دروازے رکھے۔ ایک دروازہ شرقی جانب اور دوسرا جنوب کی جانب ہے۔

جنوبی دروازہ کی تعمیر کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دروازہ میں کھڑے تھے کہ یکایک وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی وجدانی کیفیت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی اس دروازے سے داخل ہو گا وہ بہشت میں داخل ہو گا اور امن پائے گا۔ چنانچہ اُسی دن سے بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہوا۔ بہشتی دروازہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک پر

کھولا جاتا ہے۔

اشارۂ غیبی:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میرے دل پر یہ شعر القاء ہوا۔

ور نہ مانیم عذر ما بپذیر
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ
گر مجانیم زندہ برد وزیم
سامنے کز فراق چاک شدہ

اس دوران ایک عورت میرے سامنے آ گئی اور عرض کرنے لگی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ شعر پڑھنا چاہیے۔ بعدازاں جب میں نے حاضرین سے اُس عورت کی بابت دریافت کیا تو قاضی اشرف الدین نے کہا کہ حضرت! وہ دنیا ہے جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔

عظمت و کرامت کے نقارے:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام عالم میں شہرت اور جلوہ گری عنایت فرمائی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت و کرامت کے نقاروں کی آواز سے تمام عالم میں پہنچا دی۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار علماء و فضلاء اور لوگ جوق در جوق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور حلقہ بگوش ہوئے۔

اشرفیوں کا برآمد ہونا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تعلیم حاصل

کرنے کے لئے موجود تھا اُن دنوں ایک مرتبہ مسجد میں کوئی موجود نہ تھا۔ میں نے سانپوں کے بولنے کی آواز سنی۔ اس دوران میری نظر ایک سنہری رنگ کے سانپ پر پڑی۔ میں نے اُس کو پکڑنے کے خیال سے اپنی دستار اُس کے اوپر ڈال دی۔ جب دستار کو اٹھایا تو وہاں سانپ کی جگہ بے شمار اشرفیاں موجود تھیں۔ میں نے اپنی دستار کو اٹھالیا اور اشرفیوں کو وہیں پڑا رہنے دیا۔

اللہ کی جانب:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب خانقاہ میں فقر وفاقہ کا دور تھا تو ایک شخص خانقاہ میں آیا اور صورتِ حال کا معائنہ کرنے کے بعد کہنے لگا کہ میں علم کیمیاء جانتا ہوں اور سونا بنانے کا کاریگر ہوں۔ اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم ہو تو خادمانِ خانقاہ میں سے کسی کو یہ علم سکھادوں تاکہ فقر وفاقہ دور ہو جائے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی بات سنی تو تبسم فرمایا اور کہا کہ عزیزم! مجھ کو تیری دولت سے کچھ کام نہیں ہے۔ میرا جانا اللہ کی طرف سے ہے اور اُس کے سوا باقی سب ہوس ہے۔

اہل دنیا اور دنیا سے نفرت:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بے شمار فتوحات اور نذرانے آتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باوجود اس کے ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میرا تعلق اہل دنیا اور دنیا سے کچھ نہیں ہے۔ جب تک فتوحات تقسیم نہ ہو جاتیں اُس وقت تک بار بار دریافت فرماتے تھے کہ کچھ باقی تو نہیں بچا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل دنیا اور دنیا سے نفرت ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ سب شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی برکت ہے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے تھوڑی سی دنیا کی بھی درخواست کی تھی۔

در حجرہ فقر بادشاہے
در عالم دو جہاں پناہے
شہنشاہ بے سر و بے تاج
شاہانس بخاکپائے محتاج

شانِ بزرگی:

سیر الاولیاء میں مذکور ہے کہ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علماء زہداء اور دیگر لوگ ملاقات کے لئے تشریف لاتے۔ اس دوران کسی کی بھی اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ سر اونچا کر کے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرۂ مبارک دیکھ سکے۔

مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ جب ہم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے تو ہماری اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ سر اونچا کر کے اُن کی جانب دیکھ سکیں۔

خواہاں بادہ خوردن من جرعہ خوار ایشان
ہر جرعہ کہ خوردہ سر بر زمین نہادہ

❖❖❖

غیاث پور میں آمد اور خانقاہ کی تعمیر

۶۵۹ھ سے لے کر ۶۷۰ھ تک سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں مختلف مکانوں میں قیام فرماتے رہے۔ سیر الاولیاء میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حوض رانی کے پاس ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ اس باغ کا نام حسرت باغ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں دو رکعات نفل ادا کئے اور مناجات مین مشغول ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ باری تعالیٰ! میں اپنی مرضی سے کہیں نہیں رہنا چاہتا جس جگہ میرے دین اور دنیا کی خیریت ہو مجھے اُس جگہ پہنچا دے۔ اس دوران مجھے غیب سے آواز سنائی دی کہ تم غیاث پور چلے جاؤ۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غیاث پور سے واقف نہ تھے کہ یہ جگہ کس شہر میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی شش و پنج میں اپنے ایک دوست کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر والوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ وہ دوست غیاث پور گیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوست کی واپسی پر اُس سے غیاث پور کا پتہ معلوم کیا اور غیاث پور تشریف لے گئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب غیاث پور تشریف لائے تو اُس وقت یہ موضع آباد نہ تھا۔ اُس وقت غیاث پور میں چھپر کے مکان تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیگر مریدوں کے ہمراہ چھپروں کے مکان پر کرائے پر لئے اور رہائش اختیار کی۔ موضع غیاث پور اُس وقت دریائے جمنا کے کنارے آباد تھا۔ مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے یہاں پر ایک بہت

بڑی خانقاہ تعمیر کروائی جو آج تک موجود ہے۔

یہ خانقاہ تین منزلہ عمارت تھی جس میں بے شمار حجرے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء اور دیگر مریدین ان حجرہ میں رہائش پذیر تھے۔

خانقاہ کی تعمیر:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے غیاث پور آمد کے بعد بھی کوئی مکان خریدنے کی کوشش نہ کی۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے غیاث پور میں سکونت اختیار کی تو مریدین اور دیگر خلفاء نے عرض کیا کہ خانقاہ کہ تعمیر ہونی چاہئے مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات سے انکار کر دیا۔ایک مرتبہ مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص مریدوں میں سے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ حضور! میری دلی تمنا ہے کہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے خانقاہ کی تعمیر کرواؤں تاکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مریدین و مخلصین آرام سے عبادت کر سکیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات سے انکار کر دیا۔مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے خواجہ اقبال اور سیّد حسن سے جو کہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند تھے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منظورِ نظر تھے اُن سے اس معاملے میں سفارش کی درخواست کی۔ جب ان لوگوں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور سفارش کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس جگہ ایک راز ہے جس کے سبب میں یہاں خانقاہ کی تعمیر کی اجازت نہیں دے رہا۔ یہ وہ راز ہے کہ جو اس زمین پر کسی بھی خانقاہ کی تعمیر کرے گا وہ زندہ نہ رہے گا۔

مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک کو جب پتہ چلا تو وہ حاضر خدمت ہوئے اور قدم بوسی کے بعد فرمایا کہ حضور! مجھے اپنی زندگی اتنی عزیز نہیں کہ میں اس کی خاطر آپ رحمتہ

اللہ تعالیٰ علیہ کے آرام کی کوشش نہ کروں۔ اگر میں زندہ نہ رہا تو کوئی بات نہیں مگر اللہ تعالیٰ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سایہ مسلمانوں کے سر پر سایہ فگن رکھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے خانقاہ کی تعمیر کی اجازت فرما دیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک کی ضد کے آگے مجبور ہو کر اجازت مرحمت فرما دی اور فرمایا کہ تم اپنی موت کو خود اختیار کرنا چاہتے ہو۔ یہ خانقاہ جو تم تعمیر کروانا چاہتے ہو اس کا کام ایک ماہ میں مکمل کروا لینا۔ چنانچہ خانقاہ کی تعمیر ایک ماہ میں مکمل ہوئی۔

سیر الاولیاء میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ موضع کیلوکھری میں جامع مسجد کے نزدیک رہائش پذیر تھے اور ہر شب جمعہ کو جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے اس مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔ نمازِ جمعہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غیاث پور تشریف لے جاتے۔ جب خانقاہ کی تعمیر مکمل ہوئی تو مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک نے محفل سماع کا اہتمام کیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مریدان بھی اس محفل میں موجود تھے۔ سماع کے دوران مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک پر ایسی وجدانی کیفیت طاری ہوئی کہ انہوں نے والہانہ اپنا سر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زانوؤں پر رکھا اور واصل بحق ہوئے۔

خانقاہ کی عمارت:

خانقاہ نظامیہ تین منزلہ عمارت ہے جس میں بے شمار حجرے ہیں جہاں پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء اور مریدین قیام پذیر رہے۔ خانقاہ میں ایک بہت بڑا صحن ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا تھا۔ خانقاہ کی دوسری منزل میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹھنے کے لئے جگہ مخصوص تھی جو کہ سنگ سرخ سے تعمیر کی گئی تھی۔ تیسری منزل میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کی عبادت گاہ اور رہائش کے لئے حجرے موجود تھے۔ چھت پر گرمی کے موسم میں آرام کرنے کے لئے ہشت پہل چبوترہ تعمیر کیا گیا تھا۔ ہشت پہل چبوترہ کے سامنے ایک بڑی چھت موجود ہے جس پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شب بیداری کیا کرتے تھے۔ خانقاہ کے شمال میں کئی اور مکانات بھی تعمیر ہوئے جہاں پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقرباء اور مخدوم زادے اور خلفاء خاص قیام پذیر رہے۔ خانقاہ کے ساتھ ایک اور عمارت بھی تعمیر کی گئی جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کتب خانہ تھا اور اسی جگہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اور یہیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک تعمیر ہوا۔ اسی کتب خانے کے صحن میں مولانا ضیاء الدین وکیل عماد الملک کی قبر بھی موجود ہے۔

خانقاہ کی ابتدائی حالت:

سیر العارفین میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ابتداء میں نہایت ہی فقر و فاقہ اور تنگدستی کا عالم تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ارادت میں سب سے پہلے حضرت مولانا برہان الدین غریب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت عطا ہوئی۔ حضرت مولانا برہان الدین غریب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دکن کی خلافت ملی اور شہر برہان پور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے آباد ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک دولت آباد میں ہے۔ اس کے بعد حضرت مولانا کمال الدین یعقوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت عطا ہوئی اور انہیں گجرات کی خلافت ملی۔ شہر پٹن میں حوض شمس لنگ کے پاس آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

ابتداء میں یہ دونوں بزرگ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس خانقاہ میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول ہوئے۔ ایک مرتبہ چار روز تک کوئی فتوحات نہ آئیں کہ جس سے روزہ افطار کیا جا سکتا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں ایک بوڑھی عورت رہتی تھی جو کہ چرخہ

کات کر مزدوری کرتی اور اُس سے غلہ خرید کر روزہ افطار کرتی تھی۔ یہ بوڑھی عورت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نہایت عقیدت رکھتی تھی۔ یہ بوڑھی عورت آدھ سیر آٹا لے کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مولانا کمال الدین یعقوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ اس آٹے کو ہنڈیا میں ڈال کر اور اس میں کچھ پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو شاید کوئی مہمان آجائے۔

حضرت مولانا کمال الدین یعقوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد کے حکم پر ایسا ہی کیا اور ہنڈیا چولہے پر رکھ دی۔ اس دوران ایک کمبل پوش درویش آیا اور کہا کہ اے شیخ! اگر کچھ ہو تو میرے پاس لائیے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ درویشوں کا کام شفقت کا ہے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائیں ہنڈیا پک رہی ہے۔ درویش نے کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خود اٹھئے اور ہنڈیا میرے پاس لے آیئے۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور آستین مبارک ہاتھ میں لپیٹ کر ہنڈیا کو اٹھایا اور درویش کی خدمت میں لے آئے۔

اُس درویش نے ہنڈیا میں ہاتھ ڈالا اور کھانا شروع کر دیا۔ ہنڈیا اُس وقت جوش مار رہی تھی مگر وہ درویش برابر اُس میں ہاتھ ڈال کر کھاتا رہا۔ جب درویش کھانا کھا چکا تو اُس نے وہ ہنڈیا سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے لے کر توڑ دی۔ ہنڈیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اُس درویش نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نظام الدین! شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تم کو نعمت باطنی عطا فرمائی ہے تمہاری فقر ظاہری کی دیگ کو میں نے توڑ دیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ درویش نظروں سے غائب ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بے شمار فتوحات اور نذرانے کثیر تعداد میں آنا

شروع ہو گئے اور خانقاہ میں کبھی بھی فقر و فاقہ کی کیفیت نہ ہوئی۔

خیر المجالس میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں فتوحات بے حساب آتی تھیں لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مغرب تک سب کچھ فقراء اور مساکین پر خرچ کر ڈالتے تھے۔ جو شخص قلیل مقدار میں لے کر حاضر ہوتا وہ کثیر مقدار میں لے کر جاتا تھا۔ اگر کسی روز کبھی شام تک فتوحات ختم نہ ہوتیں تو دل بے قرار ہو جاتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تصرف کی شان یہ تھی کہ ہمہ وقت حاجت مندوں کا ہجوم خانقاہ میں رہتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستور یہ تھا کہ بروزِ جمعہ خانقاہ میں جاروب کشی کرواتے اور اس دوران جو بھی مال و اسباب ہوتا وہ سب فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ مال و اسباب کی تقسیم کے بعد نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جاتے۔

جود و عطاء:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب کسی کو کچھ مرحمت فرمانا ہوتا تو یہ نہ فرماتے کہ اسے فلاں چیز دے دو اور فلاں چیز نہ دو بلکہ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ارشاد فرماتے کہ ان کو کچھ دے دو۔ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھیلے میں ہاتھ ڈالتے اور مٹھی بھر کر اُس شخص کو دے دیتے۔ اب یہ اُس شخص کی قسمت ہوتی کہ اُس کی تقدیر میں اشرفیاں لکھی تھیں یا روپیہ۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بخشش عام تھی اور جس کسی پر اگر خاص توجہ فرماتے تو اُس کی ساتوں پشتیں فکر دنیا سے آزاد ہو جاتیں۔

خانقاہِ نظامیہ میں یہ معمول تھا کہ جب بھی کسی عرس کا موقع ہوتا تو بلا امتیاز ہر شخص کو کھانا اور نقدی فراہم کی جاتی۔ ایک مرتبہ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم خاص تھے ایک عورت کو ایک روپیہ نقد اور ایک خوراک کھانا بھیجا حالانکہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین

اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے اُس عورت کا وظیفہ دو خوراک کھانا اور دو روپیہ نقد مقرر تھا۔ جب وہ خوراک اور روپیہ اُس عورت کے پاس پہنچا تو اُس عورت نے لانے والے سے کہا کہ ضرور تم نے میرا باقی وظیفہ چرایا ہے۔ اُس شخص نے ہر چند یہ کہا کہ مجھے خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہی دے کر بھیجا ہے۔ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام صورتحال کے بارے میں معلوم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ اُس عورت کو ایک خوراک اور ایک روپیہ اور بھجوادو وہ عورت بیچاری غریب ہے۔

تاریخ ہندی میں مرقوم ہے کہ خانقاہِ نظامیہ میں تین ہزار علماء وفضلاء علاوہ مریدین اور طالب علم اور دو سو قوال ہمہ وقت موجود رہتے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ سے ہی اُن کا گزر بسر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ بے شمار لوگ ایسے تھے جو کہ گرد و نواح اور دور دراز کے علاقوں سے آتے تھے جن کی ذمہ داری بھی خانقاہِ نظامیہ پر تھی۔

جوامع الکلم میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کے نزدیک ایک عورت کنویں سے پانی بھر رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ تم دریا کے کنارے پر کنویں سے پانی نکالنے کی زحمت کیوں کر رہی ہو اسے دریا ہی سے بھر لو۔ اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند نہایت غریب آدمی ہے اور ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ دریا کا پانی بھوک بڑھاتا ہے اس لئے ہم کنویں کا پانی پیتے ہیں۔ اُس عورت کی بات سن کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زار و قطار رو پڑے اور خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ اس عورت کے گھر کا خرچ اب خانقاہ کے ذمہ ہے تاکہ یہ کنویں کا پانی نہ پئیں۔

ایک مرتبہ نہایت گرمی کے موسم میں غیاث پور میں آگ بھڑک اٹھی اور بہت سے لوگوں کے مکانات جل گئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ دیکھا تو بہت روئے۔ جب آگ بجھ گئی تو خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم

دیا کہ جتنے مکان جلے ہیں اُن کی گنتی کرو اور ہر مکان میں دو خوان کھانا اور دو مٹکے پانی اور دو اشرفیاں پہنچا آؤ۔ یاد رہے کہ اُس زمانہ میں دو اشرفیوں سے بہت بڑا مکلف چھپر بندھتا تھا اور دو خوان کھانا کثیر جماعت کے لئے کافی تھا۔

کتاب جوامع الکلم میں ہی منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا تو ایک کم سن بچہ جس کا نام خواجہ عزیز تھا حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بزاروں کا اسباب دے رہے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کر خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ اقبال! تم نے خوب دوکان لگائی ہے۔ پھر خود اپنے ہاتھوں سے تمام بزاروں میں ایک ایک کپڑا تقسیم فرما دیا۔ جو بچ گئے وہ سب فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔

نفحات الانس میں منقول ہے کہ ایک سوداگر دہلی سے ملتان جا رہا تھا کہ راستہ میں لٹیروں نے اُس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ وہ سوداگر نہایت پریشانی کے عالم میں ملتان پہنچا اور عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور! میں دہلی واپس جانا چاہتا ہوں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نہایت مہربانی ہوگی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں میری سفارش کا ایک پروانہ عطا فرما دیں کہ وہ میرے حال پر نظر کرم فرمائیں اور مجھے دوبارہ تجارت کے لئے سرمایہ عطا فرمائیں۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سوداگر کے حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک رقعہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تحریر فرما دیا۔ جب وہ شخص وہ رقعہ لے کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دہلی پہنچا تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ کل چاشت تک

جو بھی فتوحات آئیں وہ اس شخص کو دے دینا۔ چنانچہ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص کو اپنے پاس بٹھالیا اور جو بھی فتوحات آتی گئیں وہ اُس شخص کے حوالے کرتے گئے۔ یہاں تک کہ اگلے دن چاشت تک اُس سوداگر کے پاس بارہ ہزار روپے اکٹھے ہو گئے۔ اُس نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور رخصت ہو گیا۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی باز پرس:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ مبارک کے اندر قیلولہ فرما رہے تھے ایک شخص خانقاہ میں داخل ہوا۔ خانقاہ میں اُس وقت کوئی شے موجود نہ تھی اس لئے خدام نے اُس شخص کو واپس کر دیا۔ اسی وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر گھر میں کوئی شے موجود نہ بھی ہو تو آنے والے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے کہ کہاں سے آیا ہے؟ نہ کہ اُس کو خستہ دل کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اس بارے میں خدام سے دریافت کیا تو اُن کو معلوم ہوا کہ ایک مفلوک الحال شخص آیا تھا جو کہ بغیر دادرسی کے روانہ کر دیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے اس بارے میں مجھ سے باز پرس کی۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معمول بنالیا کہ جب بھی قیلولہ سے بیدار ہوتے تو سب سے پہلے دریافت کرتے کہ کوئی آیا تو نہیں تھا۔ پھر نمازِ ظہر کے بعد جو بھی آیا ہوتا اُن کو بلاتے اور اُن کی دل جوئی فرماتے۔

حاسدوں کا حسد

سلطان علاؤ الدین خلجی کو بہکانا:

سلطان علاؤ الدین خلجی کے وزراء اور نام نہاد علماء نے سلطان علاؤ الدین خلجی کو بہکانا شروع کر دیا۔ اُن کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بڑھتی ہوئی شہرت اور عزت سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا اور وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نقصان پہنچانے کی کوئی بھی صورت ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ اُنہوں نے سلطان کو بہکایا کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت مقتدائے عالم بنے ہوئے ہیں اور لوگ اُن سے اس قدر عقیدت رکھتے ہیں کہ وہ اُن کے در کی خاک کو اپنے سر کا تاج تسلیم کرتے ہیں اور اُن کے دستر خوان پر ہمہ اقسام کے کھانے پکتے ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں مکاری سے سلطنت حاصل نہ کر لیں کیونکہ ماضی میں اکثر لوگ اسی طریقے سے سلطنت حاصل کرتے رہے ہیں۔

سلطان علاؤ الدین خلجی عاقل شخص تھا۔ اُس نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تا کہ معلوم ہو سکے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دنیاوی اُمور کی جانب کس قدر مائل ہیں۔ سلطان نے عریضہ میں لکھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام عالم کے مخدوم ہیں اور دین و دنیا کی ہر حاجت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے در پر پوری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اس مملکت کا اختیار مجھے دیا ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو روحانی شہنشاہیت عطا فرمائی ہے لہٰذا بندہ یہ عرض

کرتا ہے کہ اگر مجھے کبھی دنیاوی کام میں کوئی مشکل درپیش ہو تو میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کروں تا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے میری اور سلطنت کی خیریت ہو۔ پس چند باتیں پیش خدمت ہیں ان کا تسلی بخش جواب دے کر مجھے مشکور فرمائیں۔

آسائش خلائق و آرائش جہاں
در طلعت مبارک درائے متین تست

جب عریضہ مکمل ہو گیا تو سلطان علاؤ الدین خلجی نے اپنے بیٹے خضر خاں جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا کہ ہاتھ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ خضر خاں نے حاضر خدمت ہو کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور وہ عریضہ پیش کیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عریضہ ملاحظہ فرمایا تو حاضرین مجلس سے فرمایا کہ ہم فاتحہ پڑھتے ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خضر خاں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں درویش ہوں مجھے بادشاہوں کے کام سے کیا مطلب۔ میں شہر سے باہر ایک کونے میں بیٹھا ہوں اور بادشاہ سمیت دیگر جملہ مسلمانوں کے لئے دعا گو ہوں۔ اگر اس قسم کی بات بادشاہ نے دوبارہ کہی تو میں اس جگہ سے چلا جاؤں گا۔ اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے۔

خضر خاں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب سلطان علاؤ الدین خلجی کو پہنچا دیا۔ سلطان علاؤ الدین خلجی جواب سن کر خوش ہوا اور کہا کہ میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطنت سے کوئی غرض نہیں۔ پھر اُس نے ایک معافی نامہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ میں آپ

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ادنیٰ غلام ہوں اگر مجھ سے کوئی قصور ہوا ہے تو اُس کو معاف فرمادیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں قدم بوسی کی سعادت حاصل کروں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں آنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ میں غائبانہ دعا میں مشغول رہوں گا اور غائب کی دعا زیادہ اثر رکھتی ہے۔ نیز اگر بادشاہ نے خانقاہ میں آنے کی کوشش کی تو اس خانقاہ کے دو راستے ہیں بادشاہ ایک دروازے سے آئیں گے تو میں دوسرے دروازے سے باہر چلا جاؤں گا۔

سلطان علاؤالدین خلجی کی عقیدت:

سیر العارفین میں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سماع سنتے تھے تو اُس وقت حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امیر حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دائیں طرف تشریف فرما ہوتے تھے۔ خواجہ مبشر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بائیں جانب تشریف فرما ہوتے تھے۔ خواجہ مبشر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خوش آواز تھے اور حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امیر حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علم موسیقی میں عدیم المثل تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے قوال خانقاہ سے وظیفہ پاتے تھے۔ جب سماع کی مجلس شروع ہوتی تھی تو حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غزل شروع کرتے تھے اور جس شعر پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وجدانی کیفیت طاری رہتی تو سب اُس شعر کی تکرار کرتے تھے۔

ایک مرتبہ سلطان علاؤالدین خلجی نے اپنے معتمد خاص قنبر بیگ کو جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا اُس کو کہا کہ جس شعر پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وجد آئے تم وہ شعر لکھ کر میرے پاس لانا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ذیل کے اشعار پر وجد طاری ہوا

تو قنبر بیگ یہ اشعار لکھ کر سلطان علاؤ الدین خلجی کے پاس گیا۔ سلطان علاؤ الدین خلجی نے جب یہ اشعار پڑھے تو ان کو آنکھوں سے لگایا۔

پیش منما جمال جان افروز
در نمودی برد پسند بسوز
آن جمال تو چیست مستی تو
دان سپند تو چیست ہستی تو

قنبر بیگ نے عرض کی سلطان! مجھ کو تعجب ہے کہ آپ کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قدر عقیدت ہے اس کے باوجود آپ اُن کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتے اس کی وجہ کیا ہے؟

سلطان علاؤ الدین خلجی نے کہا کہ قنبر بیگ! میں دنیا کی آلودگیوں سے بھرا ہوا ہوں مجھے اُن کی خدمت میں خاضر ہوتے ہوئے شرم آتی ہے۔ تم میرے دونوں بیٹوں خضر خاں اور شادی خاں کو اُن کی خدمت میں لے جاؤ اور اُن کا مرید کروادو۔ چنانچہ قنبر بیگ نے ایسا ہی کیا اور خضر خاں اور شادی خاں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت وارادت میں شامل ہوئے۔

سلطان قطب الدین خلجی کی عداوت:

خیر المجالس میں منقول ہے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حسد کرنے والے بہت سے علمائے ظاہر اُس وقت سلطان قطب الدین کے دربار میں موجود تھے جو کہ ہمہ وقت سلطان کے آگے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بدگوئیاں کرتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ان حاسدین نے سلطان قطب الدین سے کہا کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو بُرا بھلا کہتے ہیں حالانکہ آپ اُن کی خدمت میں نذر و نیاز بھی بھیجتے ہیں اور اُن کی خانقاہ میں جو رونق ہے وہ آپ ہی کی بدولت ہے۔ اس طرح کی کئی اور باتیں کر کے ان لوگوں نے سلطان کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

خلاف بھڑکا دیا اور اُس ناعاقبت اندیش سلطان نے غرور میں آ کر حکم دیا کہ اب ہمارے لشکر اور دربار میں سے کوئی بھی شخص اُن کی خدمت میں حاضر نہ ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی نذر و نیاز پیش کرے گا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر حکم دیا کہ دسترخوان کو مزید وسیع کر دو اور ایک تعویذ لکھ کر بھی دیا کہ اس کو ایک طاق میں رکھ دو۔ جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو بسم اللہ پڑھ کر اس طاق میں ہاتھ ڈال کر نکال لینا۔

چشتیہ بہشتیہ میں مذکور ہے کہ سلطان قطب الدین کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو اُس کی دلی عداوت میں مزید اضافہ ہو گیا اور اُس نے شہر بھر میں منادی کروا دی کہ کوئی بھی دوکاندار یا شخص حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کسی خادم یا مرید کو کسی بھی قسم کی کوئی شے فروخت نہ کرے گا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خدام اور مریدین کو حکم دیا کہ تمہیں جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو تم شہر نظام آباد چلے جاؤ۔ خدام اور مریدوں نے عرض کیا کہ حضور! ہم نے اس نام کا شہر گردونواح میں کہیں نہیں دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم دریائے جمنا کے پاس چلے جاؤ تمہیں شہر نظام آباد ملے گا۔

چنانچہ خدام بحکم پیر و مرشد دریائے جمنا کے پار چلے گئے تو اُنہوں نے ایک شہر کو آباد دیکھا۔ شہر کی تمام دوکانیں آراستہ تھیں اور غلہ وغیرہ اور دیگر چیزوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ خدام نے ان دوکانوں سے اشیائے صرف خریدیں اور جب اُن کی ادائیگی کرنے لگے تو دوکانداروں نے پیسے لینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ بازار اللہ کا ہے اور یہاں جو کچھ بھی ہے وہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ پس تمہیں جو کچھ درکار ہے تم لے لو۔ خدام اب اکثر اشیائے صرف کے لئے اسی شہر میں آنے لگے۔

سلطان قطب الدین کو جب تمام حالات معلوم ہوئے تو بجائے اس کے کہ وہ حاضر ہو کر معذرت کرتا اُس کی دلی عداوت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کی برکت:

تذکرۃ الاتقیاء میں منقول ہے کہ سلطان قطب الدین کی عداوت اس قدر بڑھ گئی کہ ایک مرتبہ اُس نے شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے موقع پر شہر میں منادی کرا دی کہ کوئی دوکاندار کسی بھی قسم کی کوئی شے خدام حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔

جب عرس کے ایام شروع ہوئے تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسب دستور تمام لوگوں کو مدعو کیا۔ جب مجلس آراستہ ہو گئی تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدام پریشان ہو گئے کہ ہزاروں لوگ اکٹھے ہو گئے مگر کھانے کا کچھ انتظام نہیں ہے۔ چنانچہ جب مجلس ختم ہوئی اور دسترخوان بچھانے کا وقت آیا تو خدام نے دیکھا کہ دریائے جمنا میں کچھ کشتیاں سامان سے لدھی ہوئی آ رہی ہیں۔ جب وہ کشتیاں کنارے پر آ گئیں تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا کہ ان کشتیوں سے سامان اُتار لو۔ جب سامان اُتارا گیا تو اُن میں کھانے پینے کی اشیاء موجود تھیں۔ خدام نے وہ اشیاء دسترخوان پر سجانی شروع کر دیں۔ حاضرین مجلس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

سلطان قطب الدین خلجی کی ضرر رسانی:

چشتیہ بہشتیہ میں منقول ہے کہ ایک روز سلطان قطب الدین کا گزر خانقاہِ نظامیہ سے ہوا۔ خانقاہِ نظامیہ میں اُس وقت لوگوں کا ہجوم جمع تھا۔ اُس نے اپنے وزراء سے دریافت کیا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ وزراء نے عرض کی کہ یہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ ہے۔ سلطان قطب الدین نے اپنے وزراء سے کہا

کہ ان سے کہو کہ میری حکومت سے چلے جائیں یا پھر اپنی کوئی کرامت مجھے دکھائیں۔

اُن دنوں سلطان قطب الدین کو پیٹ میں تکلیف رہتی تھی۔ اس بات کے کہنے کے ساتھ ہی اُس کے پیٹ میں ایک مرتبہ پھر درد اٹھا اور وہ درد اتنا شدید ہوا کہ طبیبوں کے علاج کے باوجود اُس کو افاقہ نہ ہوا۔ جب تکلیف بڑھی اور کوئی دوا بھی مؤثر نہ ہوئی تو سلطان قطب الدین کی ماں خانقاہِ نظامیہ میں آئی اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدم بوسی کے بعد اپنے بیٹے کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اُسے صحت نصیب ہو۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر بادشاہ اپنی خاص مہر سے دہلی کی سلطنت اس فقیر کے نام لکھ دے تو وہ دعا کر دیں گے۔ چنانچہ سلطان قطب الدین کی ماں نے سلطنت کے کاغذات تیار کروا کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ کاغذ ملاحظہ فرمایا اور کہا کہ فقیر کے نزدیک دہلی کی سلطنت پیشاب کی مانند ہے۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا فرمائی تو سلطان قطب الدین تندرست ہو گیا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معتقد ہوتا اُس کی عداوت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا۔

سلطان قطب الدین خلجی کی ہلاکت:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان قطب الدین خلجی نے غیاث پور میں ایک نئی مسجد تعمیر فرمائی اور تمام علماء و فضلاء کو اس مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھنے کا حکم دیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے معتقدین کے علاوہ باقی تمام لوگ اس مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے گئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جامع مسجد کیلو کھڑی قدیم مسجد ہے اور ہماری خانقاہ سے نزدیک ہے اس لئے وہ مسجد نمازِ جمعہ کے لئے زیادہ حقدار ہے اس لئے ہم کسی

دوسری مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے نہیں جاسکتے۔

حاسدین نے سلطان قطب الدین کو بہکایا کہ بزورِ بازو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حاضر کیا جائے۔ سلطان قطب الدین نے فرمان جاری کیا کہ اگر حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئندہ حاضر نہ ہوں گے تو اُن کو بزورِ بازو حاضر کیا جائے۔

جب یہ خبر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بجائے کچھ کہنے کے اپنی والدہ ماجدہ کے مزار پر حاضری دی اور عرض کی اگر بادشاہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آیا تو میں آئندہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی خانقاہ میں واپس تشریف لے آئے۔ اس واقعہ کے کچھ روز بعد سلطان قطب الدین کو اُس کے محل میں خسرو خاں نے سر کاٹ کر محل سے نیچے پھینک دیا اور خود تخت نشین ہو گیا۔

خسرو خاں کا انجام:

کتب سیر میں منقول ہے کہ جب خسرو خاں تخت نشین ہوا تو اُس نے سلطان قطب الدین خلجی کی تمام اولاد کو قتل کر دیا اور خود قطب الدین کی بیوی سے شادی کر لی۔ تخت نشین ہونے کے بعد اُس نے علماء اور مشائخ کی خدمت میں تحفے ارسال کئے جن کو بہت سے مشائخ اور علماء نے قبول کر لیا۔ سیّد علاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ وحید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تحائف کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خسرو خاں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھی پانچ لاکھ روپے نذر بھیجے جن کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔

چار ماہ بعد غازی الملک نے شہر دیپالپور سے خسرو خاں پر فوج کشی اور اس کو قتل کر کے تخت نشین ہوا اور غیاث الدین تغلق کا لقب اختیار کیا۔ غیاث الدین تغلق نے اُن تمام

علماء اور مشائخ سے وہ تحائف واپس لے لئے جو خسرو خاں نے اُنہیں دیئے تھے۔ غیاث الدین تغلق نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی پانچ لاکھ روپوں کا مطالبہ کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ رقم بیت المال کی تھی اور میں نے مستحقین تک اُس کو پہنچا دیا۔

ہنوز دہلی دوراست:

سلطان غیاث الدین تغلق کو اُس کے اقرباء نے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی موجودگی اُس کی سلطنت کے لئے خطرہ ہے۔ سلطان غیاث الدین تغلق اُن دنوں بنگال کی مہم پر تھا۔ اُس نے بنگال سے ایک مکتوب لکھا جس میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ دہلی سے نکل جائیں۔

خواجہ احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلطان غیاث الدین تغلق کے میر عمارت تھے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے اُنہوں نے وہ مکتوب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ اس مکتوب کی پیشانی پر لکھ دو "ہنوز دہلی دوراست" یعنی دہلی ابھی دور ہے اور یہ خط اُس قاصد کو واپس کر دو کہ بادشاہ کو بنگال پہنچا دے۔

اُن دنوں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی باؤلی تعمیر ہو رہی تھی۔ سلطان غیاث الدین تغلق نے بنگال سے ایک مکتوب روانہ کیا جس میں حکم دیا گیا تھا کہ کوئی بھی دوکاندار سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں اور خدام کو تیل فروخت نہ کرے تاکہ وہ رات کی تاریکی میں کام جاری نہ رکھ سکیں۔ میں بنگال سے واپس آ رہا ہوں اور میں حکم دیتا ہوں کہ وہ میرے آنے سے پہلے دہلی چھوڑ دیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب سلطان غیاث الدین تغلق کے اس مکتوب کے بارے میں بتایا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ پھر فرمایا!

''ہنوز دہلی دوراست۔''

جب دوکانداروں نے سلطان غیاث الدین تغلق کے حکم کی وجہ سے تیل بیچنا بند کر دیا اور باؤلی پر کام بھی رُک گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ وہ باؤلی کی تعمیر میں دن رات حصہ لیں اور باؤلی بنانے کے دوران جو پانی نکلا تھا اُس کو کونڈوں میں بھر کر چراغ کی مانند روشن کریں۔ چنانچہ جب مریدوں نے بحکم پیر ومرشد اُس پانی کو آگ لگائی تو وہ پانی روشن ہو گیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ لوگوں کے محتاج نہیں ہیں۔

سلطان غیاث الدین تغلق کی ہلاکت:

جس دن سلطان غیاث الدین تغلق بنگال سے روانہ ہوا تو ولی عہد نے محمد شاہ تغلق نے دہلی شہر سے باہر ایک نیا شہر تغلق آباد کے نام سے آباد کرنے کا حکم دیا اور ایک نیا قلعہ بنانے کا حکم دیا تاکہ سلطان غیاث الدین تغلق کا دہلی شہر میں داخلے سے پہلے استقبال کیا جا سکے اور اس دوران وہ شہر سے باہر اس شہر میں قیام کریں۔ سلطان غیاث الدین تغلق کے قیام کے لئے شہر تغلق آباد میں ایک چوبی محل تین دن میں تیار کیا گیا۔

جب سلطان غیاث الدین تغلق اس محل میں پہنچا تو اُس کے لئے ایک شاندار دعوت کا انتظام کیا گیا۔ اس دعوت میں شہر بھر کے تمام امراء بھی شامل تھے۔ ولی عہد نے سلطان غیاث الدین تغلق کی خدمت میں ہاتھی بطور نذرانہ پیش کئے۔ ہاتھی جیسے ہی محل میں داخل ہوئے سارا محل زمین بوس ہو گیا اور سلطان غیاث الدین تغلق اپنے دیگر امراء کے ہمراہ اس محل کے ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گیا۔

یوں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول

پورا ہو گیا کہ ”ہنوز دہلی دور است“ یعنی دہلی ابھی دور ہے۔

سلطان محمد شاہ تغلق کی حکومت:

سلطان غیاث الدین تغلق کی ہلاکت کے بعد سلطان محمد شاہ تغلق تخت نشین ہوا۔ سلطان محمد شاہ تغلق ابتداء میں نیک اور رحم دل انسان تھا۔ اس نے ہی سب سے پہلے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر کروایا۔ بعدازاں یہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء اور مریدوں کے خلاف ہو گیا اور اس نے تمام خلفاء اور مریدوں بالخصوص حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ جس سال محمد شاہ تغلق تخت نشین ہوا اُسی برس سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس جہانِ فانی کوچ فرمایا۔ سلطان محمد شاہ تغلق ۲۷ سال حکمرانی کرنے کے بعد ٹھٹھہ کے مقام پر دریائے سندھ کے نزدیک بیمار ہو کر مرا۔ سلطان محمد شاہ تغل کے مرنے کے بعد اس کا بھتیجا فیروز شاہ تغلق تخت نشین ہوا۔

مجرد رہنے کی وجہ؟

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی تجرد میں گزاری۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مجرد رہنے کے کئی واقعے کتب سیر میں مذکور ہیں۔

اس ضمن میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک تہبند عطا فرمایا۔ جس وقت شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تہبند عطا فرمایا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تہبند اپنے پاجامے کے اوپر باندھنا شروع کر دیا۔ گھبراہٹ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ تہبند سے سرک گیا اور تہبند نیچے زمین پر گر پڑا۔

شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ

"نظام الدین! اپنا تہبند اس طریقے سے باندھو کہ روزِ محشر اس کو جنت کی حوریں ہی کھولیں۔"

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد کے اس قول کے پیش نظر اپنے آپ کو دنیاوی خواہشات سے دور کر لیا۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے اُن سے شادی نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے

فرمایا کہ میرے پیر و مرشد نے اور اُن کے پیر و مرشد اور اُن کے پیر و مرشد نے بھی نکاح کیا اور میں سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کا انکار نہیں کرتا لیکن میں اس فرمانِ الٰہی سے بھی ڈرتا ہوں کہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہوتی ہے۔ جب میں اس فرمانِ الٰہی کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں سنت کی پیروی میں نکاح تو کرلوں لیکن خدا کے فرائض سے غافل نہ ہو جاؤں اور اولاد کے فتنہ میں مبتلا ہو جاؤں۔ میرے پیر و مرشد اور اُن کے پیروں کا یہ کمال تھا کہ وہ کئی کئی شادیاں کرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے احکام و فرائض سے غافل نہ ہوئے لیکن میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔

احوال مجالس سماع

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب سماع سننے کا ارادہ کرتے تو معمول کی خوراک سے کم خوراک استعمال فرماتے۔ نمازِ اشراق کی ادائیگی کے بعد رونق افروز ہوتے اور اُس وقت حضرت شیخ ضیاء الدین رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا شمس الدین دامغانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا حسام الدین اندرپتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر سجادہ نشین و مریدین اور خلفاء اور دیگر مسافروں کو جو شہر میں موجود ہوتے حاضری کا شرف بخشتے۔ پھر کھانا تناول فرماتے اور وہ قوال جو کہ خانقاہ سے وظیفہ لیتے تھے بالخصوص حسن بھیدی جو ہمہ تن عارفانہ صورت و سیرت رکھتے تھے اور اُن کی آواز میں بھی بہت درد تھا اور اُن کی آواز میں ایسی تاثیر تھی کہ جیسے ہی غزل شروع کرتے تو سنگدل سے سنگدل بھی جنبش کرنے لگتا۔ حسن بھیدی کے بارے مین ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں!

از صورت خوش تو خرقہ پوشان
جو صبح دریدہ اند گریبان

پھر جب حسن بھیدی اور دیگر قوال غزل شروع کرتے اور محفل سماع کا آغاز ہوتا تو حاضرین بے خود ہو جاتے تھے۔ خود سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس قدر گریہ طاری ہو جاتا تھا کہ آنسو خشک ہو جاتے تھے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والہانہ کھڑے ہو جاتے تھے۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا

کہ ابن آدم! جب تیری آنکھوں سے آنسو جاری ہوں تو ان کو اپنے ہاتھوں سے پونچھ کیونکہ آنسو آبِ رحمت ہوتے ہیں اور جب تم اس آبِ رحمت کو اپنے اعضا پر مل لو گے تو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ یہ تجھے دوزخ کی آگ سے پناہ دیں گے۔

گریہ وزاری کے وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرۂ مبارک پر کچھ تبدیلی نہ آتی تھی اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آہ وفغاں کرتے تھے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٹھنڈی سانسیں بھرتے۔ بہت سے سماع کے منکر اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور سماع کے قائل ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور اپنے سر جھکا لیتے۔

سماع کے دوران اگر نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجلس سے باہر تشریف لا کر نماز ادا کرتے اور پھر مجلس میں تشریف لے جاتے تھے۔ اکثر سماع کے دوران قوالوں کو کپڑا مرحمت فرماتے جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں سے تر ہو چکا ہوتا۔ جن اشعار سے ذوق پیدا ہوتا وہ اشعار لوگوں کے دلوں پر نقش ہو جاتے تھے۔

ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونق افروز تھے اور محفل سماع جاری تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اُس وقت گریہ کی کیفیت تھی۔ اس دوران ایک شخص باہر سے آیا اور قدم بوس ہو کر رقص کرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اُس شخص کی موافقت میں رقص شروع کر دیا۔ جب محفل اختتام پذیر ہوئی تو وہ شخص خانقاہ سے باہر چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خدام سے فرمایا کہ اس مردِ غیب کو تلاش کرو مگر وہ مردِ غیب تلاش کرنے کے باوجود بھی کہیں نہ ملا۔

مزامیر کے متعلق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رائے:

ایک مرتبہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ بعض درویش مزامیر کے ساتھ سماع سنتے اور رقص کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اُن کا یہ فعل

درست نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ ایسے لوگوں سے وجہ دریافت کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہم کو مزامیر کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اُن کا یہ کہنا غلط ہے اور وہ ہر گناہ کی نسبت ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں محفل میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احباب نے مزامیر کے ساتھ سماع سنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے منع کیا ہے کہ مزامیر کے ساتھ سماع مت سنو۔ اگر کوئی طریقت سے گرتا ہے تو شریعت میں رہتا ہے۔ اگر شریعت سے گرتا ہے تو اُس کا ٹھکانا کہیں نہیں ہوتا۔

سماع کا ذوق:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے کہ جو لوگ اہل ذوق ہوتے ہیں اُن کو ایک ہی بیت کے سننے سے وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اُن لوگوں کو مزامیر کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو لوگ سماع کا ذوق نہیں رکھتے وہ چاہیں مزامیر سے سنیں یا مزامیر کے بغیر سنیں اُن کو ذوق پیدا نہیں ہوتا۔ پھر ایسے کام کا کیا فائدہ جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک روز محفل سماع منعقد تھی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس دوران بیماری کی وجہ سے پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ حسن بھیدی قوال نے جب شعر پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گریہ وزاری کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قدر گریہ کیا کہ کپڑے کے پارچہ جات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیئے جاتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے آنسو پونچھ کر حسن بھیدی قوال کو دیتے جاتے تھے۔

اسی محفل میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غزل شروع کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ پھر گریہ وزاری کرنے لگے۔ محفل میں اُس وقت ایک عجیب وجدانی کیفیت طاری تھی جس کو بیان کرنا الفاظ میں ممکن نہیں۔

عالم جبروت تک رسائی:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ دہلی آئے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے خانقاہ میں تشریف لائے تو اُس دوران شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے سلسلے میں محفل سماع کا انتظام تھا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو محفل سماع میں شرکت کی دعوت دی۔

دورانِ محفل سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب وجدانی کیفیت طاری ہوئی تو وہ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کچھ دیر بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پھر کھڑے ہو گئے۔ اس مرتبہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بٹھانے کی کوشش نہ کی بلکہ خود ایک جانب جا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔

جب محفل سماع ختم ہوئی اور ہر شخص اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اجازت لے کر رخصت ہوئے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرت عماد الدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے۔ راستے میں حضرت عماد الدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجہ دریافت کی تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسائی عالم ملکوت تک ہوئی جہاں تک میری بھی رسائی بھی تھی اس لئے میں نے اُن کو دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ دوسری مرتبہ جب وہ کھڑے ہوئے تو اُن کی رسائی عالم جبروت تک تھی جو کہ میری رسائی سے باہر تھا اس لئے میں اُن کو بٹھانے کی

بجائے نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔

گاہے کہ بخود مے نگرم پست شوم
گاہے کہ بد ونگہ کنم مست شوم
در حیرتم از حالت خود بادلدار
حیران شدہ ام فتادہ از دست شوم

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات:

ایک مرتبہ ایک شخص سماع کا انکاری تھا اور اسی سبب سے وہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت کا بھی انکار کیا کرتا تھا۔ اُس شخص کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کا اشتیاق تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک بزرگ سے ملا اور اُن سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اُن بزرگ نے فرمایا کہ اگر تم حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنا چاہتے ہو تو تم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں جاؤ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تمہیں وہیں ملیں گے۔

چنانچہ وہ شخص مجبوراً آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا۔ جب اُس شخص نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو فوراً ہی قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ بعد ازاں جب محفل سماع میں شریک ہوا تو اُس کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

قطب ہفت اقلیم:

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دستار سر مبارک سے اُتار کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر مبارک پر باندھ دی اور فرمایا کہ نظام الدین! اس دستار کے سات پیچ ہیں اور میں نے تم آج سے ساتوں اقالیم کا اختیار دیا

ہے تم آج سے قطب ہفت اقلیم ہو۔

ایک روز محفل سماع کے دوران جب سر مبارک کو جنبش دی تو اُس دستار کا ایک پیچ کھل گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً سے بیشتر ہی اُس کو درست کیا۔ اس دوران کسی نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے پیر و مرشد کا فرمان یاد آ گیا تھا۔

سماع کی اقسام اور اُن کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع کی چار اقسام ہیں۔ حلال، حرام، مکروہ اور مباح۔ اگر سماع سننے والے کا دل اللہ عزوجل کی جانب متوجہ ہے تو اُس کے لئے سماع حلال ہے۔ اگر اُس کا دل مجازی کی جانب مستغرق ہے تو اُس کے لئے سماع حرام ہے۔ اگر اُس کا دل عشق مجازی کی طرف میلان رکھتا ہے تو اُس کے لئے سماع مکروہ ہے اور اگر اُس کا دل زیادہ تر حق کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اُس کے لئے سماع کا سننا مباح ہے۔ لہٰذا سماع سننے والوں کو یہ چاہئے کہ وہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھیں۔

سماع کے مباح ہونے کے بارے میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول یہ ہے کہ اگر چار چیزیں یعنی مسمع، مستمع، مسموع اور آلہ سماع موجود ہوں تو سماع مباح ہوتا ہے۔ مسمع سے مراد گانے والا نابالغ لڑکا یا کوئی عورت ہو۔ مستمع یعنی سننے والا یادِ حق سے خالی ہو۔ مسموع یعنی گیت یا غزل فحش کلام پر مبنی ہو۔ آلہ سماع سے مراد مزامیر، رباب اور دیگر آلاتِ موسیقی وغیرہ مجلس میں شامل نہ ہوں۔ ان تمام صورتوں میں سماع مباح ہے۔

ایک موقع پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سماع نہ ہی علی الاطلاق حلال ہے اور نہ ہی علی الاطلاق حرام ہے۔

مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سماع کے آداب کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سماع ہوش و حواس کے ساتھ سنے اور کسی چیز کی جانب توجہ نہ

دے۔ جمائیاں، ڈکار یا انگڑائیاں نہ لے۔ سر جھکا کر استغراقی کیفیت اختیار کرے اور دل کو تمام خطرات سے دور کرے۔ جہاں تک ہو سکے گریہ اور کیف کو ضبط کرنے کی کوشش کرے۔

محفل سماع میں کھانا پینا یا ہنسی مذاق کرنا جائز نہیں۔ اگر دورانِ محفل پیاس محسوس ہو تو محفل سے باہر جا کر پانی پیئے۔ دوران سماع اِدھر اُدھر دیکھنا بھی ممنوع ہے۔

سماع کی فیوض و برکات:

سماع کی فیوض و برکات کے حوالے سے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ سماع کی تین اقسام ہیں۔ اول انوار جو عالم ملکوت سے روح پر نازل ہوتے ہیں۔ دوم احوال جو عالم جبروت سے قلب میں پیدا ہوتے ہیں اور سوم آثار جو کہ عالم ملک سے بدن پر ظہور ہوتے ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک شاعر کعب بن زہیر تھا۔ کعب بن زہیر نے بحالت کفر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی ہجو میں ساٹھ اشعار کہے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو حکم دیا کہ کعب بن زہیر کو جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو۔ کعب بن زہیر کو جب پتہ چلا تو اُس نے فوراً حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ایک سو بیس اشعار کا قصیدہ لکھا اور عورتوں کا لباس پہن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصیدہ سنانا شروع کیا۔ قصیدہ پڑھتے پڑھتے جب وہ اس شعر پر پہنچا۔

بنئت ان رسول اللّٰہ او عدنی
والعفو عند رسول اللّٰہ مامول

تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اس شعر کی تکرار جاری رکھو۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی چادر مبارک اُس کو عطا کی۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے کعب بن زہیر سے یہ چادر دس

ہزار اشرفیوں کے بدلے خریدنا چاہی مگر کعب بن زہیر نے وہ چادر بیچنے سے انکار کر دیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے تحفہ ملا ہے۔کعب بن زہیر کی وفات کے بعد اُس کی اولاد نے وہ چادر بیس ہزار اشرفیوں کے عوض حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فروخت کر دی۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں اشعار کی تکرار کرواتے ہیں اور اشعار پڑھنے والوں کو تحائف سے نوازتے ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وجدانی کیفیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایسا حال طاری ہوا کہ اُن کے منہ سے آہ نکلی جس سے اُن کی ٹوپی جل کر راکھ ہوگئی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع کے دوران کچھ لوگوں پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اُنہیں کسی چیز کی تمیز نہیں رہتی اور بعض پر اگرچہ حال غالب ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی مغلوب نہیں ہوتے اور سماع سننے والے کا کمال ہی یہی ہے کہ وہ حال سے مغلوب نہ ہو۔بعض لوگ سماع کے دوران ایسے گم ہوتے ہیں کہ اگر کوئی میخ بھی اُن کے پیر میں گھس جائے تو اُن کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔بعض لوگ سماع کے دوران اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور بعض ایسے باخبر ہوتے ہیں کہ اگر پھول کی پتی بھی اُن کے نزدیک گر جائے تو اُن کو معلوم ہو جاتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ سماع میں بے ہوشی کیونکر ہوتی ہے؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ روز ازل جب سے الست بربکم کی ندا سنی تھی بے ہوش ہو گئے تھے اور وہی بے ہوشی سماع کے دوران واپس لوٹتی ہے۔نیز فرمایا کہ سماع کے سنتے ہی سننے والا جنبش میں آجائے وہ ہاجم ہے اور جس کو سماع کے سننے سے بھی جنبش نہ ہو وہ غیر ہاجم ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ضیاء الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ایک مرتبہ بتایا کہ اُن کے ایک دوست کو سماع کا شوقت تھا۔ جب اُس کا انتقال ہوا تو میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں موجود ہیں لیکن پھر بھی مغموم ہیں۔ جب میں نے اُن سے مغموم ہونے کی وجہ دریافت کی تو کہا کہ جو لذت سماع میں حاصل ہوتی تھی وہ یہاں نہیں ہے۔

آداب السالکین میں بیان ہے کہ خاندان چشت میں دو چیزیں رکن ہیں۔ ایک نماز اور دوسرا سماع۔ نماز ظاہری کیفیت کے لئے ہے اور سماع باطنی کیفیت کے لئے ہے۔

ناقص کا سماع سننا:

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں محفل سماع منعقد تھی۔ دورانِ سماع آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری تھی۔ اس دوران ایک درویش نے آہ بھری اور جل کر راکھ ہو گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم ہوش میں واپس آئے تو دریافت کیا کہ یہ راکھ کس کی ہے؟ خدام نے بتایا کہ ایک درویش نے آہ بھری اور جل کر راکھ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانی منگوا کر اُس راکھ پر ڈالا تو وہ درویش زندہ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اب کبھی ہماری محفل میں مت آنا کیونکہ ناقص کا سماع سننا ممنوع ہے اور تم ابھی تک خام ہو جو ایک ہی آہ میں جل کر راکھ ہو گئے۔ مردوں کے سروں پر تو ہزاروں تلواریں چلتی ہیں مگر وہ صبر وشکر سے کام لیتے ہیں۔ تم سے جو فعل سرزد ہوا ہے یہ تمہاری خامی کی دلیل کرتا ہے۔ چنانچہ وہ درویش مجلس سے چلے گئے اور پھر کبھی سماع میں شامل نہ ہوئے۔

جمال وشانِ بزرگی

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جمال و شانِ بزرگی کے کئی واقعات کتب سیر میں مذکور ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شانِ بزرگی کے کچھ واقعات نمونہ کے طور پر ذیل میں بیان کئے جا رہے ہیں۔

پیدائشی ولی:

سراج الہدایت میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس وقت اس دنیا میں تشریف لائے تو اُس وقت بدایوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمسایہ میں ایک نجومی رہتا تھا۔ اُس نے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زائچہ دیکھا تو بیان کیا کہ یہ لڑکا نہایت ہی عالی مرتبت ہوگا۔کسی شخص نے دریافت کیا کہ کیا یہ وقت کا بادشاہ ہوگا؟ اُس نجومی نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ولی ہوگا اور اس کے در پر حاضری کے لئے بادشاہ حاضری دیں گے۔امراء اس کے در کی حاضری کو اپنے لئے سعادت تصور کریں گے۔اس لڑکے کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوگا۔ چنانچہ جس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غیاث پور میں اپنی خانقاہ میں جلوہ افروز تھے اُس وقت امراء کی ایک قطار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے در پر حاضری کے لئے کھڑی رہتی تھی۔ بادشاہ وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے در پر حاضری کی آرزو رکھتا تھا۔

فرمانِ ربی:

سیر الاولیاء میں مولانا بہرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر عبادت میں مشغول تھے۔ دوران عبادت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ لگ گئی۔ جب بیدار ہوئے تو بہت خوش تھے۔ مولانا بہرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب خوشی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ اس خوشی کا سبب یہ ہے کہ آج مجھے دکھلایا گیا ہے کہ جو کوئی بھی ایک مرتبہ میری زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بخش دے گا۔

باعث نجات:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص روتا ہوا سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اس گریہ کا سبب دریافت کیا تو اُس شخص نے کہا کہ میرا باپ نہایت ہی فاسق و فاجر شخص تھا۔ اب وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ میری التجا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا تیرا باپ کبھی مجھ سے کہیں ملا تھا۔ اُس نے کہا کہ نہیں اُس کی کبھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا کبھی وہ غیاث پور میری خانقاہ کے نزدیک سے گزرا تھا۔ اُس شخص نے کہا کہ ایک مرتبہ اُس نے مجھے بتایا تھا کہ اُس کا گزر غیاث پور کی کسی خانقاہ سے ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ غیاث پور میں صرف میری ہی خانقاہ موجود ہے اور اُس کی نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ میری خانقاہ کے نزدیک سے گزرا تھا۔

اہل اخلاص کے لئے یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ ایک فاسق شخص جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کے نزدیک سے گزرا اُس کو بخش دیا۔ وہ لوگ نہایت ہی خوش قسمت ہیں جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کرتے ہیں۔

شب قدر کی سعادت:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ رمضان المبارک کی ایک طاق رات میں کتاب اسرارِ الٰہیہ کے مطالعہ میں مصروف تھا اس دوران جو معانی و مطالب میرے احوال پر ظاہر ہو رہے تھے اُن کو میں لکھنے میں مصروف تھا۔ اس دوران اچانک میرے ہاتھ سے قلم چھوٹ کر زمین پر گر گیا اور سر کے بل زمین پر کھڑا ہو گیا۔ اس علامت کو دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ آج شب قدر کی رات ہے چنانچہ میں اس رات کی برکتوں' سعادتوں سے مشرف ہوا۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام خانقاہِ نظامیہ میں:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو گیا تو اُنہوں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو یاد کیا۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام آئے اور اُن کا وہ مسئلہ حل فرما دیا۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ اگر دوبارہ آپ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونا چاہوں تو کہاں ملاقات ہو سکے گی؟ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں مل سکتے ہو۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے میرے دل میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عزت اور بھی زیادہ ہو گئی اور میں اُسی روز اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت و ارادت سے سرفراز ہوا۔

دوزخیوں کی بخشش:

ایک بزرگ نے بعد از وصال سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواب میں زیارت کی۔ اُن بزرگ نے دیکھا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جنت میں ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن بزرگ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ہر روز کا وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو وظیفہ دیتا تھا اور وہ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول فرماتا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے میرا وظیفہ مقرر کیا ہے اور ہر روز کئی ہزار دوزخیوں کو میری بدولت بخش دیتا ہے۔

اولیاء اللہ کی خوشبو:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جس محفل میں اولیاء اللہ موجود ہوتے ہیں وہاں پر ایک خوشبو کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ خوشبو اُس جگہ کافی عرصہ تک موجود رہتی ہے۔ یہ خوشبو خارجی نہیں بلکہ اُس ولی کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے اور ہر ولی کی خوشبو علیحدہ ہوتی ہے۔ کسی ولی سے مشک کی خوشبو آتی ہے، کسی ولی سے عنبر کی اور کسی ولی سے کافور کی خوشبو آتی ہے۔

اس ضمن میں مولانا ظہیر الدین کوتوال کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو مجھ کو عود کی خوشبو آئی۔ میں نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ شاید کہیں عود جلتا دکھائی دے مگر مجھ کو کچھ نظر نہ آیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری کیفیت کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ مولانا یہ عود کہ خوشبو نہیں ہے بلکہ کسی اور شے کی خوشبو ہے۔

حضرت امیر حسن فرماتے ہیں!

عطار گو بہ بند دکان را کہ من زویست
بوئے کشیدہ ام کہ بمشک و عنبر نیست

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ایک کمبل مرحمت فرمایا۔ میں نے اس کمبل کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ گھر لا کر ایک صندوق میں رکھ دیا۔ کچھ روز بعد جب اُس کمبل کی زیارت کے لئے صندوق کھولا تو میرا گھر خوشبو سے معطر

ہو گیا۔ میں کئی برس تک اُس کمبل کی زیارت کرتا رہا اور ہر مرتبہ اُس کی خوشبو سے میرا گھر معطر ہو جاتا۔

قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اُس کمبل کو دھویا تو اُس کی خوشبو اور تیز ہو گئی۔ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قاضی صاحب یہ بوئے محبت ہے جس کو محبان باری تعالیٰ میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

ایں بوئے نہ بوئے بوستان است
ایں بوئے زکوئے دوستان است

اخلاص وعادات

درویشوں کا راز افشاء ہونا:

ایک مرتبہ کچھ درویش سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں آئے اور خانقاہ کے صحن میں ناچنا شروع کر دیا۔ وہ درویش ناچنے کے ساتھ ساتھ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُرا بھلا بھی کہتے جاتے تھے۔ جب وہ ناچنے سے فارغ ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خدام سے فرمایا کہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ جب اُن درویشوں کے آگے کھانا آیا تو اُنہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُرا بھلا پھر سے کہنا شروع کر دیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ کھانا اُس کھانے سے بُرا نہیں ہے جو تم نے قرن کے نواح میں کھایا تھا۔ اُن درویشوں نے جب یہ بات سنی تو فوراً قدموں میں گر پڑے اور معافی کی درخواست کی اور عرض کرنے لگے کہ ہم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت دیکھنا چاہتے تھے جو ہم نے دیکھ لی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے شفقت سے پیش آئے اور کھانے کے بعد عزت واحترام سے رخصت کیا۔ جب وہ درویش خانقاہ سے رخصت ہوئے تو لوگوں نے اُن کی کیفیت دریافت کی تو کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم قرن کے نواح میں موجود تھے۔ اس دوران ہم ایک جنگل میں پہنچے جہاں ہمیں تین روز تک کھانے پینے کو کچھ نہ ملا۔ اس دوران ہمارا گزر اُس جگہ سے ہوا جہاں حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دندان مبارک کا مزار ہے۔ ہم نے اُس مزار پر

حاضری دی۔ اس دوران ہمارا بھوک سے بُرا حال تھا۔ ہمیں وہاں ایک مردہ اونٹ نظر آیا جو کہ سڑ رہا تھا۔ ہم نے اُس اونٹ کا گوشت کاٹ کر پکایا اور کھالیا۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب ہم سے فرمایا کہ یہ کھانا اُس کھانے سے بہتر ہے جو ہم نے قرن کے نواح میں کھایا تو یہ اُن کی زندہ کرامت تھی۔

دعائے خیر:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ موضع اندر پت میں ایک شخص رہتا تھا جس کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خواہ مخواہ عداوت تھی اور وہ ہر جگہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی برائیاں کرتا رہتا تھا۔ اس ضمن میں وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اذیت پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی نمازِ جنازہ پر تشریف لے گئے اور بعد از تدفین اُس کے پاس دوگانہ نفل ادا کئے اور دعا کرتے ہوئے فرمایا!

> ''اے اللہ! اس شخص نے میرے ساتھ جو کچھ کیا اور کہا ہے میں نے اس کو معاف فرمادیا تو بھی اس کو معاف فرمادے اور اس کو مجھے ایذاء پہنچانے کے بدلے میں عذاب مت دینا۔''

مسلمان بھائی کے غم کا اثر:

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک محفل میں بے شمار صوفیاء کرام اس محفل میں موجود تھے۔ دورانِ گفتگو ایک صوفی نے کہا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فارغ البال باطن رکھتے ہیں اور ان کو اہل وعیال کا کچھ غم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیاوی رنجشوں سے آزاد کر رکھا ہے اور ان کو بے تحاشا عنایت فرمایا ہے کہ یہ ہزار ہا بندگانِ خدا کی پرورش فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو رنج وغم مجھے لاحق ہے وہ کسی کو نہیں کیونکہ جو شخص میرے پاس آ کر اپنے دل کا حال بیان کرتا ہے تو اُس کا غم میں اپنے دل پر محسوس کرتا ہے۔ وہ شخص انتہائی سخت دل ہے جس پر اُس کے مسلمان بھائی کے غم کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

متاعِ خسروؒ:

ایک مرتبہ ایک فقیر، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت خانقاہ میں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے اُس فقیر کی تواضع کی جاسکتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس فقیر سے خانقاہ میں قیام کی درخواست کی اور فرمایا کہ جیسے ہی کچھ فتوحات آتی ہیں وہ میں آپ کی نذر کر دوں گا۔ اتفاق سے کچھ دن تک کچھ فتوحات نہ ہوئیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس فقیر کو اپنے جوتیاں دے کر رخصت فرما دیا۔

حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن دنوں دہلی سے باہر تھے۔ جب وہ دہلی واپس آرہے تھے تو راستے میں اُن کی ملاقات اُس فقیر سے ہوگئی۔ اُنہوں نے جب اُس فقیر کا حال احوال دریافت کیا تو اُس فقیر نے بتایا کہ مجھے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جوتیاں دے کر رخصت کیا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اُس وقت پانچ لاکھ تنکے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تنکے دے کر جوتیاں خرید لیں۔ بعدازاں وہ جوتیاں سر پر رکھ کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوتیاں دیکھیں تو فرمایا کہ خسرو! تم نے یہ بہت سستی خرید لیں۔

چہ بود متاع خسرو کہ کند نثار جاناں

حسن سلوک:

فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مریدین اور خلفاء کے ہمراہ ایک محفل میں موجود تھے۔ اچانک ایک فقیر آیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی بات سن کر خاموش رہے۔ جب وہ بُرا بھلا کہہ کر خاموش ہو گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو تحائف دے کر رخصت فرمایا۔ حاضرین محفل نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ بہت سے لوگ میرے لئے نذرانے اور تحائف لے کر آتے ہیں تو کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جو ان کا بدلہ بھی دے۔

جادو کا اثر:

فوائد الفواد میں مذکور ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کسی نے جادو کر دیا۔ اس جادو کے سبب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو ماہ تک سخت تکلیف اٹھائی۔ احباب ایک شخص کو لائے جس کو جادو نکالنے میں بڑی مہارت تھی۔ اُس شخص نے خانقاہ میں ہر جگہ مٹی سونگھنی شروع کر دی۔ بعد ازاں ایک جگہ کی مٹی سونگھی تو کہا کہ اس جگہ کو کھودو۔ جب اُس جگہ کو کھودا گیا تو جادو کا اثر اُس جگہ دفنایا گیا تھا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جادو کے اثر سے باہر نکلے۔ جس شخص کو جادو کا اثر نکالنے کے لئے بلایا گیا تھا اُس شخص نے کہا کہ مجھے اس کام میں مہارت ہے اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تو اس شخص کا نام ونشان بیان کر دوں جس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر جادو کروایا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں ہم اُس کو رسوا نہیں کرنا چاہتے اُس نے جو کچھ بھی کیا میں نے اُس کو معاف کیا۔

کشف وکرامات

کتب سیر میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔ ذیل میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کچھ کرامات کو مختصراً بیان کیا جارہا ہے۔

شراب نوشی سے توبہ:

سیر العارفین میں منقول ہے کہ ایک شخص شمس الدین نامی دہلی شہر میں رہتا تھا۔ یہ شخص شروع میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دلی بغض رکھتا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر اکثر بُرے الفاظ میں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ شخص بوقت عصر موضع افغان پورہ پہنچا اور وہاں سے شراب خرید کر دریائے جمنا کے کنارے جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی اُس شخص نے شراب پینے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اُسے اپنے سامنے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نظر آئے جو انگلی کے اشارے سے منع فرمارہے تھے۔ اُس نے جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صورت مبارک دیکھی تو شراب کی بوتل زمین پر پھینک دی اور شراب نوشی سے توبہ کر لی۔

بعدازاں شمس الدین باوضو ہو کر غیاث پور پہنچا اور سیدھا خانقاہ میں داخل ہوا اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو گناہوں سے باز آ جاتے ہیں۔ اگلے ہی روز حضرت شمس الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تمام مال و اسباب خانقاہ کے درویشوں کی نذر کر دیا اور خود ترک و تجرد میں مبتلا ہو گئے اور خاصانِ بارگاہِ الٰہی ہوئے۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بحکم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ اودھ پور روانہ ہوا تو راستے میں میری ملاقات حضرت شمس الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوئی۔ اُنہوں نے گوڈری پہن رکھی تھی اور ایک بڑی رسی سے باندھ کر گلے میں پہن رکھی تھی۔ میں نے اُن سے حال دریافت کیا تو فرمایا کہ اب میرا دل کشادہ ہو چکا ہے اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم سے میری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے میرے ہاتھ چومے اور فاتحہ کی درخواست کی۔ اس کے بعد ایک جانب روانہ ہو گئے اور اُن کو اس کے بعد کسی نے نہیں دیکھا۔

فتح کی بشارت:

سیر العارفین میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی نے اپنے خادمِ خاص قنبر بیگ کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ میں نے اپنے بھائی کے ہمراہ ایک لشکر ارنکل کی جانب روانہ کیا تھا۔ ایک عرصہ سے میرے بھائی اور لشکر کی کوئی خبر نہیں۔ مجھے سخت فکر لاحق ہے اور میں خود مع اپنے لشکر کے ارنکل روانہ ہونا چاہتا ہوں۔ اگر حضور میری طرف نظر کرم فرمائیں اور جو کچھ اُن پر منکشف ہو اُس سے مجھے آگاہی بخشیں تو میں اُن کے فرمان کے مطابق عمل کروں۔

قنبر بیگ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر سلطان علاؤ الدین خلجی کا پیغام پیش کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ سلطان علاؤ الدین خلجی کو میری طرف سے دعا و سلام دینا اور کہنا کہ جو

مسلمانوں کی غم خواری کرے گا میں اُس کے لئے دعا کروں گا اور انشاء اللہ کل چاشت کے وقت تم کو ارنکل کے فتح کی خوشخبری پہنچے گی۔ تمہارا بھائی مع لشکر کے خیر و عافیت سے تمہارے پاس جلد واپس پہنچے گا۔

قنبر بیگ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیغام سلطان علاؤ الدین خلجی کو جا کر سنایا۔ سلطان علاؤ الدین خلجی اس پیغام کے بعد مطمئن ہو گیا۔ اگلے روز چاشت کے وقت سلطان علاؤ الدین خلجی کو ارنکل فتح ہونے کا پیغام ملا۔ اُس نے فوراً ہی پانچ سو دینار زرِ سرخ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روانہ کئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اُس وقت ایک درویش اسفندیاد خراسان سے آیا ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ پانچ سو دینار اُس درویش کو دے دیئے۔

گمشدہ فرمان:

سیر العارفین میں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کے گھر میں آگ لگ گئی جس سے اُس کا تمام مال واسباب جل گئے۔ اُس نے بھاگ دوڑ کر کے شاہی فرمان حاصل کیا جس میں اُس شخص کو شاہی خزانہ سے مال دینے کا حکم نامہ لکھا گیا تھا۔ وہ شخص یہ فرمان لے کر شاہی خزانچی کے پاس جا رہا تھا کہ وہ فرمان اُس شخص سے گم ہو گیا۔ وہ شخص روتا ہوا سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے فرمایا کہ آج میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیاز ہے تم اس نیاز میں شرکت کے لئے حلوہ لے آؤ۔

وہ شخص اُسی وقت گیا اور حلوائی کی دوکان سے حلوہ لینے پہنچ گیا۔ جب حلوائی نے حلوہ کاغذ پر ڈالنے کے لئے کاغذ پکڑا تو اُس شخص نے دیکھا کہ وہ اُس کا گمشدہ فرمان تھا۔

اُس نے وہ فرمان اور حلوہ لیا اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام احوال آگاہ کر دیا۔ حاضرین مجلس سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

نور پیدا ہونا:

خواجہ منہاج شقدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں خانقاہ میں موجود تھا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پلنگ چھت پر موجود تھا اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آرام فرما رہے تھے۔ جب رات کا پچھلا پہر شروع ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پلنگ سے ایک نور پیدا ہوا جو آسمان تک بلند ہونا شروع ہو گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو میرے دل پر ہیبت طاری ہو گئی اور میں گھبرا کر چھت سے نیچے آ گیا۔

وضو میں احتیاط:

ایک مرتبہ دو شخص باوضو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک شخص نے وضو میں احتیاط نہ کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وضو میں احتیاط کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز وضو ہے۔ جس شخص کا وضو ناقص تھا وہ شخص فوراً قدموں میں گر پڑا اور آئندہ کے لئے احتیاط برتنے کا وعدہ کیا۔

شکم سیر ہو کر کھانا:

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے دعوت کی۔ محفل سماع کا انتظام بھی تھا اور قوال بلائے گئے

تھے۔ جب محفل سماع شروع ہوئی تو ہزاروں لوگ اکٹھے ہو گئے جبکہ اُس شخص نے کھانے کا انتظام صرف پچاس بندوں کا کیا تھا۔ وہ شخص پریشان ہو گیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب باطنی طور پر الہام ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس مرید سے فرمایا کہ تم پریشان مت ہو اور لوگوں کے ہاتھ دھلوا کر ان کو دس دس کی تعداد میں بٹھا کر کھانا تقسیم کرو۔ ہر ایک کے آگے ایک رکابی سالن اور روٹی کے چار ٹکڑے کر کے رکھ دو۔ چنانچہ اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور ہزاروں لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ بعدازں جب دیکھا گیا تو بہت سا سالن اور روٹیاں بچ چکی تھیں۔

نمازِ فجر کی ادائیگی:

حضرت مولانا بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید اور خلفاء میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک اونٹ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ سے باہر آ کر اُس اونٹ پر سوار ہوئے اور وہ اونٹ ہوا میں بلند ہونا شروع ہو گیا۔ میں یہ معاملہ دیکھ کر بے خود ہو گیا۔ جب حواس دُرست ہوئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اونٹ واپس زمین پر اُتر رہا تھا۔ جب وہ اونٹ زمین پر آ گیا تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس اونٹ سے اُتر کر خانقاہ میں تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد میری ملاقات حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوئی۔ حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساٹھ برس سے خانہ کعبہ میں مقیم تھے اور اُن کا مکان خانہ کعبہ کے بالمقابل واقع تھا۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمازِ فجر خانہ کعبہ میں ادا کرتے ہیں اور ایک اونٹ

اُن کو لے کر نماز کے وقت آتا ہے اور نماز کے بعد اُن کو لے کر واپس چلا جاتا ہے۔

شب جمعہ کعبہ شریف میں:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے دہلی روانہ ہوئے۔ راستہ میں اُن کی ملاقات شیخ موہن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوئی۔ شیخ موہن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اُن بزرگ نے بتایا کہ میں اس وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ شیخ موہن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اُنہیں میری طرف سے بھی سلام کہنا کہ ہر شب جمعہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کعبہ شریف میں ملاقات کرتا ہوں۔

وہ بزرگ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شیخ موہن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلام بھی پیش کیا اور اُن کی ملاقات کا بھی ذکر کیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ درویش تو اچھا ہے مگر اُس کو زبان پر قابو نہیں۔

ضعیف کے یاران:

خواجہ منہاج شقدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محفل سماع منعقد کروائی۔ اس محفل میں میں نے شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسوں کو بھی بلوایا لیکن وہ کسی وجہ سے آنہ سکے۔ سماع شروع ہوا مگر مجھ میں کوئی ذوق پیدا نہ ہو سکا۔ میں نے افسوس سے سر جھکا لیا۔ جب سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مکان کے حوض پر کھڑے ہیں۔ میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش و حواس بحال ہوئے تو سماع کا ذوق بھی پیدا ہو گیا۔ بعد ازاں جب میں

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس جگہ اس ضعیف کے یاران ہوں وہاں اس ضعیف کو ہی تصور کرنا چاہئے۔

غیبی خزانہ:

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ دہلی میں ایک ترک سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت زیادہ عقیدت رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ ترک سو اشرفیاں لے کر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان اشرفیوں کو قبول نہ فرمایا۔ وہ ترک بہت رنجیدہ ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا غم دیکھتے ہوئے ایک اشرفی قبول فرمالی۔ اُس کا غم پھر بھی دور نہ ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ تم دریا جمنا کو غور سے دیکھو۔ جب اُس نے دریا جمنا کو غور سے دیکھا تو دریا زرِ سرخ بن گیا۔ اُس ترک نے فوراً ہی اپنا سر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں رکھ دیا اور معافی کا طالب ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس ترک سے فرمایا کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا مگر وہ اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکا اور خانقاہ سے باہر آ کر ہر شخص سے بیان کرنا شروع کر دیا۔

اسلام کی فتح:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی کی فوج مغلوں سے مقابلہ کرتے ہوئے دہلی سے بہت دور نکل گئی۔ اس دوران مغلوں کا ایک بہت بڑا لشکر امروہہ تک آن پہنچا۔ جب یہ خبر سلطان علاؤ الدین خلجی کو ملی تو اُس نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں توجہ فرمانے کی درخواست کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے حلقہ یاران سے فرمایا کہ اسلام کی فتح کی دعا کرو۔

اُسی روز ایک شخص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضور! میں نے عالم معاملہ میں دیکھا ہے کہ مسلمانوں کی فوج میں ایک گھڑ سوار جوان ہے اور غیب سے ندا ہو رہی ہے کہ ہم نے اس گھڑ سوار جوان کے بدلے سارے لشکر کو بخش دیا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کیا تم اُس گھڑ سوار کو دیکھتے ہی پہچان لو گے کہ وہ گھڑ سوار کون ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں اُسے دیکھتے ہی پہچان لوں گا۔

جیسے ہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُس شخص کا مکالمہ ختم ہوا مولانا ضیاء الدین عماد الملک گھوڑا دوڑاتے ہوئے خانقاہ میں پہنچے اور فتح کی خوشخبری سنائی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے پوچھا کہ کیوں کیا یہی وہ گھڑ سوار ہے؟ اُس شخص نے قدم بوسی کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شک یہ وہی شخص ہے جسے میں نے عالم معاملہ میں دیکھا تھا۔

مولانا ضیاء الدین عماد الملک وہی ہیں جنہوں نے خانقاہ کی تعمیر کروائی تھی اور کچھ عرصہ بعد ہی وصال فرما گئے تھے۔ ان کا مزار بھی احاطہ خانقاہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

بشرہ بے رضائی کے آثار:

مولانا علی شاہ جاندار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک طبیب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ وہ جب بھی زیارت شیخ کے لئے حاضر ہوتے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو دن کے وقت ہی رخصت فرما دیتے اور خانقاہ میں رات کو رہنے نہ دیتے۔ کچھ عرصہ کے بعد اُن طبیب نے خانقاہ پر حاضر ہونا ترک کر دیا۔

مولانا علی شاہ جاندار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن طبیب سے کہا کہ تم مہینہ میں ایک مرتبہ ضرور زیارتِ شیخ کے لئے جایا کرو اور رات کسی اور کے گھر ٹھہر جایا

کرو۔ مگر اُن طبیب کے بشرہ پر بے رضائی کے آثار نمایاں تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اُن طبیب کے پاؤں میں ورم ہو گیا۔ میں نے اُن سے کہا کہ یہ مرشد پاک کی خدمت میں نہ حاضر ہونے کے سبب ہے۔ اُن طبیب نے مجھ سے کہا کہ تم یہ ایک روپیہ لے لو اور جب تم زیارتِ شیخ کے لئے جاؤ تو اس کی نیاز تے لینا اور میرے لئے دعا کروانا۔

مولانا علی شاہ جاندار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن طبیب کا پیغام پیش کیا تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ تعرض نہ فرمایا۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ میرے جاتے ہی اُس طبیب کا انتقال ہو گیا تھا۔

خرابیِ ایمان سے نجات:

چشتیہ بہشتیہ میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ رہے تھے کہ راستے میں اُن کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے جائے نماز کندھوں پر ڈال رکھی تھی اور ہاتھ میں عصا اور تسبیح پکڑ رکھی تھی۔ جب وہ شخص سامنے آیا تو سلام کرنے کے بعد کہنے لگا کہ میں مسافر ہوں اور دور دراز سے سفر کر کے آیا ہوں تا کہ مجھے جو علمی مشکلات درپیش ہیں وہ تم سے حل کروا سکوں۔

اس کے بعد اُس شخص نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے چند عالمانہ سوالات کئے جن کا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شافی جواب دیا۔ پھر جب وہ شخص سوالات سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کہ مولانا! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری کے لئے جا رہا ہوں۔ اُس شخص نے کہا کہ تمہارے پیر مرشد کے پاس کچھ علم نہیں جو تمہارے پاس ہے۔ میں اُن کے پاس گیا ہوں وہ میرے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکے۔

مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی بات سن کر بولے کہ تم کیا

کہتے ہو؟ میرے شیخ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علم لدنی جانتے ہیں اور وہ ہر علوم سے آشنا ہیں۔ لیکن وہ شخص بضد رہا کہ اُن کے پاس کچھ علم نہیں۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی ضد دیکھ کر فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ۔ جب اُس شخص نے یہ سنا تو مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہنے لگا کہ تم یہ نہ پڑھو۔ مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص شیطان ہے جو اس کلمہ سے انکاری ہو رہا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک مرتبہ پھر لاحول ولاقوۃ پڑھا تو وہ شخص غائب ہو گیا۔

جب مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے بیان کرنے سے پہلے ہی فرمایا کہ مولانا! تم نے اُس شخص کو خوب پہچانا ورنہ اُس نے تمہارا ایمان خراب کر دیا تھا۔

خطرہ سے توبہ:

ایک مرتبہ افطار کے وقت خانقاہ میں مرید اور دیگر لوگ موجود تھے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی جلوہ نما تھے۔ اس دوران ایک مرید کے دل میں خیال آیا ہے کہ اگر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ کو اپنا بچا ہوا پانی عنایت فرما دیں تو یہ میری خوش نصیبی ہو گی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو باطنی طور پر الہام ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو پانی عنایت کر دیا۔ اُس مرید نے اُسی وقت اپنے خطرہ سے توبہ کی اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت کا دل سے قائل ہو گیا۔

بعد ازاں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یارانِ خاص اور اُس مرید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ایسا بھی ہے

جس نے چالیس برسوں سے نہ ہی کبھی سیر ہو کر کھایا ہے اور نہ ہی سیر ہو کر پانی پیا ہے۔

خوش نصیبی:

ایک مرتبہ ایک شخص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کھانا لے کر جا رہا تھا۔ اُس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھ سے ایک نوالہ میرے منہ میں ڈال دیں تو یہ میری خوش نصیبی ہوگی۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا تو اُس وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ میں پان تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ پان منہ سے نکال کر اُس شخص کے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ پان کھالو یہ اُس نوالے سے زیادہ بہتر ہے۔

تحفے کی خبر:

اخبار الاخیار میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ کچھ شخص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تحائف لے کر حاضر ہوئے۔ ان میں ایک طالب علم بھی تھا۔ اُس نے دل میں خیال کیا کہ خدام سب تحفے اٹھا کر لے جائیں گے اس لئے اُس نے تھوڑی سی مٹی پڑیا میں ڈالی اور وہ پڑیا بھی ان تحائف میں شامل کر دی۔ جب خدام وہ تحائف اور پڑیا لے جانے لگے تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خدام سے فرمایا کہ یہ پڑیا رہنے دو یہ طالب علم میرے واسطے سرمہ لایا ہے۔ اُس طالب علم نے یہ سنا تو بے حد شرمندہ ہوا اور توبہ کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ تمہیں جب بھی کسی چیز کی حاجت ہو تم میرے پاس آ جانا۔

دل جمعی:

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ خاص ہیں بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں

اپنے گھر سے وضو کر کے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تجدید وضو نہ ہونے کی وجہ سے میرے دل میں خلش تھی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے حال سے آگاہ ہو گئے۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ سیّد اجل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے میرے پاس آئے۔ میں نے ہر چند اُن کے ساتھ کلام کیا مگر اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ مخدوم کیا وجہ ہے جو تم میری بات کا جواب نہیں دے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں گھر سے وضو کر کے آیا تھا مگر میں نے وضو کی تجدید نہیں کی اسی لئے پریشان ہوں۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم دل جمعی سے بیٹھو۔

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب یہ بیان کر چکے تو مجھ سے فرمایا کہ محی الدین! تم بھی دل جمعی سے بیٹھو اور پریشان مت ہو۔

پانی کا میٹھا ہونا:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی تعمیر کے وقت ایک کنواں کھودا جا رہا تھا۔ جب کنواں کھودا گیا تو اُس میں سے کھارا پانی نکلا۔ خادمِ خاص خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کنویں کا پانی کھارا نکلا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم یہ بات مجھ سے دورانِ سماع کرنا۔ چنانچہ خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ سماع بات عرض کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ ایک قلم اور دوات لاؤ۔ جب وہ قلم اور دوات لائے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کاغذ پر کچھ لکھا اور بند کر کے خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیا اور حکم دیا کہ اس کو کنویں میں ڈال دو۔ جب وہ کاغذ کنویں میں ڈالا گیا تو اُسی وقت کنویں کا پانی میٹھا ہو گیا۔

کشف الاحوال:

خلیفہ خاص حضرت خواجہ ابو بکر مصلیٰ دار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قرابت داروں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک جبہ ان کو عنایت فرمایا۔ اُنہوں نے چاہا کہ شکرانہ میں کچھ نذرانہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لے جاؤں۔ کسی شخص نے اُن سے کہا کہ اگر تم کچھ نذرانہ لے کر جاؤ گے تو تم کو یہ جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔ مگر وہ پھر بھی نذرانہ لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اگر میں نے نذرانہ قبول کر لیا تو تم کو یہ جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔ چنانچہ حضرت خواجہ ابو بکر مصلیٰ دار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نذرانہ واپس لے گئے۔

احوالِ دل:

فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ملک محمد یار مع اپنے تین دوستوں کے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ملک محمد یار کے دل میں خیال آیا کہ آج سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خربوزہ عنایت فرمادیں تو میری خوش نصیبی ہوگی۔

جب ملک محمد یار اپنے دوستوں کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوئے تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیٹھنے کا حکم دیا اور خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ وہ خربوزہ جو فلاں جگہ رکھا ہے وہ لے آؤ اور ملک محمد یار کو دے دو۔ نیز فلاں طاق میں مصری اور کھجوریں موجود ہیں وہ ان تینوں دوستوں میں تقسیم کر دو۔ ملک محمد یار نے جب سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان سنا تو اُٹھ کر قدم بوسی کی اور عرض کی کہ حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ احوالِ دل سے

آگاہ ہیں ہم نے جو کچھ دل میں چاہا تھا وہ پالیا۔

کلاہ کی واپسی:

جوامع الکلم میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ بدرالدین زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلاہ دریا میں غرق ہوگئی۔ وہ دریا کے کنارے افسردہ بیٹھ گئے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت کردہ کلاہ دریا میں غرق ہوگئی۔ اس پریشانی میں تھے کہ غنودگی طاری ہوگئی۔ خواب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی اور اُنہوں نے وہ کلاہ دوبارہ سر پر رکھ دی۔ جب بیدار ہوئے تو کلاہ سر پر موجود تھی۔

نورِ باطن سے منکشف ہونا:

ایک مرتبہ ایک عالم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ مجھے مرید کر لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن عالم کا دلی مقصد نورِ باطن سے منکشف ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم کو مرید ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ جب اُس عالم نے مسلسل اصرار جاری رکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم پہلے اپنی نیت سے آگاہ کرو۔ اُس عالم نے کہا کہ میری ناگور میں ایک زمین ہے اور وہاں کا جاگیردار مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں تم کو ایک رقعہ دے دوں تو تمہارا کام ہو جائے گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس جاگیردار کے نام ایک رقعہ لکھ دیا جس سے اُس عالم کا مقصد پورا ہوگیا۔

وعظ وتلقین

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی کے قریباً ستر برس تک رشد وہدایت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی تعلیم نے مسلمانوں میں شعور بیدار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی تصورات نے مسلمانوں کے مردہ دلوں میں جان ڈال دی۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد کو اللہ تعالیٰ نے غم اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمودات مختصراً بیان کئے جارہے ہیں۔

اللہ عزوجل کی محبت:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی محبت کے بغیر یہ زندگی بیکار ہے۔ محبت اور عشق کا جوہر صرف انسان میں پایا جاتا ہے۔ فرشتوں کو محبت اور عشق کے مفہوم سے آگاہی حاصل نہیں۔ محبت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک محبت ذاتی ہوتی ہے اور یہ محبت اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہے جبکہ ایک محبت صفاتی ہوتی ہے جو کہ محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ صفاتی محبت کے لئے ذکر ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق الٰہی پانے کے لئے اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی واحد زینہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

میں کامل ہو جاتا ہے اُس کو اللہ عزوجل کی محبت عطا ہوتی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ جب وہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے حاضر ہو تو روضۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے لئے علیحدہ سے نیت کر کے روانہ ہو۔

مرشد کی فرمانبرداری:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کی فرمانبرداری مرید پر واجب ہے۔ مرید کو چاہئے کہ مرشد جو بھی حکم کرے اُسے دل و جان سے قبول کرے۔ مرشد کے لئے احکام شریعت اور طریقت پر کاربند ہونا ضروری ہے تاکہ وہ مرید کو کسی غیر شرعی بات کا حکم نہ دے۔ پیر کا مرید ہونا ایسے ہے جیسے پیر کو اپنے اوپر حاکم بنانا اور اُس کو اپنے اوپر اختیار دینا۔ اگر پیر کا حکم نہ مانا تو پھر اس کو کیا حاکم بنایا۔ جو شخص مرشد کے قول و فعل سے انکار کرتا ہے وہ مرید نہیں ہوتا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ مرشد کی خدمت میں حاضر نہیں رہتے لیکن پھر بھی مرشد کو یاد کرتے ہیں تو وہ لوگ اُن سے اچھے ہیں جو مرشد کی خدمت میں حاضر تو رہتے ہیں مگر اُس کی یاد سے غافل ہوتے ہیں۔ مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے اوراد و وظائف سے زیادہ مرشد کی محبت اور اطاعت میں زندگی بسر کرے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ ان اوصاف سے آراستہ ہو جن سے مرید کی تربیت کر سکے۔ مرشد کے لئے لازم ہے کہ وہ مرید کی تعلیم و تربیت کر سکے۔ خود سلوک کی منازل طے کر چکا ہے تاکہ مرید کی راہنمائی کر سکے۔ باادب ہو تاکہ مرید کو بھی ادب سکھا سکے۔ صاحب عطا و بخشش ہو۔ مرید کے مال میں کچھ طمع نہ رکھے۔ مرید کو زیادہ نرمی اور زیادہ سختی سے تعلیم نہ دے۔ مرید کو اشارہ سے بتائے نہ کہ عبادت سے بتائے۔ جس چیز سے خود منع ہے اُس سے مرید کو بھی روکے۔ جس چیز کا خود کو حکم ہے مرید کو بھی اُس چیز کا حکم دے۔ مرید کو اللہ کے لئے قبول کرے۔ جب مرشد میں یہ

خصوصیات ہوں گی تو اُس کا مرید بھی کامل ہوگا۔

ارادت کی اقسام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ارادت کی تین اقسام ہیں۔ایک ارادت یہ ہے کسی کو آواز دے نہ ہی زبان سے' نہ ہی آواز سے اور تمام گناہوں سے بچتا رہے۔دوسری ارادت یہ ہے کہ اپنی آنکھ' زبان اور ہاتھ کو ہر فضول کام سے بچائے رکھے۔تیسری ارادت یہ ہے کہ آنکھ اور زبان کو حقیقت کی جانب متوجہ کرے اور ہاتھوں سے تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے۔شیطانی وسوسوں کو دل سے نکالنے کا نام ارادت ہے۔حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں!

آن گفت مذکر نکند خلق کہ او را
گفتار بسے یابیء و کردار نیابی

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بیعت کے وقت حلق یا قصر کی صورت یہ ہے کہ مرشد اپنے ہاتھ سے ایک بال مرید کی پیشانی کی طرف سے اور دو بال کانوں کی طرف سے کتر ڈالے اور تین بال سے زیادہ نہ کترے۔ان تین بالوں کے کترنے کا مطلب یہ ہے کہ تین حجاب یعنی نفس' دنیا اور عقبیٰ کو مرید سے دور کر دے۔

مرید کی اقسام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ایک مرید رسمی ہوتا ہے اور دوسرا مرید حقیقی ہوتا ہے۔رسمی مرید وہ ہوتا ہے جسے مرشد مذہب اور سنت پر قائم رہنے کی تلقین کرے اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے کا حکم دے۔حقیقی مرید وہ ہوتا ہے جس کو مرشد اپنی صحبت میں رکھتا ہے اگر اپنی صحبت میں نہ رکھے تو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالہ ''قشیریہ'' میں لکھتے ہیں کہ مرید کے معنی ارادہ کرنے والے کے ہیں۔ مگر طریقت میں مرید اُس کو کہتے ہیں جو اپنے ارادہ سے مجرد ہو جائے اور جب تک وہ ارادہ سے خالی نہ ہوگا مرید نہیں کہلائے گا۔

مرید در حقیقت اُسے کہتے ہیں کہ جو اپنا ارادہ ترک کر کے رضائے حق پر راضی ہو جائے وہ مرید کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ جب مرید کمال کا درجہ حاصل کرتا ہے اُسے مراد کہتے ہیں یعنی کامیاب۔

اہل تصوف کا لباس:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک ہے کہ ''تمہارے کپڑوں میں بہترین کپڑا سفید رنگ کا ہے کیونکہ سفید رنگ نہایت پاکیزہ اور صاف ستھرا ہوتا ہے اپنے مردوں کو اسی کپڑے میں دفن کیا کرو۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیائے عظام نے اپنے مریدوں کے لئے نیلگوں رنگ اس لئے پسند کیا کہ ایک تو یہ رنگ جلدی میلا نہیں ہوتا اور دوسرا اس کو دھونے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔ سوم یہ کہ یہ رنگ اہل مصائب کا ہے اور مرید ہمہ وقت یادِ حق میں مشغول ہونے کی وجہ سے مصیبت میں ہوتا ہے۔ چہارم یہ کہ نفس کا رنگ بھی نیلگوں ہے اور نفس مطمئنہ کا رنگ سیاہ ہے۔

نیز فرمایا کہ صوف یعنی ادنیٰ کپڑا پہننا سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو انہوں نے اُس وقت ایک ادنیٰ سا جبہ پہن رکھا تھا جس میں گیارہ پیوند تھے۔ جب خلیفہ اول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کے جبہ مبارک میں بارہ پیوند تھے۔ جس وقت خلیفہ دوم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا اُن کے جبہ مبارک میں تیرہ پیوند تھے۔

ترکِ دنیا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی چار اقسام ہوتی ہیں۔ ایک دنیا وہ ہوتی ہے جو صورتاً اور معناً ہوتی ہے یعنی ضرورت سے زیادہ ہو اور گناہوں میں خرچ کی جاتی ہو۔ دوسری دنیا وہ ہوتی ہے جو نہ صورتاً ہوتی ہے نہ معناً ہوتی ہے اور وہ اطاعت باخلاص ہوتی ہے۔ سوم دنیا وہ ہوتی ہے جو صورتاً تو دنیا نہیں مگر معناً بھی نہیں ہے جیسے اپنے اہل وعیال اور اعزاء واقارب کی خدمت گزاری۔ چہارم دنیا صورتاً دنیا نہیں مگر معناً دنیا ہے جیسے کے ریا کے ساتھ نیک کام کرنا۔

نیز فرمایا کہ عقل مندی اسی میں ہوتی ہے کہ دنیا سے بچا جائے اور اس کی محبت کو دل سے نکال باہر پھینکا جائے۔ اللہ جس شخص کو عزت دیتا ہے اُسے دنیا کی نظروں میں ذلیل کر دیتا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اُسے دنیا کی نظر میں عزت دے دیتا ہے۔ خواہش شہوت کو باہر نکالنا ہی ترکِ دنیا ہے نہ کہ برہنہ پھرنا۔ کھائے پیئے اور شکستہ دلوں کو نفع پہنچائے اور دنیا کو دل میں جگہ نہ دے اسے ترکِ دنیا کہتے ہیں۔

توبہ اور استقامت:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک جب سلوک کی راہوں میں داخل ہوتا ہے تو اس راہ میں پہلا قدم توبہ ہے۔ یعنی سالک کو پہلے توبہ کرنا ہوگی۔ توبہ کی دو اقسام ہیں۔ ایک توبہ عوام کی ہوتی ہے اور ایک توبہ خواص کی ہوتی ہے۔ عوام کی توبہ تو گناہوں سے توبہ کرنا ہے جبکہ خواص کی توبہ ماسوا اللہ سے ہوتی ہے۔ جب سالک اپنی توبہ پر استحکام حاصل کرتا ہے تب اُس کو سلوک کی راہ میں چلنے کی اجازت ملتی ہے۔ سچی توبہ کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ پھر کوئی بھی شخص کو اُس گناہ کے ساتھ یاد نہ کرے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کے بعد لازم ہے کہ جس شخص کو بُرا

بھلا کہا ہو یا کسی کا حق مارا ہو تو اُس کے پاس جا کر اُس سے معافی مانگے اور اُس کا حق اُسے واپس لوٹائے۔ اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اُس کے لئے دعائے خیر کرے تاکہ تلافی ہو سکے۔ جب اُس کی توبہ کامل ہو گی تو پھر اُسے عبادت کا لطف بھی آئے گا اور حق بندگی بھی ادا کر سکے گا۔ نیز فرمایا کہ جوانی کی توبہ بڑھاپے کی توبہ سے اچھی ہے۔

توکل کا بیان:

ایک مرتبہ توکل کا بیان کرتے ہوئے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی پر نظر نہ کی جائے۔ آدمی کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک تمام مخلوق اُس کی نظر میں حقیر نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک لڑکا ملا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کہاں جا رہا ہے؟ اُس نے جواباً کہا کہ میں خانہ کعبہ کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ تیرا زادِ راہ کدھر ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو بے اسباب پیدا کیا ہے تو کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مجھے بغیر زادِ راہ کے کعبہ تک پہنچا دے۔

رزق کی اقسام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رزق کی چار اقسام ہیں۔ مضمون، مقسوم، مملوک اور موعود۔ مضمون وہ ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے مثلاً کھانا پینا۔ مقسوم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل میں تقسیم کیا اور جس کو لوحِ محفوظ پر لکھ دیا گیا۔ مملوک وہ ہے جیسے روپیہ اشرفی وغیرہ۔ موعود وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ کیا ہے۔ **ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب**۔

روح کا مکاشفہ:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو روح کا مکاشفہ کرانا چاہتا ہے تو خود اُسی کی صورت دکھاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ ایک بزرگ اپنے مصلے پر گھر میں بیٹھے تھے اُنہوں نے اپنے نفس کو دیکھا تو حیران ہوئے کہ یہ میری شکل کا بندہ کون ہے جو میرے ہی گھر میں مصلے پر بیٹھا ہے۔ اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں تمہارا نفس ہوں اور تمہارے ہاتھوں پریشان ہوں۔ اُن بزرگ نے کہا کہ میں تجھ کو مار دوں گا۔ نفس نے کہا کہ میں اس طرح نہیں مرتا میرے مارنے کا راستہ عبادت ہے۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا۔

نفسی خطرہ:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ فرق صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کی خوراک غیب سے آتی ہو۔ ایک شیطان خناس نامی انسان کے دل پر مسلط رہتا ہے۔ جب انسان ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو اُس کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ پہلا خیال جو انسان کے دل میں اترتا ہے وہ خطرہ ہے۔ اس کے بعد جو خیال پیدا ہوتا ہے وہ عزم ہے جو خطرہ کو حرکت میں لاتا ہے۔ عوام سے خطرہ کی گرفت نہیں ہوتی مگر خواص سے اس کر گرفت ہوتی ہے۔

نیز فرمایا کہ جب نیت میں خرابی آجاتی ہے تو انسان کے اعضاء میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ الہامی خطرہ کو نفس اور شیطان طوہاً و کرہاً قبول کرتے ہیں جبکہ قلبی و روحی اور ملکی کی پہچان ابتداء میں بہت مشکل ہے۔ خطرہ نفسی اپنے مراد حاصل کیے بغیر تسکین نہیں پاتا۔

درویش کی لذت وحلاوت:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل ایک فطرتی نور ہے جو سمع وکسب سے تیز ہوتا ہے۔ عقل دل میں ہے اور رحمت جگر

میں۔علم کسب سے حاصل ہوتا ہے اور عقل قدرتی ہوتی ہے۔اسی سبب سے علم کے اندر عالمؔ معلم اور متعلم ہوتے ہیں اور عقل کے اندر عاقل معقل نہیں کہہ سکتے۔

نیز فرمایا کہ حضرت عثمان مغربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم الابدان اور الادیان کا مطلب دریافت کیا تو حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ علم الابدان ریاضت و مجاہدات کا علم ہے اور علم الادیان حقائق و معارف کا علم ہے۔

نیز فرمایا کہ جب کسی عالم کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے اور وہ اُسے حل کرتا ہے تو اُس کو جتنی خوشی ہوتی ہے وہ کسی بادشاہ کو بادشاہی حاصل کرنے کے بعد بھی نہیں ہوتی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درویش کو اپنی عبادت میں وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو کہ کسی عالم کو بھی نہیں ہوتی۔پس درویش کی لذت وحلاوت کا کیا کہنا ہے۔

عمل میں خلوص:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تو ظاہر عمل کو دیکھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی نظر نیت اور دل کے خلوص پر ہوتی ہے۔پس جس عمل میں خلوص نہ ہو تو اُس کا نہ کرنا ہی بہتر ہے۔نیز فرمایا کہ نیت یہ نہیں ہے کہ آدمی دل میں خیال کر رہا ہے کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نفس کو اُس سے خطرہ ہے۔نیت یہ ہے کہ دل خود بخود ایک دینی کام پر آمادہ ہو جائے اور یہ بات ہر دل میں پیدا نہیں ہوتی خصوصاً دین داروں کے دلوں میں یہ بات بڑی کوششوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔خلوصِ نیت مقدم ہونی چاہئے تا کہ اعمال میں خلوص پیدا ہو سکے۔

صبر ورضا کے معانی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے صبر و رضا

کے معانی دریافت کیے گئے تو فرمایا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت آن پہنچے تو اُس پر روئے مت اور اُس میں جزع وفزع نہ کرے۔ رضا یہ ہے کہ دل میں اُس مصیبت کو مصیبت نہ جانے اور دل کے حال میں کچھ تبدیلی نہ پیدا کرے یعنی جیسے مصیبت اُس تک پہنچی ہی نہیں۔

نیز فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو اُس سے راضی کر دیتا ہے اور جو لوگوں کی رضا تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ مخلوق کو اُس سے ناراض فرما دیتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جستجو کرے۔

خوف کی تعلیم:

ایک مرتبہ خوف کی تعلیم دیتے ہوئے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین ولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب خوفِ الٰہی سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اُس کے گناہ بھی ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے پتے درخت سے جھڑتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور پر دریافت کیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! کیا تم میرے سوا بھی کسی سے ڈرتے ہو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ! میں اُس سے بھی ڈرتا ہوں جو تجھ سے نہیں ڈرتا۔

ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کیا گنہگار گناہ کی حالت میں مومن ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے دل میں اللہ کا خوف ہے تو وہ خوف اُس کے ایمان کی نشانی ہے۔

کسب حلال:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین کو کسب حلال کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ روزی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا انسان کا فریضہ ہے اور جو اپنے اہل وعیال کے لئے روزی کا

سامان مہیا کرتا ہے وہ حقیقت میں عبادتِ الٰہی کرتا ہے۔ کسب حلال سے جو شخص اپنا پیٹ بھرتا ہے اُس کے لئے اللہ کا ہر نام اسم اعظم کی تاثیر رکھتا ہے۔

ریا کاری وحالِ ستر:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ریا کار کو اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی مخلوق میں اُس کی مقبولیت ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے بیس سال تک روزے رکھے مگر اُس نے اپنے حال کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ اُس کے گھر والوں اور باہر والوں کسی کو اُس کے حال کی کچھ خبر نہ تھی کہ وہ روزے رکھتا ہے۔

فضیلت مہمان نوازی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مہمان نوازی کی افضلیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جب بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے کھائے پیئے بغیر واپس نہ لوٹائے جاتے۔

نیز فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص نے کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اُس کا پیٹ جنت کے پھلوں سے بھرے گا۔ نیز حدیث شریف میں بیان ہے کہ جو شخص کسی زندہ کی زیارت کے لئے گیا اور کچھ نہ کھایا پیا تو گویا وہ کسی مردود کے پاس گیا۔

کھانے کے آداب:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدوں کو کھانے کے آداب سے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے

چاہئیں تا کہ اُس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہو کیونکہ انسان جب کھانے سے پہلے کسی بھی کام میں مصروف ہوتا ہے تو اُس کے ہاتھ گندے ہو جاتے ہیں اور جب وہ ان کو دھوتا ہے تو اُس کے ہاتھ گندگی سے صاف ہو جاتے ہیں۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کھانا صرف اس لئے کھانا چاہئے کہ اس کے کھانے سے طاقت حاصل ہو اور عبادتِ الٰہی صحیح طریقے سے ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔ نیز فرمایا کہ کھانے سے پہلے پاکی حاصل کرنا سنت ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اکٹھا کھانا کھانے میں برکت ہے اور تنہا کھانا مکروہ ہے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ اگر میں ایک لقمہ کم کھاؤں اور ساری رات سوؤں تو اُس سے بہتر ہے کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں اور شب بیداری کروں۔ نیز فرمایا کہ فاقہ کی رات درویش کے لئے معراج کی رات ہے اور درویش کو چاہئے کہ کبھی سیر ہو کر نہ کھائے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

ہدیہ قبول کرنا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ سونا، چاندی اور نقدی وغیرہ قبول نہیں فرماتے کیونکہ ان کے قبول کرنے میں بہت سی شرطیں ہیں۔ لینے والے کو یہ سمجھ کر لینا چاہئے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر نذرانہ پیش کرے کہ وہ سیّد ہے اور اگر وہ سیّد نہیں بھی ہے تو اُس کے لئے نذرانہ لینا حرام ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی چیز عنایت فرمائی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ میرے پاس موجود ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کسی اور کو دے دیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بغیر تمہاری درخواست کے کوئی شخص تم کو کوئی شے دے تو تم اُس کو واپس نہ کرو اگر تم کو اُس کی ضرورت نہ ہو تو تم وہ شے کسی اور کو دے دو۔

دلوں کو راحت پہنچانا:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قلوبِ انسانی کو راحت پہنچانا تصور کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حق کی طرف کتنے راستے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ موجدات کے ہر ذرہ کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ کی طرف راستے جاتے ہیں۔ نیز دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ نزدیکی راستہ کوئی نہیں ہے۔

عشق ومحبت کی چاشنی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عبادت میں مشغول ہونا تب ٹھیک ہے جب کچھ عشق ومحبت کی چاشنی دل میں موجود ہو۔ پھر ارشاد فرمایا!

طاعت ابلیس را گر چاشنی بودے زعشق
در خطاب اسجدوا بیشک مسلمان آمدے

نیز فرمایا کہ محبت ذکر کی ہیشگی سے حاصل ہوتی ہے۔ جب ذکر خلوصِ دل سے کیا جائے تو محبت دوام حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ عزوجل کی محبت یعنی حقیقی محبت کو پانا ہے۔

محبت کی اقسام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محبت کی اقسام

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محبت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محبت ذاتی ہوتی ہے اور دوسری محبت صفاتی ہوتی ہے۔ ذاتی محبت مواہب ہے اور صفاتی محبت مکاسب ہے۔ مواہب میں انسان کو کچھ عمل نہیں ہوتا اور مکاسب عمل ہی سے پیدا ہوتی ہے۔

ذکر دوام کے لئے شرائط:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ذکر دوام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ذکر دوام کے لئے فراغ شرط ہے اور فراغ کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ایک خلق، دوم دنیا، سوم نفس، چہار شیطان۔ پس خلق کے دفع کرنے کا طریقہ عزلت ہے اور دنیا کے دفع کرنے کا طریقہ قناعت ہے اور نفس وشیطان کے دفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہئے۔

محبت واشتیاق:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دو آدمیوں میں اللہ کی محبت پیدا ہوگی تو اُن میں سے ایک مغرب میں ہوگا اور دوسرا مشرق میں ہوگا۔ ان دونوں کی ملاقات قیامت کے روز ہوگی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا مشتاق بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر چیز کا مشتاق بنا دیتا ہے۔

مومن کے دس نور:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کے دس نور ہوتے ہیں۔ اول روح کا نور، دوم عقل کا نور، سوم معرفت کا نور، چہارم علم کا نور، پنجم یقین کا نور، ششم توفیق کا نور، ہفتم بصیرت کا نور، ہشتم حیاء کا نور، نہم محبت کا نور اور دہم شوق کا نور۔

اطاعت کی اقسام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ اطاعت دوطرح کی ہوتی ہے۔ایک اطاعت لازمی اور دوسری اطاعت متعدی ہے۔ لازمی اطاعت یہ ہے کہ جس کا نفع صرف عبادت کرنے والے کی ذات کو پہنچے مثلاً نماز' روزہ' حج اور اوراد و وظائف وغیرہ جبکہ متعدی اطاعت وہ ہے جس سے دوسروں کو نفع اور سکون پہنچے مثلاً کسی کے حق میں مہربانی کرنا۔

باطن کی صفائی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان اپنی باطن کی صفائی نہیں کر لیتا تب تک اُس کی روحانی ترقی ممکن نہیں۔ جس دل میں بغض' کینہ' حسد' انتقام کا جذبہ موجود ہو اُس دل کی ترقی کیونکر ممکن ہے۔ نیز فرمایا کہ بُرا کہنا بُرا ہے اور کسی کا بُرا چاہنا اُس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

طہارت کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے طہارت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ طہارت کے چار مراتب ہیں۔ اول بدن کو ناپاکی سے پاک کرنا۔ دوم اعضاء کو گناہوں سے پاک کرنا۔ سوم دل کو بُرے خیالات سے پاک کرنا۔ چہارم دل کی پاکی ماسوائے اللہ کے۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ ''اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مسجد کے اندر ایسے لوگ ہیں جو کہ اپنے آپ کو ہر نجاست سے پاک رکھتے ہیں اور اللہ پاکی والوں کو پسند کرتا ہے اور اُنہیں اپنا دوست رکھتا ہے۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وضو کے وقت پہلے بائیں ہاتھ کی آستین چڑھاؤ اور پھر دائیں ہاتھ کی۔ وضو کرنے کے بعد پہلے دائیں ہاتھ کی آستین نیچے کرو اور پھر بائیں ہاتھ کی۔ وضو کرتے وقت ہر عضو کو نہایت اطمینان سے دھوئے۔ نیز فرمایا کہ فرشتے سردیوں کے

جانے اور گرمیوں کے آنے سے خوش ہوتے ہیں کیونکہ لوگ گرمی کے موسم میں وضو اچھے طریقے سے کرتے ہیں اور وضو پر بھی ایک شیطان مقرر ہوتا ہے جو مومن کو وضو میں غلطیوں پر آمادہ کرتا ہے۔ وضو کے بعد جوتیاں پہنے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور پھر بایاں پاؤں۔ جب اُتارے تو پہلے بائیں پیر سے اُتارے اور پھر دائیں پیر سے۔ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل وضو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑے۔ نماز پڑھنے کے بعد درود وسلام کثرت سے پڑھے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پاک اور باوضو شخص پر کبھی کوئی بلا اثر نہیں کرتی۔

نماز کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کے بیان میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تین قسم کی نمازیں ادا کی ہیں۔ ایک نماز جس کا تعلق وقت سے ہے' دوسری جس کا تعلق سبب سے ہے اور تیسری جس کا تعلق نہ وقت اور نہ سبب سے ہے۔

نیز فرمایا کہ جو نمازیں وقت سے تعلق رکھتی ہیں اُن میں پانچ فرض نمازیں اور تین نفلی نمازیں روزانہ ہیں جبکہ چار نمازیں سالانہ ہیں۔ فرض نمازوں میں فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں شامل ہیں جبکہ نفلی نمازوں میں چاشت' اشراق اور تہجد کی نمازیں شامل ہیں۔ سالانہ چار نمازوں میں دو نمازیں عیدین کی' ایک نماز براۃ کی اور ایک نماز ماہانہ ہے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ماہ کے غرہ میں ادا فرمائی۔

حضرت امیر حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ اگر بندہ کسی سبب سے عید کے روز نماز نہ پڑھ سکے تو کیا وہ دوسرے روز نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دوسرے روز تک اور عید الضحیٰ کے تیسرے روز تک نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جماعت سے متعلق نماز کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بغیر جماعت کے نماز نہ پڑھی جائے اور اگر دو آدمی ہوں تو جماعت کرلیں۔ کسی نے سوال کیا کہ ہر نماز میں رکعت سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں ہی بسم اللہ پڑھنا کافی ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سب سے مقدم چیز حضوریٔ قلب ہے۔ نمازی جو کچھ نماز میں پڑھتا ہو اُس کے معنی دل میں رکھتا ہو اور پڑھتے وقت ان معانی پر غور کرتا ہو۔ نیز فرمایا کہ ہر شخص اپنے نیک اعمال کی بدولت کسی مقام پر پہنچتا ہے۔ پھر ذیل کے اشعار پڑھے۔

گر چہ ایزد و ہدایت دین
بدہ را اجتہاد باید کرد
نامہ کان بحشر خواہی خواند
ہم ازین جا سواد باید کرد

روزہ کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہمیشگی روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں بیان ہے کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے تو اُس نے نہ ہی روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی اُس کا روزہ رکھنا فضول ہے۔ حدیث میں ایک اور جگہ بیان ہے کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے تو اُس پر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتی جس طرح مٹھی بند ہو۔ پھر ان حدیثوں کا مفہوم بیان کرتے ہوئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے عید الفطر' عید الضحیٰ اور اُن ایام میں جن میں روزہ ممنوع ہے روزہ رکھا تو اُس کا روزہ بیکار ہے۔ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے عید الفطر' عید الضحیٰ اور ایامِ تشریق کے علاوہ

روزے رکھے تو اُس کے لئے جہنم کو اس طرح تنگ کر دیا جاتا ہے کہ وہ اس میں سے گزر نہ سکے یعنی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ روزہ نصف صبر ہے اور ایمان بقیہ نصف صبر ہے اور صبر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو نفس کی رضامندی پر غالب کرنے کا نام ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درویش کو تہائی سال روزے رکھنے چاہئیں اور ان کی تقسیم یہ ہے کہ تین مہینہ اور عشرہ محرم اور عشرہ ذی الحجہ اور دس روزے ایامِ متبرکہ کے یعنی چار مہینہ کے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مہینہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھے۔ نیز فرمایا کہ اگر روزہ دار یہ کہتا ہے کہ میں روزے سے ہوں تو اس میں ریا کا دخل ہوتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے جبکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر افطار کرتے تھے اور بکثرت اطاعت وعبادت بجالاتے تھے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے اور مسافر کو اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھنا چاہئے۔

شیخ عزیز الدین جو کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قرابت داروں میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ عزیز الدین! کیا تم روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض

کی کہ اگر حکم ہو تو رکھ لیا کروں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دل کا روزہ رکھو۔

شیخ عزیز الدین کہتے ہیں کہ میں اگلے روز صبح کے وقت حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب بیان کیا اور دل کے روزے کا احوال دریافت کیا۔ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے سے فرمایا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو مراقبہ کا حکم دیا ہے۔ یعنی دل کا روزہ مراقبہ کرنا ہے۔

زکوۃ وصدقات کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ زکوۃ کی تین اقسام ہیں۔ اول شرعی زکوۃ' دوم طریقی زکوۃ اور سوم حقیقی زکوۃ۔ شرعی زکوۃ مال کا چالیسواں حصہ ہے یعنی دوسو روپے کے پانچ روپے۔ طریقی زکوۃ یہ ہے کہ دوسو میں سے پانچ رکھ لے اور باقی خیرات کر دے۔ حقیقی زکوۃ یہ ہے کہ سب کچھ دے دے اور کچھ بھی باقی نہ رکھے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شرعی زکوۃ دیتا ہے اُس کو بخیل نہیں کہا جا سکتا مگر وہ سخی بھی نہیں کہلاتا۔ سخی وہ ہوتا ہے جو زکوۃ سے زیادہ دیتا ہے۔ مگر سخی جواد نہیں ہوتا۔ جواد وہ شخص ہوتا ہے جو بہت زیادہ دیتا ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو لوگ زکوۃ نہیں دیتے اللہ اُن کی بارش روک لیتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت خرچ کرتے تھے۔ کسی نے اُن سے کہا کہ یہ اسراف ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ نیک کام میں اسراف نہیں ہوتا۔

نیز فرمایا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ مجھے یاد نہیں

ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رات تک کوئی چیز بھی اپنے گھر میں رکھی ہو۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات ہونے سے پہلے ہی صدقہ فرما دیتے تھے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی دنیا کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اُس کو چاہئے کہ فراخ دلی سے خرچ کرے کیونکہ خرچ کرنے سے کم نہ ہوگا اور جب دنیا جاتی رہے تب اور زیادہ خرچ کرے کیونکہ خرچ نہ کرنے سے وہ ٹھہر نہیں جائے گی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے کہ دنیا کو جمع نہ کیا کرو بلکہ تمہارے پاس جو کچھ آئے اُس کو فوراً سے بیشتر خرچ کر دیا کرو۔

زر از بہر خوردن بودے اے پسر
زبہر نہادن چہ سنگ و چہ زر

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی طبیعت مختلف رکھی ہے۔کچھ ایسے ہیں جن کے پاس اگر دس روپے بھی ہوں تو وہ اُس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھتے جب تک اُس کو خرچ نہ کر دیں۔کچھ ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہوتے ہیں مگر وہ اسے خرچ نہیں کرتے۔

نیز فرمایا کہ ابتداء میں میرے پاس بھی معاش کی کمی تھی مگر وقت تب بھی بہت خوش گزرتا تھا۔ایک مرتبہ ایک روپیہ میرے پاس آیا جس کو میں رات تک خرچ نہ کر سکا۔ چنانچہ رات کو جب میں نماز میں مشغول ہوا تو اُس روپے نے مجھے نماز سے غافل رکھا اور میرا دامن پکڑ کر مجھے نیچے بٹھانا شروع کر دیا۔میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ کب صبح ہو اور میں اس کو خرچ کروں۔

حج کا بیان:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کے ارادے سے گھر سے نکلے اور راستے میں مر جائے تو اُس کو حج کا ثواب ملتا

ہے اور وہ شہید کہلاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ کچھ لوگ جب حج کر کے آتے ہیں تو دن رات اُس کی باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہ اچھا طریقہ نہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کیا کہ میں فلاں فلاں جگہ پھرا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا جو حال تھا تم اب بھی اُس سے نہیں پھرے۔ نیز فرمایا کہ مجھے لوگوں پر تعجب ہے کہ جو میرے ساتھ رہتے ہیں پھر بھی مارے مارے پھرتے ہیں۔ حج کو تو وہ جاتے ہیں جن کا کوئی مرشد نہیں ہوتا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

این رہ بسوئے کعبہ رود آن بسوئے دوست

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حج کو وہ لوگ جاتے ہیں جو کہ ذکر اور عبادت سے تنگ ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ لاہور میں ایک واعظ بہت شیریں زبان تھے۔ جب وہ حج کو گئے تو اُن کی زبان کی شیرینی جاتی رہی۔ جب کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ہاں سفر میں مجھ سے دو وقت کی نماز فوت ہو گئی یہ اُسی کے سبب ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو مجھے اُن کے وصال کے بعد شوق ہوا کہ حج کے لئے جاؤں۔ چنانچہ میں اجودھن پہنچا اور مزارِ اقدس پر حاضری دی تو مجھ کو وہی فیوض و برکات حاصل ہوئے جو شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ظاہری زندگی میں حاصل ہوتے تھے۔ میں دوسرے سال دوبارہ اجودھن پہنچا اور مجھ کو دوبارہ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ گوہر مقصود حاصل ہوا۔ نیز فرمایا کہ میرے پیر و مرشد شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی حج کا شوق غالب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کے لئے نکلے۔ راستہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خیال آیا کہ میرے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی کبھی حج نہیں کیا تو میں اُن

کے خلاف کیسے کر سکتا ہوں چنانچہ واپس اجودھن تشریف لے آئے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حج میں عمرہ کرنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے فرض نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے اور زکوۃ کے بعد صدقہ و خیرات دیا جاتا ہے۔

مقاماتِ اولیاء:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اولیاء اللہ کے مقامات کے بارے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سالک سلوک میں ہمیشہ کمال کا امیدوار ہوتا ہے۔ ایک سالک ہے اور ایک واقف ہے اور ایک راجع ہے۔ سالکؒ وہ ہے جو راستہ طے کرتا جاتا ہے۔ واقف وہ ہے جو ٹھہر جاتا ہے۔ راجع وہ ہے جو کہ واپس پھر جاتا ہے۔ حاضرین محفل میں سے کسی نے دریافت کیا کہ سالک کو وقفہ بھی ہوتا ہے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہاں! جب اطاعت میں فتور آتا ہے اور ذوق نہیں ہوتا یہی سالک کا وقفہ ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اگر اُس نے جلدی اُس کو معلوم کر لیا اور توبہ کر لی تو پھر سالک ہو گیا اور اگر اُسی حالت میں مشغول رہا تو پھر وہ راجع ہو گیا۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی تقسیم سات طریقوں پر کرتے ہیں۔ اول اعراض، دوم حجاب، سوم تفاصل، چہارم سلب مزید، پنجم سلب قدیم، ششم تسلی اور ہفتم عداوت۔

اس بیان کی تفصیل میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دو شخص آپس میں عاشق و معشوق ہوتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں۔ پھر اگر عاشق سے کوئی ایسی حرکت معشوق کے مزاج کے خلاف ہو جاتی ہے تو معشوق سے اعراض کرے گا یعنی اُس کی طرف سے منہ پھیر لے گا۔ عاشق کو چاہئے کہ وہ اُسی وقت توبہ استغفار میں مشغول ہو جائے اور معشوق کو راضی کرے۔ اگر پھر بھی عاشق اُسی خطا پر اصرار کرے تو تب معشوق اُس سے حجاب کرے گا۔ اگر عاشق نے اُس سے اُس وقت بھی معذرت نہ کی تو

تب وہ حجاب تفاصل ہو جائے گا۔ یعنی معشوق اُس سے جدائی اختیار کر لے گا۔ اگر عاشق اُس وقت بھی باز نہ آیا تو تب تو مزید سلب ہو جائے گی یعنی جو ذوق عبادت واطاعت میں حاصل ہوتا تھا وہ سب اُس عاشق سے سلب کر لیا جائے گا۔ اگر پھر بھی نہ سمجھے گا تو سلب مزید ہو جائے گی یعنی جو راحت اور اطاعت اس کو حاصل تھی وہ بالکل نہ رہے گی اور جب وہ اس حالت سے باز نہ آئے گا تو اُس کو تسلی ہو جائے گی یعنی معشوق کی جدائی پر عاشق آرام پکڑ لے گا اور پھر اس کے بعد عداوت شروع ہو جائے گی۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مشائخ نے سلوک کے سو مرتبے رکھے ہیں جن میں سترہواں مرتبہ کشف وکرامت کا ہے اور جو ولی کشف وکرامت کے مرتبے پر پہنچ کر اس کے اظہار میں مشغول ہو جاتا ہے وہ دیگر مراتب سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلوک کے پچاس مرتبے بیان کرتے ہیں جن میں دسواں مرتبہ کشف وکرامت ہے۔ جبکہ ہمارے خواجگانِ چشت نے سلوک کے پندرہ مرتبے رکھے ہیں جن میں پانچواں مرتبہ کشف وکرامت کا ہے۔ پس سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ کشف و کرامت کا بلا تامل اظہار نہ کرے اور اگر کرامت اللہ عزوجل کی جانب سے ہو تو اس میں کھو نہ جائے۔ جب ولی قطب اور غوث کے مرتبہ کو طے کر کے محبوب کے مرتبے کو پہنچتا ہے تو اُس کی ذات مظہر الٰہی ہو جاتی ہے اور پھر اُس کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے۔

مقاماتِ ولایت:

مقاماتِ ولایت کی تشریح بیان کرتے ہوئے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ کوئی زمانہ بھی قطب عالم کے وجود سے خالی نہیں رہا۔ قطب عالم وہی ہے جس کو قطب مدار بھی کہتے ہیں کیونکہ تمام عالم کے جملہ اُمور کا مدار اُسی کی ذات ہوتی ہے اور ہر اُمور اُنہی کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے۔ عوام الناس ان کو جس مرضی نام سے پکارے مگر اولیاء اللہ میں ان کا نام ''عبداللہ'' ہوتا ہے۔ قطب عالم کے دو وزیر ہوتے ہیں جن میں سے ایک دست

راست جس کا نام "عبدالملک" اور ایک دست چپ جس کا نام "عبدالرب" ہے جو کہ قطب عالم کے قلب سے حاصل کر کے اُسے عالم سفلی تک پہنچاتے ہیں۔ جب قطب عالم کا اس دنیا سے پردہ فرمانے کا وقت ہوتا ہے تو دست راست' قطب عالم کی جگہ لے لیتے ہیں اور دست راست کی جگہ دست چپ کو مل جاتی ہے جبکہ دست چپ کی جگہ ابدال کو معین کیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔

قطب عالم کے علاوہ ہر اقلیم میں ایک قطب ہوتا ہے جس کو قطب اقلیم کہتے ہیں اور ان کے سوا پانچ قطب ولایت ہوتے ہیں۔ قطب اقلیم' قطب مدار سے فیض حاصل کرتا ہے اور اُسے قطب ولایت تک پہنچاتا ہے۔ ولی ترقی کر کے قطب ولایت تک پہنچتا ہے اور قطب ولایت' قطب اقلیم اور قطب اقلیم وزیر قطب عالم اور وزیر قطب عالم' قطب عالم اور قطب عالم ترقی کر کے مقام محبوبیت پر پہنچتا ہے۔ اُن میں افراد کی تعین متعین نہیں ہوتی اور یہ سب حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب اطہر سے فیض حاصل کرتے ہیں اور چشم خلائق سے پوشیدہ رہتے ہیں۔

بحر المعانی میں حضرت سیّد محمد بن جعفر المکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ دریائے نیل میں میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور ہمارے درمیان محبوبانِ خدا کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم! مقامِ محبوبیت پر محبوبِ سبحانی حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور محبوبِ الٰہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا شخص آسمان کے نیچے پیدا نہیں ہوا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری اُمت میں چالیس ابدال ہیں۔ ان چالیس ابدالوں میں سے بارہ ابدال ملک شام میں رہتے ہیں اور ستائیس ابدال ملک عراق میں رہتے ہیں۔ ان تمام ابدالوں کے نام احمد ہیں اور جب ان میں سے کسی کا وصال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دوسرا مقرر فرما دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں چار اوتاد رکھے ہیں جو کہ اس عالم کے چار ستون ہیں۔ ان میں سے ایک اوتاد مغرب میں ہے جس کا نام عبدالودود ہے۔ دوسرا اوتاد مشرق میں ہے جس کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ تیسرا اوتاد جنوب میں ہے جس کا نام عبدالرحیم ہے۔ چوتھا اوتاد شمال میں ہے جس کا نام عبدالقدوس ہے۔

فیض عام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا فیض عام ہے اور اس طرح انسان کو بھی تفریق جائز نہیں ہے۔ سورج جب نکلتا ہے تو اُس کی روشنی محلوں، جھونپڑیوں میں برابر کی پھیلتی ہے۔ بارش جب ہوتی ہے تو اُس کی بوندیں محلوں، جھونپڑیوں میں یکساں گرتی ہیں۔ فائدہ پہنچانے اور نیکی کرنے میں تمام انسانوں کو برابر سمجھنا چاہیے۔ جب ہم انسانوں میں تفریق ختم کر دیں گے تو نفرت کا بیج دلوں سے نکل جائے گا۔

نیز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ زمین کی پنہائیاں اللہ عزوجل نے ہر ایک لئے کھول رکھی ہیں اور انسانی برادری میں کسی بھی قسم کی تفریق کرنا جائز نہیں ہے۔

قطب الاقطابؒ سے ملاقاتوں کا احوال

سیر الاولیاء میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے درمیان ملاقاتوں کا احوال بھی بیان ہے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب شیخ الاسلام کے منصب پر فائز کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلی ملاقات سلطان علاؤ الدین خلجی کے دور میں ہوئی۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب پتہ چلا کہ ملتان سے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی تشریف لا رہے ہیں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے استقبال کے لئے دہلی سے باہر تشریف لائے۔ دہلی سے باہر دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کا حال دریافت فرمایا۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب سلطان علاؤ الدین خلجی کے دربار میں پہنچے تو سلطان نے دریافت کیا کہ اس شہر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات سب سے پہلے کس سے ہوئی؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری ملاقات اس شہر کے سب سے بہترین انسان سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوئی۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری ملاقات جامع مسجد

کیلوکھڑی میں ہوئی جہاں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما تھے۔ بعد نمازِ جمعہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب معلوم ہوا کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد میں موجود ہیں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خود اُس نشست پر تشریف لے گئے جہاں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کی ادائیگی میں مشغول تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی پشت کی جانب تشریف فرما ہو گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں بزرگ نہایت پُرتپاک انداز میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے۔ بعدازاں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ خانقاہ میں دونوں بزرگوں کے درمیان کافی دیر تک اسرار و رموز پر باتیں ہوتی رہیں۔

حج کی سعادت:

ایک مرتبہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں تشریف لائے۔ اُن دنوں حج کا موقع تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اُن دنوں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عیادت کرتے ہوئے فرمایا کہ بھائی نظام الدین! ہر شخص حج کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر میں نے کوشش کی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوں تاکہ مجھے بھی حج کی سعادت حاصل ہو۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی اس عقیدت پر چشم پُرآب ہو گئے۔

وصال

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب وقت وصال قریب آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی خوراک نہایت ہی کم کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیداری اور نیند یکساں ہو گئی۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بعد از نمازِ مغرب بالا خانے پر تشریف لے جاتے اور حلقہ یاران کو بھی طلب فرمالیتے اور اُن کے لئے میوہ جات منگواتے لیکن خود تناول نہ فرماتے۔ عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ نیچے تشریف لے جاتے اور بعد نمازِ عشاء حجرۂ مبارک میں چلے جاتے اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو خادم کھانا لے کر آتا۔ چند نوالے تناول فرماتے اور روزہ رکھ لیتے۔ ایک دن خادم نے عرض کی کہ حضور! اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کھانا نہ کھائیں گے تو جسم مبارک کمزور ہو جائے گا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت میں کھانا چاہتا ہوں تو مجھے غرباء کا حال یاد آ جاتا ہے جو جنگلوں' بیابانوں میں بھوکے پیاسے پڑے ہوتے ہیں۔ اب تم بتاؤ ایسی حالت میں کیا کچھ سکتا ہوں؟

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ بروزِ جمعہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علیل ہوئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سینہ مبارک پر نورانی تجلی ظاہر ہوئی جس سے سینہ مبارک روشن ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا گریہ اُس دن کے بعد بڑھ گیا اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے یہ مصرعہ جاری رہتا۔

میرویم و میرویم و میرویم

وصال سے چالیس روز پہلے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانا پینا بالکل ترک کر دیا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ وقت حجرۂ مبارک میں گزرتا تھا۔ کسی سے بات بھی نہ کرتے تھے۔ گریہ وزاری بڑھ چکی تھی۔ اتنا روتے تھے کہ لوگوں نے کبھی آنکھوں کو آنسوؤں سے خالی نہ پایا۔

قطب الاقطابؒ کی آمد:

بوقت وصال قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عیادت کے لئے تشریف لائے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ شدید بیماری کی وجہ سے نقاہت ہو چکی تھی اس لئے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استقبال کے لئے کھڑے نہ ہو سکے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے کرسی لائی گئی جس پر وہ تشریف فرما ہوئے۔ مرید اور حلقہ احباب پریشان تھے کہ اس حالت میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گفتگو کس طرح فرمائیں گے۔ لیکن سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مابین گفتگو جاری رہی۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو اس چیز کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو موت اختیار کریں اور چاہیں تو زندگی اختیار کریں۔ اولیاء اللہ چونکہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں اس لئے اُن کو بھی اس بات پر اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بھی چاہیں تو زندگی اختیار کریں اور چاہیں تو موت بھی اختیار کریں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی زندگی اختیار کریں کیونکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے ناقصوں کو کمال حاصل ہوتا ہے۔

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ بات سنی تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آبدیدہ لہجے میں فرمایا

بھائی رکن الدین! میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ نظام الدین! ہم تم سے ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہیں کیا تمہیں بھی ہم سے ملاقات کا شوق ہے؟

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاضرین نے زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کا کوئی جواب نہ تھا کیونکہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہو چکے تھے اور اُن کے شوق کی کچھ انتہا نہ تھی۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دیر گفتگو فرمانے کے بعد اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔

خانقاہ میں جھاڑ ولگوا دی:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانے کے بعد خدمتگاروں سے فرمایا کہ خانقاہ میں جھاڑ ولگوا دو اور جو کچھ بھی موجود ہے سب فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دو۔ خانقاہ میں جھاڑ ولگوا دی گئی اور تمام مال واسباب فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا گیا۔ خدمتگاران نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد ہم مسکینوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں میرے مزارِ پاک سے اتنا ملے گا جو تمہاری ضروریات کے لئے کافی ہوگا۔

تبرکات اور خلافت نامے عنایت فرمانا:

سیر العارفین میں منقول ہے کہ بوقت وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصلیٰ

خاص اور دستار و پیرہن مولانا برہان الدین غریب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عطا فرمایا اور اُن کو دکن جانے کی ہدایت کی۔اس کے بعد ایک دستار اور پیرہن مولانا شمس الدین یحییٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عطا فرمایا۔حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عصاء خاص، مصلیٰ اور تسبیح، کاسہ چوبین اور دیگر تبرکات جو شیخ الشیوخ والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے عنایت ہوئے تھے وہ سب اُن کے سپرد کئے اور اُن کو حکم دیا کہ تم دہلی میں رہ کر لوگوں کی خدمت کرنا۔پھر دس خلفاء جو بعد میں خلفاء عشرہ کے نام سے مشہور ہوئے اُن کو دیگر تبرکات اور خلافت نامے عنایت فرمائے۔

وصال:

چاشت کے وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز کے لئے کھڑا ہونا چاہا لیکن نقاہت کی وجہ سے کھڑا نہ ہوا جا سکا۔خدام آگے بڑھے مگر وہ دم بخود رہ گئے۔آفتاب رشد و ہدایت ستر برس تک اپنی روشنی پھیلانے کے بعد آج غروب ہو گیا۔سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اشتیاق غالب آچکا تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما چکے تھے۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاریخ وصال اس شعر میں بیان کی ہے۔

ربیع دوم و ہیژدہ زمہ درا بر رفت آن مہ

زمانہ چون شمار بست داو و پنج ہفصد را

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنازہ کے موقع پر فرمایا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ مجھے پچھلے چار سال سے دہلی میں کیوں روکا گیا تھا؟ جس وقت جنازہ تدفین کے لئے لے جایا جا رہا تھا اُس وقت

بفرمان سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محفل سماع جاری تھی۔ جب قوال ذیل کے شعر پر پہنچا۔

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی

تو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک میں جنبش ہوئی۔ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً عرض کی!

شیخا شیخا باش دست در کش
قدم سیّد درمیان است کہ

اُسی وقت سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک میں جنبش رُک گئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خانقاہ میں حجرۂ خاص میں مدفون کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی غیاث پور میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر ذیل کا شعر کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ماوٗ طین
سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب
ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

فرمودات

- دعا کے وقت کسی گناہ کا خیال دل میں لانے کی بجائے اللہ کی رحمت پر نظر رکھنی چاہئے۔
- آدمی کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اُس کی نگاہ میں تمام مخلوق مچھر سے بھی کم حیثیت نہ رکھتی ہو۔
- اللہ عزوجل کے سوا کسی پر بھروسہ اور اُمید نہ رکھنی چاہئے۔
- انسانی زندگی کا سب سے بہترین مصرف یہ ہے کہ ہر وقت اپنے دل میں اللہ عزوجل کا ذکر جاری رکھے۔
- جو شخص راہِ محبت میں کامل ہے اُس سے عالم باطن وظاہر کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔
- ہمسائے کا حق ماں باپ کے حق کے برابر ہے۔
- توبہ تین اقسام کی ہوتی ہے یعنی حال، ماضی اور مستقبل۔
- جس کے سیّد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں اُس کو طعام و دنیا سے کیا مطلب۔
- درویش دوست اور دشمن دونوں کا یکساں دوست ہوتا ہے۔
- درویشوں کا راستہ عوام کے راستوں سے مختلف ہے۔
- انسان کی پیدائش کا سب سے اہم مقصد مطلوب محبت خداوندی ہے۔
- فقر و فاقہ کی رات درویش کے لئے معراج کی رات ہے۔
- مردانِ حق جو کچھ کرتے ہیں اللہ کے لئے کرتے ہیں۔

- درویش کے دل میں زمین کی سی وسعت اور سورج کی سی تواضع ہونی چاہئے۔
- سالک میں عجز وانکساری، تسلیم ورضا، خوف ورجاء، صبر وشکر کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔
- جو تائب ہوتا ہے اُسے اطاعت سے پورا ذوق حاصل ہوتا ہے۔
- جو گناہ میں مشغول ہوتا ہے اُسے اطاعت کا ذوق کبھی حاصل نہیں ہوتا۔
- قیامت کے بازار میں دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ کسی چیز کی قدر نہ ہوگی۔
- کسی کی برائی نہ کرو، قرض نہ لو، جفا کے بدلے عطا سے کام لو، اگر تم ایسا کرو گے تو بادشاہ بھی تمہارے در پر آئیں گے۔
- بُرا کہنا بُرا ہے مگر بُرا چاہنا اُس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔
- علم کے درجہ سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں۔
- اس دنیا میں کامیابی اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک انسان خدمت خلق کو اپنا مقصد اولین نہ بنالے۔
- دنیا ایسی چیز نہیں جس کو دوست رکھا جائے یا پھر اسے یاد کیا جائے۔
- درویشوں کو بادشاہوں سے کچھ غرض نہیں ہوتی۔
- ماں باپ کی شفقت، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور والدین کا قہر اللہ تعالیٰ کا قہر ہے۔ جس کے ماں باپ راضی نہ ہوں اُس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں ہوتا۔

خلفائے عظام

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفائے عظام کی ایک طویل فہرست ہے۔ یہاں پر ہم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند نامور خلفاء کا احوال مختصراً بیان کر رہے ہیں۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلویؒ:

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اکبر ہیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خرقہ خاص اور دیگر تبرکات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرحمت فرمائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ نصیریہ نظامیہ چشتیہ جاری ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے تین میل دور جانب جنوب قصبہ چراغ دہلی میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت شیخ قطب الدین منورؒ:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت جمال الدین ہانسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے ہیں اور بچپن سے ہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں زیر تربیت رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی خلافت سلطان المشائخ حضرت

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ جمالیہ نظامیہ چشتیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جاری ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہانسی میں واقع ہے۔

حضرت مولانا برہان الدین غریبؒ:

حضرت مولانا برہان الدین غریب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عاشق تھے۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ساری زندگی سفر و خضر میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال دولت آباد دکن میں ہوا۔

حضرت خواجہ سیّد حسین کرمانیؒ:

حضرت خواجہ سیّد حسین کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا منہ بولا بیٹا کہا جاتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّد محمد کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلافت نامہ اور دیگر مکتوب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہی تحریر فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دولت آباد میں ۷۵۲ھ میں وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار دولت آباد میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت خواجہ سیّد رفیع الدین ہارونؒ:

حضرت خواجہ سیّد رفیع الدین ہارون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن کے پوتے تھے۔ سلطان المشائخ حضرت

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت پیار کرتے تھے اور جب تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دسترخوان پر موجود نہ ہوتے کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فنونِ سپہ گری پر عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی خانقاہ کا متولی مقرر فرما دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال غیاث پور میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے ساتھ مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت قاضی سیّد محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت قاضی سیّد محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار جید علمائے دین میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دہلی آمد کے بعد ترک دنیا کر کے بیعت ہو گئے اور اپنی ساری زندگی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزار دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خلافت نامہ خود سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار قصبہ چراغ دہلی میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت امیر حسن علاء سنجری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خصوصی توجہ کے زیر اثر سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات فوائد الفوائد کے نام سے جمع کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی تجرد میں بسر

کی۔آخری عمر میں دولت آباد چلے گئے اور وہیں پر وصال پایا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک دولت آباد دکن میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت امیر خسروؒ:

حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی پر فخر کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

مفتخر از وئے بغلامی منم
خواجہ نظام ست و نظامی منم

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی غزلوں میں عشق و محبت کا رنگ بھرا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا محرمِ راز ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مختلف ادوار میں بادشاہوں کی صحبت میں بھی رہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال غیاث پور میں ہوا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہِ نظامیہ میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کے نزدیک مدفون ہوئے۔

دیگر خلفائے عظام:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر خلفائے عظام کے نام ذیل میں بیان کئے جا رہے ہیں۔

☆ حضرت مولانا جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ حضرت مولانا جلال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ حضرت قاضی شرف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا علاؤ الدین اندرپتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا حجۃ الدین ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت خواجہ احمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا محمد یوسف بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا حافظ سراج الدین بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا وجیہہ الدین پائلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا علاؤ الدین نیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
☆ حضرت مولانا حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدمت گار:

سیر الاولیاء میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدام میں پانچ افراد کے نام ملتے ہیں۔ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت خواجہ مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۔ حضرت خواجہ سیّد نور الدین مبارک کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۳۔ حضرت خواجہ سیّد حسین کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۔ حضرت خواجہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۔ حضرت خواجہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کتابیات

۱۔ فوائد الفوائد از سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ سیر الاولیاء از میر خورد

۳۔ خیر المجالس از حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ جوامع الکلم از حضرت سیّد محمد گیسو دراز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ سیر العارفین

۶۔ چشتیہ بہشتیہ

۷۔ راحت القلوب

۸۔ اخبار الاخیار

۹۔ نفحات الانس

۱۰۔ تذکرۃ الاتقیاء

۱۱۔ تاریخ اولیاء

۱۲۔ تذکرہ اولیائے ہند

۱۳۔ تذکرہ اولیائے ملتان از محمد حبیب قادری

۱۴۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

ہماری چند دیگر مطبوعات
اولیائے ملتان
شاہ رکن عالم
بہاؤالدین زکریا
شہباز قلندر
خواجہ غریب نواز
جواہر فریدی
بختیار کاکی
163
ناشر
اکبر بک سیلرز